

جو رسول اللہ اکرم ﷺ کو پس کولے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجائو (احقر)

روضۃ الاحقری

اُردو شرح

سُنن ترمذی (ثانی)

جلد سوم

تالیف
محمد حسین صدیقی
استاذ حدیث جامعہ دیوبند کراچی

زمزم پبلشرز



تقریباً ۱۰۰۰ سالہ قدیم عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔

روضۃ الاحادیث

از مولانا

سید محمد ترمذی (ثانی)

جلد کا

تالیف
محمد حسین صدیقی
پروفیسر، جامعہ اسلامیہ، لاہور

پیشرو
زمزم پبلشرز

مجلہ تقویٰ کی ضرورتیں

موضوع: _____

محلہ: _____

شمارہ: _____

مکتبہ: _____

پتہ: _____

چیزیں بھراؤ: _____

فون: 0092 21-32729099

فکس: 0092 21-32726675

ای میل: zamzam01@csb.net.pk

ویب سائٹ: www.zamzampublications.com



میں نے کیا کرتے

Madrasah Arabia Islamia
1 Ashraf Avenue PO Box 2760
Rawalpindi 19100 South Africa
Tel: 011 37114152736

Azhar Academy Ltd
5474-166 Jilid 1-2
Mawarid Lane, 61200 Kuching
Phone: 082 2175737

ISLAMIC BOOK CENTRE
110/121, Jalan Pagar Puti 1/100
611 002, 114
Tel: 03-91943983

22736289 فون: _____

20711098 فکس: _____

20711098 فکس: _____

20711098 فکس: _____

20711098 فکس: _____

20711098 فکس: _____

٢٢٧	من سورة مريم
٢٢٨	ومن سورة هود
٢٢٩	من سورة الانبياء
٢٣٠	من سورة الحجر
٢٣١	من سورة الذاريات
٢٣٢	ومن سورة النور
٢٣٣	ومن سورة الفرقان
٢٣٤	ومن سورة الشعراء
٢٣٥	ومن سورة النمل
٢٣٦	ومن سورة القصص
٢٣٧	ومن سورة الشورى
٢٣٨	ومن سورة الزمر
٢٣٩	ومن سورة المجاد
٢٤٠	ومن سورة الحديد
٢٤١	ومن سورة الاحزاب
٢٤٢	سورة النساء
٢٤٣	سورة فاطر
٢٤٤	سورة سن
٢٤٥	سورة الاحزاب
٢٤٦	سورة ص
٢٤٧	سورة الزمر
٢٤٨	سورة القصص
٢٤٩	سورة النور
٢٥٠	سورة النمل
٢٥١	سورة الحديد
٢٥٢	سورة الاحزاب
٢٥٣	سورة النمل
٢٥٤	سورة الحديد
٢٥٥	سورة الاحزاب
٢٥٦	سورة النمل
٢٥٧	سورة الحديد
٢٥٨	سورة الاحزاب
٢٥٩	سورة النمل
٢٦٠	سورة الحديد
٢٦١	سورة الاحزاب
٢٦٢	سورة النمل
٢٦٣	سورة الحديد
٢٦٤	سورة الاحزاب
٢٦٥	سورة النمل
٢٦٦	سورة الحديد
٢٦٧	سورة الاحزاب
٢٦٨	سورة النمل
٢٦٩	سورة الحديد
٢٧٠	سورة الاحزاب
٢٧١	سورة النمل
٢٧٢	سورة الحديد
٢٧٣	سورة الاحزاب
٢٧٤	سورة النمل
٢٧٥	سورة الحديد
٢٧٦	سورة الاحزاب
٢٧٧	سورة النمل
٢٧٨	سورة الحديد
٢٧٩	سورة الاحزاب
٢٨٠	سورة النمل
٢٨١	سورة الحديد
٢٨٢	سورة الاحزاب
٢٨٣	سورة النمل
٢٨٤	سورة الحديد
٢٨٥	سورة الاحزاب
٢٨٦	سورة النمل
٢٨٧	سورة الحديد
٢٨٨	سورة الاحزاب
٢٨٩	سورة النمل
٢٩٠	سورة الحديد
٢٩١	سورة الاحزاب
٢٩٢	سورة النمل
٢٩٣	سورة الحديد
٢٩٤	سورة الاحزاب
٢٩٥	سورة النمل
٢٩٦	سورة الحديد
٢٩٧	سورة الاحزاب
٢٩٨	سورة النمل
٢٩٩	سورة الحديد
٣٠٠	سورة الاحزاب

یا مہدی، میں لکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۶۰	یا مہدی
۶۱	یا مہدی
۶۲	یا مہدی
۶۳	یا مہدی
۶۴	یا مہدی
۶۵	یا مہدی
۶۶	یا مہدی
۶۷	یا مہدی
۶۸	یا مہدی
۶۹	یا مہدی
۷۰	یا مہدی
۷۱	یا مہدی
۷۲	یا مہدی
۷۳	یا مہدی
۷۴	یا مہدی
۷۵	یا مہدی
۷۶	یا مہدی
۷۷	یا مہدی
۷۸	یا مہدی
۷۹	یا مہدی
۸۰	یا مہدی
۸۱	یا مہدی
۸۲	یا مہدی
۸۳	یا مہدی
۸۴	یا مہدی
۸۵	یا مہدی
۸۶	یا مہدی
۸۷	یا مہدی
۸۸	یا مہدی
۸۹	یا مہدی
۹۰	یا مہدی
۹۱	یا مہدی
۹۲	یا مہدی
۹۳	یا مہدی
۹۴	یا مہدی
۹۵	یا مہدی
۹۶	یا مہدی
۹۷	یا مہدی
۹۸	یا مہدی
۹۹	یا مہدی
۱۰۰	یا مہدی

۱۱۷	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۱۸	ترک اور مل سانی تیرے ہیں
۱۱۹	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۲۰	مغرب میں تیرے لئے ہے نصیب تیرے
۱۲۱	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۲۲	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۲۳	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۲۴	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۲۵	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۲۶	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۲۷	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۲۸	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۲۹	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۳۰	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۳۱	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۳۲	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۳۳	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۳۴	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۳۵	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۳۶	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۳۷	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۳۸	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۳۹	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۴۰	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۴۱	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۴۲	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۴۳	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۴۴	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۴۵	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۴۶	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۴۷	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۴۸	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۴۹	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے
۱۵۰	پاکستان پر ہے جو خدا کی نصیب ہے یہ ہے

۶۰۵	پہلے یہ وہ۔ مرنے وقت کی نگاہ اس پر کیے گئے ہیں
۶۰۷	پہلے وہ نہ تھے
۶۰۸	ان کی صورتیں ان کے لئے تھیں
۶۰۹	پہلے وہ۔ مرنے کو اتر گئے۔ ان کے لئے ان کے لئے
۶۱۱	پہلے وہ یہ تھے
۶۱۲	پہلے وہ یہ تھے
۶۱۳	پہلے وہ یہ تھے
۶۱۴	پہلے وہ یہ تھے
۶۱۵	پہلے وہ یہ تھے
۶۱۶	پہلے وہ یہ تھے
۶۱۷	پہلے وہ یہ تھے
۶۱۸	پہلے وہ یہ تھے
۶۱۹	پہلے وہ یہ تھے
۶۲۰	پہلے وہ یہ تھے
۶۲۱	پہلے وہ یہ تھے
۶۲۲	پہلے وہ یہ تھے
۶۲۳	پہلے وہ یہ تھے
۶۲۴	پہلے وہ یہ تھے
۶۲۵	پہلے وہ یہ تھے
۶۲۶	پہلے وہ یہ تھے
۶۲۷	پہلے وہ یہ تھے
۶۲۸	پہلے وہ یہ تھے
۶۲۹	پہلے وہ یہ تھے
۶۳۰	پہلے وہ یہ تھے
۶۳۱	پہلے وہ یہ تھے
۶۳۲	پہلے وہ یہ تھے
۶۳۳	پہلے وہ یہ تھے
۶۳۴	پہلے وہ یہ تھے

۶۸۲	ہائیت
۶۸۹	ہائیت، پاب - محمد علی کے سپرد
۶۹۹	شہرہ حیدر
۶۹۰	مہر علی، علی علی، علی
۶۹۱	ہائیت (۱۸)
۶۹۵	ہائیت (۱۸)
۶۹۶	پہلوان، علی، علی، علی
۶۹۷	ہائیت
۶۹۸	ہائیت
۶۹۹	ہائیت
۷۰۰	ہائیت
۷۰۱	ہائیت
۷۰۲	ہائیت
۷۰۳	ہائیت
۷۰۴	ہائیت
۷۰۵	ہائیت
۷۰۶	ہائیت
۷۰۷	ہائیت
۷۰۸	ہائیت
۷۰۹	ہائیت
۷۱۰	ہائیت
۷۱۱	ہائیت
۷۱۲	ہائیت
۷۱۳	ہائیت
۷۱۴	ہائیت
۷۱۵	ہائیت
۷۱۶	ہائیت

تقریب

حضرت مولانا اکبر شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى والفخرة والثناء على من بين المصطفى وعلى من له صاحب الجاه النوراني وهو مولانا
ابن کرم شاہ محدث حضرت مولانا اکبر شیر علی صاحب (مجلس تدریس و تالیف) پاکستان کے ممتاز معلم، الفکر و بہار
عالم کربلہ کے جلیل القاد، میں رخصت ہیں۔ رونق اللہ روح الفوقی وسید الاصلاح، ان کی کوشش قد، وقیع تالیف
روایت الامامی شرح سنن اربعہ کی ہر جلد کے بالا تیباب مطلقہ آج بھی منور، اب اور شیخ مطہر ہوئے۔

شاہ تدریس کی کام مولانا صاحب نے ہمارے دور، کلام حضرت مولانا ماثق، ایضاً علمی اور افتادہ صریح کے فرما بل، حسن
ترجمہ جلد پہلی کی جہ منہ ہو، یہ نادر شرح معتد بہادہ و مرجع اور اکابر علماء دہم کے زین قبول کی روشنی میں کما حقہ تفسیر تدریسی ہو
چکے۔ یہ تفصیل سے مباحثہ فقہی و فروعی ہیں، میں شائع کرنا، شاہ صاحب حدیث کو ایک عظیم شاندار علمی تحفے سے نوازا ہے۔
روایت، روزی، اپنی ممتاز، خصوصیات کی مدد سے، جہاد پر مدینہ، ہادی کی (اسم اس) ہے، غرض مولف مقررے امام تدریسی
رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت زبرد (سوانح حیات) تدریس محمد بن رواہ سے پہلے کسی تدریس کا مقام نہ نام تدریس کی شہرہ اصطلاحات
شش، ہادی کے ترجمہ و ذکر کر کے، در اول باب کا حال، نظام بر حدیث کا مطلب، جز تدریس، مفصل و شریح و پر تدریس کے بعد ظاہر، پھر
حدیث سے پہلے دیگر کتاب احادیث کے حوالے (تخریج حدیث، کتاب حدیثی، اختلافی، اختلافی، اسلامی، معنی و تفسیر، یہاں میں
اکہ تمام کے جانب، مذاہب، روایات میں تفکیک، حدیث میں، محمد، حیوانات کی خصوصیات، سورج، تدریس (۳۳) روایت کے
تلفظ تراجم، حالات میں روایات، دیگر احکام خصوصیات کی بنا پر روایت الاحادیث ایک معروضی شکل کا ہے، جیسا کہ ہم نے روایت ایک معجزی
قلمی تصنیف سے اس کو دیکھ کر حلقہ میں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، ہنگام، اب علمائے کمال جہاد میں جس دست دعا میں سے وہ اپنے معوصی الفضل
دکرم سے تخریم شدہ حدیث، سورج، تدریس و تفسیر کی حدیث میں، کتب دعا فرماتے کہ، ہادی پر اس عظیم الشان شرح کی تکمیل فرمے
اللہ ہی مرن حدیث کی، ہر کتب کے شرح کیسے کی تدریس تصنیف فرمے۔

معلوم ہے کہ ہادی انداز سے مسلم شریک پر بھی کام کرے، یہ قدر قابل ان کی کمال کوشش اور تمام مہم جوئیوں کے شریحات
نے اعتقاد کی خوش مقام ہمارے، وما ذلک عنی لعلہ مدبر و مراد فی التدریس و تفسیر و کونہ تم لعلہ لعلہ ربانی لعلہ
نورانی عی یہ وجہ الصادق الامین و عی اللہ و صبحہ و مس نعمہ من حمد کتابہ و تفسیر احادیث الی ۴۴

کیر شیر علی شاہ

عالم اہل علم، جامعہ دارالسلام، لاہور، پاکستان

درمیان الہرب ۱۳۹۵ھ

عمر بن ابی شامہ نے جو کسی سے یہ پوچھا کہ "اے ابوہریرہ! جو عیسیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، وہ اس حدیث میں بحرفِ قائل محض ہے۔" اور اس حدیث میں بھی "وہ اس حدیث میں بحرفِ قائل محض ہے۔" اور اس حدیث میں بھی "وہ اس حدیث میں بحرفِ قائل محض ہے۔"

عزیز اللہ! حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو حضرت علیؑ کے پاس لے گیا اور میں نے کہا: "اے رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، کیا یہ سچ ہے؟" آپ نے فرمایا: "جی ہاں، میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، اور میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا۔"

۱۰۰۔ حدیث ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو حضرت علیؑ کے پاس لے گیا اور میں نے کہا: "اے رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، کیا یہ سچ ہے؟" آپ نے فرمایا: "جی ہاں، میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، اور میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا۔"

۱۰۱۔ حدیث ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو حضرت علیؑ کے پاس لے گیا اور میں نے کہا: "اے رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، کیا یہ سچ ہے؟" آپ نے فرمایا: "جی ہاں، میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، اور میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا۔"

۱۰۲۔ حدیث ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو حضرت علیؑ کے پاس لے گیا اور میں نے کہا: "اے رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، کیا یہ سچ ہے؟" آپ نے فرمایا: "جی ہاں، میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، اور میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا۔"

۱۰۳۔ حدیث ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو حضرت علیؑ کے پاس لے گیا اور میں نے کہا: "اے رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، کیا یہ سچ ہے؟" آپ نے فرمایا: "جی ہاں، میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، اور میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا۔"

۱۰۴۔ حدیث ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو حضرت علیؑ کے پاس لے گیا اور میں نے کہا: "اے رسول اللہ! میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، کیا یہ سچ ہے؟" آپ نے فرمایا: "جی ہاں، میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا، اور میں نے یہ فرمایا تھا کہ میں خود قیامت میں آؤں گا۔"

[illegible]

خواجه محمد حضرت عبداللہؒ کہنے ہیں: میں اللہ عظیمہ فرمایا کہ تم اس بات پر غور کرو کہ میں نے تم کو کیا بلایا ہے تو تم نے کیا کیا۔ یہ قرآن کو پڑھنے پر بلایا ہے اس کی بات کی تم نے اس قصہ قدرت سے میری مثال سے قرآن کو اس کے اہل سے لے کر بھی مریدانہ ہو گئے۔ یہ ہے سحر طہرہ۔ اپنی بات نہ کہی کہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ حدیث حسنہ صحیحہ۔

— ترمذی —

حدیث علی بن حجر بن عسافر سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لیے تلاش کیا۔

[illegible][illegible]

۱۰۔ لڑکھاتے ہیں کہ جب انہوں نے خواتین کی روایت قبول کی تھی تو انہیں سب سے پہلے یہ بتانا چاہیے تھا کہ ان کے لیے اس طرح کی روایت درست ہے۔

۱۔ اے یوں کہ جب (ص ۷۰) ۲۔ واقف بنالہجہ (ص ۷۱) ۳۔ صحیح کلاموں پر مبنی کیا ہے یہ قرأت
کسوں کی۔ کیونکہ یہ مجموعہ منقطع سے پڑھنے کے لیے ہے۔

راشتر چھتر، ان عام جسک کپرت مت سما کہ ان کپرت چھتر ملے جھانکے میں جھانک و مرقع چھتر عام حال سے ہے۔

عقوب علیؒ سے روایت میں جنوں نے اپنا پیکر (۱) چھپے کوئی منہ (۲) دلوں ہے (۳) سے کبھی کی کبیب بلا حیدر کوئی کبیب رخس
ہوئی مگر بہتے ہوئے حوالہ کہ ہو کر دیا تھا (۴) یہ پیکر نہی سے یہ نہا کر یہ پیکر عا و حیدر کے ساتھ کاروں کا نہیں پہن گئی حیدر

[illegible][illegible][illegible]

اور یہ ہے کہ یہ دعا ہے جس کے ساتھ ہم نے ہمیشہ سے دعا کرتے رہے ہیں۔
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

۱۔ (۱)۔ رات کی پہلی طالعہ اور شمس میں دن کے بعد، پھر یہ طالعہ رات میں رات کی خیمے کے بعد

فہرست مدنیات ص ۱۰۷

طبع و نشر منشی محمد امجد علی صاحب دہلی

۱۔ عید کے عجب رسم : عید کے دن جو بچے اپنے دوستوں کے ساتھ گھر سے باہر نکلتے ہیں، ان کے ہاتھ میں ایک چھڑی ہوتی ہے جس پر ایک چھوٹی سی گولیاں لگی ہوتی ہیں۔ ان گولیاں کو بچے اپنے دوستوں کے ہاتھ میں دیتے ہیں اور کہتے ہیں : "عید مبارک"۔

حضرت محمد بن مسعود رحمہ اللہ نے فرمائی کہ "میرے والد نے میرے پاس بیٹھ کر مجھے لکھنا سکھایا اور میں نے ان سے کہا کہ میں نے یہ سیکھ لیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اب میں تجھے لکھنا سکھاتا ہوں۔" (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۷)

حدیث ابو ذر غفاری (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۷) میں ہے کہ "میرے والد نے میرے پاس بیٹھ کر مجھے لکھنا سکھایا اور میں نے ان سے کہا کہ میں نے یہ سیکھ لیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اب میں تجھے لکھنا سکھاتا ہوں۔" (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۷)

امام مسلم اور امام ترمذی نے اس حدیث کو "صحیح" قرار دیا ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۷)

یہ حدیث "صحیح" ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۷)

یہ حدیث "صحیح" ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۷)

یہ حدیث "صحیح" ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۷)

یہ حدیث "صحیح" ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۷)

یہ حدیث "صحیح" ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۷)

یہ حدیث "صحیح" ہے۔ (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۱۷)

ہوتے ہیں۔ دوسرا دستور احزاب میں۔

پہلا قول: علامہ سبکی رحمہ اللہ حدیث صحیحہ کا ہے کہ کہلاتے ہیں کہ ہر حملہ کتابت میں سے تین اہل کا حق صادر نہیں ہے۔

مگر یہاں کہہ رہا ہے تین کتابت کے تین تو ہیں مگر ان کے قصص میں اختلاف ہے۔

دوسرا قول: علامہ ابن عبد البر دارم طحاوی کی حدیث کا ہے کہ کہلاتے ہیں کہ اہل احزاب سے ہر اہل حرب کو ان کے مترادف غلہ کے ساتھ: ان کے سے مطلب رہے کہ قرآن کا نزول آنحضرتؐ میں ہو تو قبائل ہندو اسلام میں قریش کے۔ ۱۔ عرب قبل انوں کو ان کی حدائق، ان میں ان حد کے مترادف لفظ کے ساتھ کتابت کرے لی اجازت تھی۔ یہ اجازت آپؐ کے فرمان کی تھی مثلاً علان بن عبد بن حنیفہ قبیلہ بنی مکرہ پر، دوسرا دستور: ان کے لفظ قرآن کی تفسیر سے آئندہ آئندہ ان کے لئے تو یہ اجازت قائم کر دی گئی۔^(۱)

تیسرا قول: جیدہ خنوفہ سے مراد کتابت شیعہ کا رہی ہو قرأت ہے۔

مراد قرأت سے مراد قرأت ہے جس کے تین محرمین کے ساتھ ہونا چاہیے قرآن کی تفسیر

حق قرآن ہے، اب اشیع المؤمنون لان وہی التین، بات حق محدث و غیر خلاف خلاف
ہیں انہم قاضیہ و انما یصلون دور منہم فہل انہیں^(۲)
نہ تخریج کے واسطے عیاشیہ ایسا ہو دے جس میں غلط کیا ہے نہ اس سے مراد اکثریت ہے جسے مات سورہ مداح کے
’دینا‘ ختم ہے۔

علامہ نے لکھا ہے کہ قرأت قرآنی کی، تیسرا چار ایک خلق علی بن ابراہیم صحابہ کرام نے ایک ہی طرح پڑھا ہے اس
میر کو ان اختلاف میں قدر، عربی صحابہ کرام نے قرآن کو جو کئی بار اس طرح لکھا ہے۔
یہ وہی حق ہے کہ خلافتوں میں اللہ تعالیٰ اور آپؐ کے پیغمبر کو دیکھیں۔

یہ صورت اللہ تعالیٰ سے اس لئے ان کا کوئی فرق نہیں ہے بلکہ کتابت میں آسانی دیا۔ یہی امر آپؐ کا
ارادہ، ان صحابہ کرام علیہ السلام، غزیرہ سے باہر ہے کہ قرأتوں کے کہ اختلاف سے بات کے مجموعی میں کیا
نہی لی میں جوتی ہے کہ نہایت دور، لی کے طریقہ میں فرق ہو جاتا ہے ان وجہ سے تو مصنف قرآنی کہ انصاف
رہا کہ سے حق نہ تھا یہ تو ان کا کہ میں نہ تھا، لیکن۔

اب بھی قرأت کے متعلق جو ہے اس میں شرط نہیں

① مصنف ان کے ساتھ میں کسی کی تفسیر ہو

② عربی صرف ان کے قواعد کے مطابق ہو

③ قرآن میں سے کچھ بات جو اور فرق میں بھی دور، یہ مشہور ہو

ابو عمر الدوری رحمۃ اللہ علیہ (جو نو عمر ہو چکے تھے مگر وہابی تھے) اذیاد مشہور ہیں، مولانا محمد کریم صاحب نے فرما کر، عمر زیادہ تر کوہ میں رہتے ہوئے۔

لیکن جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ ان سات نے علماء کو بھی مکی قرآن میں حواضر اور جمعہ ہیں، چنانچہ ہند میں جب مولانا پیر سوئی گئے تھے، انہیں خدمت الہی میں منہمک ہیں، تو علماء مدینہ (مثلاً علامہ عثمان سیوطی) نے کہہ کر کہاں پہنچے (سات کے جانے اور قرآن میں ایک کتاب میں جمعہ قرآن میں، چنانچہ قرآن مشرق کی اصلاح مشہور ہوئی) ان دنوں قرآن میں منہمک رہا کرتے قرآن کے علماء انہیں حضرات راہ میں بھی شامل کی گئیں۔
ان نیک قرآن کے، اگر کسی یہ ہیں

- یعقوب بن اسحاق مغربی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۵ھ) آپ نے سلام بن طبرانی الطبری سے استفادہ کیا اور انہوں نے عام بیحدہ اور نو عمر ہوئے، آپ کی قرآن زیادہ تر بحر و خشک مشہور ہوئی۔
- خلف بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۵ھ) آپ نے سم بن عیسیٰ بن حر و کعبہ حبیب زبیر سے استفادہ کیا تھا، چنانچہ آپ مرہ بیحدہ کی قرآن کے بھی ان میں، آپ کی قرآن کتب میں رہا ہوئی تھی۔
- ابو جعفر یزید بن ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۵ھ) آپ نے حضرت عہد بن عباسی، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابی بن کعبہ سے استفادہ کیا تھا، آپ کی قرآن کتب میں رہا ہوئی۔
- اس کے علاوہ بعض حضرات نے چاروں کاروں کی قرآن میں جمعہ کیے، اور یہ کہ وہی حضرات پر مسند بنی قرآن کی قرآنوں کا اضافہ کیا، ان کے اگر کسی یہ ہیں۔

- حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۵ھ) آپ کو تابعین میں سے ہیں اور آپ کی قرآن کتب میں کام کرنا اور کتب کا
- محمد بن عبد الرحمن بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۵ھ) آپ حضرت یحییٰ بن عیسیٰ کے شاگرد اور ابو عمر و بیحدہ کے استاد ہیں، اور آپ کا مکرر کتب میں تھا۔

- یحییٰ بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۵ھ) آپ احمد کے باشندے تھے، اور ابو عمر و بیحدہ اور حجاز بیحدہ سے استفادہ کیا تھا۔
- ابو القریب محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۵ھ) آپ بغداد کے باشندے تھے، اور اپنے استاد بن عیسیٰ کی جانب متوجہ ہونے کے بعد سے عہد دی کہاتے تھے۔

بعض حضرات نے چاروں کاروں میں حضرت عیسیٰ بن علی سے حضرت جبریل انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا نام لکھ دیا ہے۔
چوتھا قول: ان حجر اسی سے علامہ ابن جریر مری رحمۃ اللہ علیہ اس کے قصص کا یہ قول نقل کیا ہے کہ سات سے مراد سات قبل کی خدمت میں، قرآن کے بارے میں دونوں ہیں۔

﴿تَفْهِيْمُ مَعْنَى الْقُرْآنِ﴾ (جلد سوئم)

حدیث میں آیا ہے کہ "میرے لئے جو حدیثیں ہیں، ان میں سے ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر سے سنی ہے۔"

پہلے ائمہ نے اس حدیث میں سے کچھ کچھ لے کر کہا ہے۔
 اور اس حدیث میں ہے "میرے لئے جو حدیثیں ہیں، ان میں سے ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر سے سنی ہے۔"
 یہ حدیثیں سب ایک ہی حدیث ہیں، ان میں سے ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر سے سنی ہے۔
 یہ حدیثیں سب ایک ہی حدیث ہیں، ان میں سے ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر سے سنی ہے۔

پہلے ائمہ نے اس حدیث میں سے کچھ کچھ لے کر کہا ہے۔
 اور اس حدیث میں ہے "میرے لئے جو حدیثیں ہیں، ان میں سے ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر سے سنی ہے۔"
 یہ حدیثیں سب ایک ہی حدیث ہیں، ان میں سے ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر سے سنی ہے۔
 یہ حدیثیں سب ایک ہی حدیث ہیں، ان میں سے ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر سے سنی ہے۔

پہلے ائمہ نے اس حدیث میں سے کچھ کچھ لے کر کہا ہے۔
 اور اس حدیث میں ہے "میرے لئے جو حدیثیں ہیں، ان میں سے ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر سے سنی ہے۔"
 یہ حدیثیں سب ایک ہی حدیث ہیں، ان میں سے ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر سے سنی ہے۔
 یہ حدیثیں سب ایک ہی حدیث ہیں، ان میں سے ایک حدیث ہے کہ میں نے اپنے پیغمبر سے سنی ہے۔

پہلے ائمہ نے اس حدیث میں سے کچھ کچھ لے کر کہا ہے۔

پہلے ائمہ نے اس حدیث میں سے کچھ کچھ لے کر کہا ہے۔

پہلے ائمہ نے اس حدیث میں سے کچھ کچھ لے کر کہا ہے۔

پہلے ائمہ نے اس حدیث میں سے کچھ کچھ لے کر کہا ہے۔

پہلے ائمہ نے اس حدیث میں سے کچھ کچھ لے کر کہا ہے۔



نے شروع میں قسم کھائی کہ اگر میں اس کے خلاف ہوں تو راستہ حق ہے۔ اگر میں اس کے خلاف ہوں تو راستہ حق ہے۔ اگر میں اس کے خلاف ہوں تو راستہ حق ہے۔

مختصر حوالہ

- ۱۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۲۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۳۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۴۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۵۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۶۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۷۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۸۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۹۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۱۰۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۱۱۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۱۲۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۱۳۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۱۴۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۱۵۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۱۶۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۱۷۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۱۸۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۱۹۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ
- ۲۰۔ وہ کہہ کر ۱۶ ص ۲۰۰ ملاحظہ علیہ

أَبْوَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَهْدِي أَبْوَابَ هَذَا الْقُرْآنِ مَجِيدِ كَيْ تَفْسِيرُ كَيْ بَيَانِ مِثْلِ

جُونِی اَکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے

تفسیر حق کھاناں میں بھی قرآن مجید کے مہم کو اٹھاتا ہے تفسیر کی اصطلاح قریب عام روایت سے یہ رہتی ہے
عَلَّمَ يَعْرِفُ بِهِ لَفْظَ الْكِتَابِ مَا اسْمُهُ عَلَى سَبِيلِ مُتَحَدِّثَةٍ وَبَيْنَ مُغَابِيهِ وَالْمُتَحَدِّثِ حِكْمَتَهُ
وَحُكْمَهُ

دعوت میں ہے قرآن مجید کا نام حاصل ہو تو اس کے معانی کی وضاحت ہوتی ہے عام ہر صورتوں کا استعمال کیا
۱۰۰۰

تفسیر کے مآخذ

مفسر قرآن مجید کے چار مآخذ ہیں۔

۱) خود قرآن مجید (تفسیر مصطفیٰ حبیب) ۲) احادیث (روایت کرنا) ۳) اقوال (روایت کرنا)

۴) اقوال (تفسیر مصطفیٰ حبیب) ۵) احادیث (روایت کرنا) ۶) اقوال (روایت کرنا)

۱۰۰۰

ثَابِتٌ مَا حَاضِرٌ فِيهِ يَدْعُو يَفْسِرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

یہ باب ہے اس شخص کے بیان میں جو اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرے

۲۰۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ - وَشَرَفُ بْنُ سَعْدٍ - أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْكَافَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَا فِي الْقُرْآنِ مِنْ عِبَادَةٍ أَوْ مَعَادَةٍ أَوْ

علم کو سے ہری طرح واقف ہونا ضروری ہے۔

حضرت ابو سعید کا بیان ہے کہ حضرت انسؓ نے فرمایا: ہر اوست کسی عربیت سے واقف ہوتا ہے، لیکن اس کے ہا جو کوں آیت پڑھتا ہے، تو علم کو سے عدم واقفیت کا عذاب اس طرح پر ہوتا ہے کہ اس کے لئے باعث جلاوت بن جاتی ہے^(۱۱)

● علم صرف یہ بھی نہیں ہے، جو بڑا مہتمم باطنی علم سے، اس قدر بے بہتہ فرمے ہیں

"مر فاقہ جلیہ، لاقی القمط"

ترجمہ: جس شخص نے علم صرف حاصل نہ کیا اس نے علم کا بڑا درد کھو دیا۔

کیونکہ علم صرف اس سے سب سے معلوم ہوتا ہے اس لیے اس کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔ اور یہی واقعہ ترمذی کرنے میں درست خطی ہو جاتی ہے۔^(۱۲)

● علم شیعہ کا — لیکن کھد کس سے مشتق ہے۔ بعض واقفینا ہوں، ہے کہ آپؐ کا لفظ ہماروں سے مشتق ہوتا ہے جس کی وجہ سے سنی میں بہت فرق ہو جاتا ہے۔ مگر لفظ کھد یہ کج سے بھی مشتق ہو سکتا ہے اور سہولت سے بھی۔ آپؐ کی کو عشاق کا علم نہ ہو تو لفظ کا معنی بیان کرنے میں جتنا غلطی سے کہ کیونکہ صحیح معنی میں جیسے کہ آیت ہے "وہم سجدہ پیش کر کے تو کہے ہیں اور دونوں کا فرق ظاہر ہے۔"^(۱۳)

● علم بیان — کہ اسے کلام کے معانی کا وضاحت اور تفسیر کے اعتبار سے پتہ چلتا ہے کہ کہاں پر کلام کسی کی اور حدت کے ساتھ بتا دے اور کہاں پر سنی میں غلط پایا جاتا ہے۔^(۱۴)

● علم سنی — اس سے کلام کی ترکیب کی خامتیں معنی کے اعتبار سے معلوم ہوتی ہیں کیونکہ کلام میں ظہور ہوتا ہے اور کلام میں پوشیدگی ہوتی ہے اور ہمیں شہادت، کتابت و تہلیل ہوتے ہیں ان سب پر اقلیت علم سنی کے اور سید سے حاصل کی جاسکتی ہے۔^(۱۵)

● علم مدح — اسے کلام کی مختلف تعبیروں کی وجہ سے اس کی خوبیاں معلوم ہوتی ہیں اور کلام کے حسن کا پتہ چلتا ہے۔

تر مذکر میں علوم، علوم جافت کہلاتے ہیں جو ایک مفسر کے لئے قرآن کی تفسیر کے سلسلہ میں اہم علم کی مشیت دیکھتے ہیں اور اس میں روایت کرنا نہ کسی ضروری ہے۔^(۱۶)

امام ابو بکرؓ نے فرمایا: اے جبر،

"من وعظ انہ ینکفہ ان یتھم شئاً من تلاخظ القوالی بدوی ان یتلوا من البلاغۃ بنصبہ فہو کاذب مبطل"

ترجمہ: جو شخص اس حدیث میں ہے کہ جافت کی حقیت کے بغیر قرآن کی جافت کو سمجھنے کے لئے کہ وہ جھوٹا اور غلط ہو

- ۱۱) مہر اوست — اے بڑے بڑے شخص رسالت کا ہوتا ہے اور ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب "مہر اوست" ہے۔
- ۱۲) مہر اوست — اے بڑے بڑے شخص رسالت کا ہوتا ہے اور ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب "مہر اوست" ہے۔
- ۱۳) مہر اوست — اے بڑے بڑے شخص رسالت کا ہوتا ہے اور ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب "مہر اوست" ہے۔
- ۱۴) مہر اوست — اے بڑے بڑے شخص رسالت کا ہوتا ہے اور ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب "مہر اوست" ہے۔
- ۱۵) مہر اوست — اے بڑے بڑے شخص رسالت کا ہوتا ہے اور ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب "مہر اوست" ہے۔
- ۱۶) مہر اوست — اے بڑے بڑے شخص رسالت کا ہوتا ہے اور ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب "مہر اوست" ہے۔
- ۱۷) مہر اوست — اے بڑے بڑے شخص رسالت کا ہوتا ہے اور ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب "مہر اوست" ہے۔
- ۱۸) مہر اوست — اے بڑے بڑے شخص رسالت کا ہوتا ہے اور ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب "مہر اوست" ہے۔
- ۱۹) مہر اوست — اے بڑے بڑے شخص رسالت کا ہوتا ہے اور ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب "مہر اوست" ہے۔
- ۲۰) مہر اوست — اے بڑے بڑے شخص رسالت کا ہوتا ہے اور ان کے پاس ہے۔ یہ کتاب "مہر اوست" ہے۔

بہارِ نبوت علی الاطلاق (الرحمۃ الرحیمۃ) بحمدہ سبحانہ و تعالیٰ

شعبہ سے اور تاکہ بن کر سب سے وہ چیز کی بخشش سے وہ ملک بنی حاتم سے اور وہ بنی اکرم سے علی کرتے ہیں کہ یہ سورۃ مَعْصُومَاتُ غُثْبُونُ (یعنی یہودیوں پر غضب کی گمیا ہے) اور نصاریٰ (عیسائی) گمراہ ہیں۔ پھر طویل حدیث ذکر کی۔

تفسیر سورۃ

● سورۃ فاتحہ کی سورتوں میں سے ہے اس سورت میں سات آیات ہیں اور ۲۵ کلمات اور ۳۳ حروف ہیں۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ سورت اور عرب زبانی ہوئی ایک عرب کہ جس اور عربی ترجمہ یہ ہیں۔^(۱)

اس سورت کو حدیث فاتحہ کہا جاتا ہے یعنی کھولنے والی کیونکہ اس سے قرآن مجید شروع ہوتا ہے۔^(۲)

اور بھی متعدد آثار میں سورۃ فاتحہ کے۔ خلا

● اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِٖ لَكَنَافٍ اِس میں تمام قرآن مجید کا خلاصہ اور مضمون ہے۔

● سُورَةُ الصَّلٰوةِ کیونکہ نماز کی ہر رکعت میں اس کو پڑھا جاتا ہے۔

● سُورَةُ الْقَدَمِ کیونکہ اس میں دعا موجود ہے۔

● سُورَةُ الْيَقِيْنِ یہ سورت تمام سرہانے کے لئے شفا دہی ہے۔

● سُورَةُ الْاَوَّلِيَّةِ اس کو پڑھنے سے مقلد چھوڑ جاتا ہے۔

● سُورَةُ الْاَنْبِيَاۤءِ اِس میں سورت آیات ہیں جو بارہ پڑھ کر جاتی ہیں۔^(۳)

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ أَنَّ اَبِي بَكْرٍ

نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم

اس بات کی چند احادیث سے نذر میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی اہمیت معلوم ہوتی ہے اس وجہ سے فقہائے امت کے

قول زیادہ مطہر ہیں۔

پہلے مذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے فرماتے ہیں کہ سورت فاتحہ نماز میں واجب ہے۔^(۴)

دوسرا مذہب امام مالک رحمہ اللہ کا ہے جو قائل ہیں کہ سورۃ فاتحہ نماز میں رکب ہے۔

پہلے مذہب والوں کا استدلال

● قرآن مجید میں آتا ہے ﴿قُلْ هُوَ مَا يَنْزِلُ مِنْ رَبِّكَ﴾^(۵) قرآن کا کوئی بھی حصہ پڑھا جائے جو اس میں ہے۔

● حدیث میں آتا ہے "فَرَأَانَا كَيْفَ تَنْزِلُ مِنْ رَبِّكَ"^(۶)

اس حدیث کی وجہ سے دوسری حدیث میں سورت فاتحہ کے ساتھ کی گئی ہے۔^(۷)

● حدیث میں آئے "من صلی صلاۃً یقرأ فیہا القرآن فصلانہ جلدت علیہ ماہ"۔

مداہمتی فصلان۔ کہ تلاوت پورے کی لیکن کی اور تصدق کے ساتھ رکعت کی تلاوت ہو۔

● حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ میں جانتا کہ وہ لا صلوۃ الا یقرأ فیہ لولہ

یہ ایضاً البکتاب قد رآؤا کما قال "حدیث میں لکھتے ہیں کہ حدیث معلوم ہے کہ ہر نماز کا تلاوت ہو۔

نماز پر دلالت کرتا ہے۔ کہ تقدیری کی ہے۔

انکھ تلاوت کا استدلال و اس کا جوہر

لا صلوۃ لیمن لم یقرأ بفصلانہ البکتاب۔

اس کا جواب اقبال یہ دیتے ہیں کہ یہی ماہم سمجھ رہے ہیں کہ آج سے وہاں پر تلاوت کے ساتھ فصلاً جلدت کی

کہ کیا گیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں آئے ہے "لا صلوۃ الا بعد فصلانہ البکتاب" وہاں میسر عن القرآن

فصلانہ۔ "میں میں سورت میں میں میں" کے الفاظ کی کہتے تھے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سورت ساتھ

کو کہیں ہوتا اور اس کے بغیر نہ کہ۔ لکھتے ہیں کہ یہی ہے۔

فصلانہ البکتاب

اس جملے میں سورت و آیت کی اہمیت بیان کی عارض ہے کہ تلاوت کرنے سے سورت و آیت کو کہتے ہیں۔

آجہ تقسیم کیا ہوا ہے جس کی تفسیر خود جناب اسرار نے فرمائی ہے۔

اسی طرح سے حضرت شاہ عبدالغفری دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سورت و آیت کی جگہ "بیت" "الحمد لله رب

العالمین" "سبحانہ خالی" "سبحانہ" ہے اور سورت و آیت "اگر بعضی طرح سے" میں تلاوت کی رحمت کا اثر ہے۔

سورت و آیت "حالت یوم النقیض" میں دلالت کا اثر ہے۔

پھر بیت "ایمان بعد و ایمان" "سبحانہ" میں پاکیزگی کا اثر ہے۔

پھر بیت "ہذا انصر لظہر" "سبحانہ" میں توبہ کی رحمت کا اثر ہے۔

پھر بیت "سبحانہ البکتاب" میں رحمت کا اثر ہے۔

ایک روایت میں آئے ہے کہ یہی فرماتے ہیں اس رت کی قسم میں کہ بعد میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے

جہاد میں، یہی فرماتے ہیں کہ یہی کوئی اور رحمت نازل نہیں فرمائی پس اللہ تعالیٰ ہے جو نہ تبتلی سے مجھ کو

فرماتے ہیں۔

غیر المعصوب حبیب کے مراد ہیں اور لا نصائبین سے مراد یہاں ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ یہی کے

پس علم تو فرمائیں نے اس کا کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مستحق ہو گئے اور یہی کے پاس بھی نہیں تھا کہ

مُؤْتَمِدٌ "حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ جنت سے رامت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آج (یومئذ) کو (جنت کی) ایک جگہ سے یہ کیا جسے میں نے ہزار دین سے کھنکھانے کے لئے اعلان فرمایا ہے اس سے کوئی مرغانِ کبک کا سے کون مسید ہے تو کوئی ظالم ہے اور لوگوں کے دہریوں کی طرح کوئی روم حراج ہے تو کوئی سخت ہوئی غیبت اور کوئی پاکیزہ طبیعت کا۔

۴۱۱۔ ابوسعبیؓ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَعْمَرٍ بْنِ مُهَبَّبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَرِيرَةٍ نَفْسٍ أَوْحَلُوا الْبَابَ سَمِعْتُ نَالَ دَخَلُوا مَخْرَجَهُمْ عَلَى نَارٍ كَبُهِمَ أَيْ ضَعُفَتْ وَبَعْدَ الْأَسْبَابِ عَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ بَيْنَهُمْ ظَلَمُوا لَوْلَا عِزُّ الْوَيْلِيِّ لَفُتْ جَنَمٌ قَالَ قَالَ خُذْ بِي نَسْرَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ ۱۲۷۰

مُؤْتَمِدٌ "حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جنت کی) ایک جگہ گرسنے ہوئے دروازے میں داخل ہوا گا، کی تعمیر میں لڑا، کہ کسی اس میں بے گلوں پر نصیحت ہوئے دروازے میں داخل ہوئے یعنی اگر بکستے ہوئے۔ یہ حدیث "بہت ہی صحیح" (جس میں (ظالم) لوگوں نے اس کو بوجھل و جونا سے کہا گیا تھا) کی تعمیر میں متحمل ہے، انہوں نے کہا "خُبْرٌ مِّنْ ضَعْفٍ" (جو کسی واقعہ) یہ حدیث "صحیح" ہے۔

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَبِشْرُ بْنُ عَلِيٍّ السَّامِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلُوا مَخْرَجَهُمْ عَلَى نَارٍ كَبُهِمَ أَيْ ضَعُفَتْ وَبَعْدَ الْأَسْبَابِ عَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ بَيْنَهُمْ ظَلَمُوا لَوْلَا عِزُّ الْوَيْلِيِّ لَفُتْ جَنَمٌ قَالَ خُذْ بِي نَسْرَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ ۱۲۷۰

ابن ابی عمیرؓ عن عاصم بن عبد اللہؓ وانشئت فضیف میں لحدیث اور ۱۲۷۰۔
مُؤْتَمِدٌ "حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مدینہ میں تھے کہ ہم نے ایک کھجور کے پتے میں لکھا تھا کہ ماخوذ من غیرہ (جس میں سے کسی کو قبضہ کی سے مطلوب نہیں تھا) اس کا جو سرحد ہی طرف (تعمیر کی) نماز پڑھا تو مجھ کوئی (خبر) کی (داں ہوئی) تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی فَابْتَغُوا عَنَّا رَحْمَةً اللَّهِ (جس میں جس طرف بھی نہ گردے اس طرف اللہ تعالیٰ لا چھوڑے) یہ حدیث حسن عرب ہے ہم اسے صرف فضیف میں ہر روز کی رامت سے جانتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلُوا مَخْرَجَهُمْ عَلَى نَارٍ كَبُهِمَ أَيْ ضَعُفَتْ وَبَعْدَ الْأَسْبَابِ عَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ بَيْنَهُمْ ظَلَمُوا لَوْلَا عِزُّ الْوَيْلِيِّ لَفُتْ جَنَمٌ قَالَ خُذْ بِي نَسْرَةٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ رَوَاهُ ۱۲۷۰

۱۲۷۰۔ ابوسعبیؓ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ رَحْبَةِ حَوْثٍ حَبْلًا
تَوَحُّتُ بِهِ وَهُوَ جَاءُ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَسْبِقْهُ قَوْمٌ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ هَذِهِ الْإِمَامَةُ لَوْلَا حَضْرَتُ وَالْمَحْرَبُ وَقَدْ
أَبَى عُمَرُ فِي هَذَا حَبْلٍ هَذِهِ الْإِمَامَةُ حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ وَبُرُورِي عَنْ قَادَةَ امْرَأَةٍ قَالَ فِي هَذِهِ الْإِمَامَةِ
أَمْرٌ حَقِيقٌ، حَبْرٌ قَائِمٌ بِوُزْنٍ وَفِي هَذَا (اللَّهُ) هُوَ مَسْرُوحَةٌ سَخِيفَةٌ قَوْلُهُ (وَقَدْ) وَخَبَتْ سَطْرُ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ هَذَا مَذْهَبٌ مُخْتَلَفٌ عَنْ هَذَا لَعَلَّابِ بْنِ أَبِي الثَّوْرِبِ لَا يَرِيقُ مِنْ رُيْعٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاةٍ وَبُرُورِي عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الْإِمَامَةِ (وَلَيْسَ) يُؤْكَو قَوْلُهُ فَتَمَّ وَجْهٌ فَتَمَّ لَالِ هُنَّ قِلَّةٌ فَلَمْ يَحْدَثْنَا
مَذْهَبٌ يُؤْكَو بِمُحَمَّدٍ بِالنَّعْلِ، لَا يَنْبَغِي عَنِ النَّظَرِ بَيْنَ عُمَرُ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَبُرُورِي، (ص ۵۲، ۵۳)

تَوَحُّتُ بِهِ (شَرِيعَتِ الدِّينِ) عَنِ الْمَذْهَبِ بِالنَّعْلِ، لَا يَنْبَغِي عَنِ النَّظَرِ بَيْنَ عُمَرُ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَبُرُورِي، (ص ۵۲، ۵۳)
طَرَفِ الْمَكَّةِ، حَبْرٌ قَائِمٌ بِوُزْنٍ وَفِي هَذَا (اللَّهُ) هُوَ مَسْرُوحَةٌ سَخِيفَةٌ قَوْلُهُ (وَقَدْ) وَخَبَتْ سَطْرُ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ هَذَا مَذْهَبٌ مُخْتَلَفٌ عَنْ هَذَا لَعَلَّابِ بْنِ أَبِي الثَّوْرِبِ لَا يَرِيقُ مِنْ رُيْعٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاةٍ وَبُرُورِي عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الْإِمَامَةِ (وَلَيْسَ) يُؤْكَو قَوْلُهُ فَتَمَّ وَجْهٌ فَتَمَّ لَالِ هُنَّ قِلَّةٌ فَلَمْ يَحْدَثْنَا
مَذْهَبٌ يُؤْكَو بِمُحَمَّدٍ بِالنَّعْلِ، لَا يَنْبَغِي عَنِ النَّظَرِ بَيْنَ عُمَرُ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَبُرُورِي، (ص ۵۲، ۵۳)

۳۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَاسِمَ بْنَ مِهْدَابٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ سَمْعَةَ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ
الْحَطَّابَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْ سَمِيعَ حَلْفِ الْعَقَامِ تَمُوتُ (وَأُحَدِّثُ) مِنْ عَمَامِ الْإِسْلَامِ مُنْصِلِي) هَذَا
حَدَّثَنَا عَنْ مَرْجُوْعٍ (ص ۵۵، ۵۶)

تَوَحُّتُ بِهِ (شَرِيعَتِ الدِّينِ) عَنِ الْمَذْهَبِ بِالنَّعْلِ، لَا يَنْبَغِي عَنِ النَّظَرِ بَيْنَ عُمَرُ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَبُرُورِي، (ص ۵۲، ۵۳)
طَرَفِ الْمَكَّةِ، حَبْرٌ قَائِمٌ بِوُزْنٍ وَفِي هَذَا (اللَّهُ) هُوَ مَسْرُوحَةٌ سَخِيفَةٌ قَوْلُهُ (وَقَدْ) وَخَبَتْ سَطْرُ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ هَذَا مَذْهَبٌ مُخْتَلَفٌ عَنْ هَذَا لَعَلَّابِ بْنِ أَبِي الثَّوْرِبِ لَا يَرِيقُ مِنْ رُيْعٍ عَنْ
مُحَمَّدٍ عَنْ عَطَاةٍ وَبُرُورِي عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الْإِمَامَةِ (وَلَيْسَ) يُؤْكَو قَوْلُهُ فَتَمَّ وَجْهٌ فَتَمَّ لَالِ هُنَّ قِلَّةٌ فَلَمْ يَحْدَثْنَا
مَذْهَبٌ يُؤْكَو بِمُحَمَّدٍ بِالنَّعْلِ، لَا يَنْبَغِي عَنِ النَّظَرِ بَيْنَ عُمَرُ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَبُرُورِي، (ص ۵۲، ۵۳)

۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ (ص ۵۵، ۵۶)

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ﷺ مقام ابراہیم کو راقی جگہ سے لے آ کر پر یہ بیت بر سرِ بزم ہوں۔" وَأَنْتَ جُنُودٌ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًى - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔"

۳۰۸۲ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا أَبُو هُرَيْرَةَ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَلَيْبٍ عَنِ النَّسَائِيِّ صُلًى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَوَازِهِ (وَكَذَلِكَ جَعَلَكُمْ أُمَّةً مُنْطَلِقًا) قَالَ عَدْلًا لَمْ يَخِيبْكُمْ حَسْرٌ ضَجِيعٌ (مر ۵۰: ۱۱)

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بیت کر کے "وَكَذَلِكَ جَعَلَكُمْ أُمَّةً مُنْطَلِقًا" (اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنا دیا) کی تعبیر میں فرمایا کہ اسطرح سے مراد خدا (یعنی نہ الزام نہ قریحہ لکھ داریں گے اور یہاں) ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

۳۰۸۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَفْصٍ نَا حَفْصُ بْنُ غَوْبٍ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَلَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ نَوْحٌ يُفْعَلُ مِنْ يَلَقْتُ فَيُفْعَلُ نَعَمَ يُذْعَى قَوْفَةً فَيَكُفُّ عَنْهَا بِأَمْرِكُمْ فَيُفْرَقُونَ - تَابَ مِنْ حَدِيثِ رَا ثَاتَانِ اسِ اسِ مِنْ شَهْرٍ ذَلِكَ فَيُفْعَلُ نَحْضٌ وَأَنْتُمْ قَالَ فَيُفْرَقُونَ بِأَمْرِكُمْ سَهْلُونَ لَقَدْ خُذَ مِنْكُمْ مِلْكٌ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى (وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا سُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ قَاسِمًا) وَالْوَسْطُ نَفْعٌ عَدْلٌ خَيْرٌ حَسْرٌ ضَجِيعٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ نَا حَفْصُ بْنُ غَوْبٍ عَنْ الْأَعْمَشِ بِخَوْدِهِ (مر ۵۰: ۱۱)

ترجمہ: "حضرت ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کے نبی حضرت نوح علیہ السلام کو بلا دیا اور پوچھا جائے گا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تھا۔ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر ان کی قوم کو بلا دیا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ یہ نوح علیہ السلام نے تمہیں یہ پیغام پہنچایا تھا وہ کہیں گے کہ جیسے کون آواز دے وہ کیا کوئی اور نہیں آیا۔ پھر نوح علیہ السلام سے پوچھا جائے گا کہ آپ کے گواہ کون ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی امت۔ پھر انہیں بھیج دیا جائے گا اور تم کو ان سے کہے گا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تعبیر ہے "وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا" (اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا تاکہ تم پر گواہی دو اور رسول اللہ ﷺ) تم پر گواہ ہوں) وسط سے مراد اصل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ محمد بن جابر بھی حنفیوں میں سے اور ابو حنیفہ سے قریحہ لکھ داریں گے ہیں۔"

۳۰۸۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ نَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي اسْحَابٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سطرہ ذیل (۱) میں ہے کہ اس کی طرف سے اس کے لئے ایک اور خط لکھا گیا تھا۔

جو اس کے لئے لکھا گیا تھا۔ اس کے لئے ایک اور خط لکھا گیا تھا۔

جو اس کے لئے لکھا گیا تھا۔ اس کے لئے ایک اور خط لکھا گیا تھا۔

جو اس کے لئے لکھا گیا تھا۔ اس کے لئے ایک اور خط لکھا گیا تھا۔

مقام برائے

جو اس کے لئے لکھا گیا تھا۔ اس کے لئے ایک اور خط لکھا گیا تھا۔

جو اس کے لئے لکھا گیا تھا۔ اس کے لئے ایک اور خط لکھا گیا تھا۔

جو اس کے لئے لکھا گیا تھا۔ اس کے لئے ایک اور خط لکھا گیا تھا۔

ایک مجلس کا بیان کیا ہے۔

حضور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: "میرا اصل لکھنؤ میں ہے، میرا گھر لکھنؤ میں ہے، میرا گھر لکھنؤ میں ہے۔" (ص ۱۰۰)۔

الوٹ (ص ۱۰۰)۔ حضرت محمد بن علیؑ فرماتے ہیں: "میرا گھر لکھنؤ میں ہے۔" (ص ۱۰۰)۔

بندہ، علامہ کی ہمانی کی رقص میں اس کے بعد پہلی رقص سے محسوس نہ کر کے اپنی اجازت نہیں تھی۔

میلاد کے درپہ پہلا شعر تھا: "میرا گھر لکھنؤ میں ہے۔" (ص ۱۰۰)۔

فردوس اور شرفیاء میں بھی لکھنؤ کا ذکر ہے۔ (ص ۱۰۰)۔

یاد رکھنا کہ یہ شعر جو ہے۔ (ص ۱۰۰)۔

یاد رکھنا کہ یہ شعر جو ہے۔ (ص ۱۰۰)۔

یاد رکھنا کہ یہ شعر جو ہے۔ (ص ۱۰۰)۔

یاد رکھنا کہ یہ شعر جو ہے۔ (ص ۱۰۰)۔

یاد رکھنا کہ یہ شعر جو ہے۔ (ص ۱۰۰)۔

یاد رکھنا کہ یہ شعر جو ہے۔ (ص ۱۰۰)۔

یاد رکھنا کہ یہ شعر جو ہے۔ (ص ۱۰۰)۔

یاد رکھنا کہ یہ شعر جو ہے۔ (ص ۱۰۰)۔

دوسرے مذہب والوں کے ارسل

مرسلین کے بارے میں ایک روایت ہے۔ "میں نے ان کے بارے میں سنا ہے کہ وہ مسیح کے
ارسل ہیں۔" (متی ۲۳: ۳۱)

دوسرے مذہب والوں کا جواب

ان کے بارے میں اس حدیث کے بعد کیا جانے لیا کہ ان کے ارسل کے بارے میں ان کے پاس کوئی حجت نہیں تھی۔
اسلام میں "ارسل" کے معنی ہیں کہ وہ مسیح کے ارسل ہیں۔
اور ان کے ارسل کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔ یہ حدیث کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔

اور ان کے ارسل کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔ یہ حدیث کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔ یہ حدیث کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔

فہم حدیث الہیہ علی ان

یہ حدیث کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔ یہ حدیث کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔ یہ حدیث کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔

یہ حدیث کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔ یہ حدیث کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔ یہ حدیث کے بارے میں یہ حدیث ہے کہ ان کے ارسل کے بارے میں
کوئی حجت نہیں تھی۔

حدیث الہیہ علی ان

حدیث الہیہ علی ان

حدیث الہیہ علی ان

حدیث الہیہ علی ان

دعا دے دیتا ہے۔

● حضرت اہلسنہ و ائمہ کرام کے ساتھ ساتھ ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے بھی دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

● حضرت مولانا کے ہاں ہر ایک مسکین و محتاج کے لیے دعا کرتے تھے۔

میں حال ہو گا میں بات کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے قرب میں قریب ہوتا ہے اس لئے اس کو کبھی نہ کہتا تھا۔ تو وہ سے ماہ نزدیکی اس دوپہر کو دیکھا کہ میں اس میں لگا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے کہا کہ تم میرے پاس آ جاؤ۔

حدیث: *عَلَيْكُمْ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَا تَنْصُرُوا الْعَنْتَةَ* (ص ۳۸، ص ۱)

ایک روز دہریہ روایت میں آتا ہے کہ بھلے لوگ ایسے بھی تھے جو کجی کے لئے کچے پنے لئے کھانا کر لیتے تھے اور ان کا پتہ انصاف کے سے سبب جسم کی گورنگا دیتے تھے۔ جسکی تحسین کر کے سے اللہ تعالیٰ نے ان کو منع فرمایا کہ جب تم خود کو جیسے کو پسند نہیں کرتے تو پھر اللہ تعالیٰ سے کیسے پسند کرے گا۔ قی وہ سے صدقہ اور زکوٰۃ دینا بھی چاہیے۔

میں حیثیت (ص ۱۸، ص ۱) اس کی وضاحت میں مصر میں وہ باتیں ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے میں جو مال خرچ کیا جاوے وہ حلال اور جو طریقے سے حاصل کیا گیا ہو وہ حرام ہے کہ صدقہ میں ملتی اور بھلا بچہ دینا چاہئے ہے گا۔ اور وہی چیز جسکی طرف ہے۔^(۱۰۱)

مَا كَسَبَتْ (ص ۱۸، ص ۱) اس سے مراد وہ مال ہے جو تجارت و دیگر سے حاصل کیا جاوے۔

اور خباثت (ص ۱۸، ص ۱) اس سے مراد وہ مال ہے جو کثیر کثرت سے ہونے پر کہ تو فی تجارت سے فروج سے خرچہ حاصل کرنا ہے جس سے کہ کچھ صدقہ دیا جاوے۔^(۱۰۲)

الْأَرْغِفُ (ص ۱۸، ص ۱)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت علامہ صاحب رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ جب تمہیں کوئی چیز دیا جائے اور وہ بے جا چیز ہو تو تم اسے قبول نہیں کرے۔ اس میں فرمایا ہے کہ مجھے وہ کسی شخص سے چھوٹے سے مالہ میں نہیں دیا جائے گا۔ خود کو چاہا جائے کہ جو چیز تم کو دیا جائے نہیں رہے تو اس کو اللہ تعالیٰ سے دے دینا چاہئے کہ اسے پسند کرتے ہو۔

مَا لَكُمْ شَأْنًا (ص ۱۸، ص ۱) اِنْ لِّلشَّيْطَانِ نَصَبٌ يَوْمَئِذٍ (ص ۱۸، ص ۱)

علامہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات واضح فرمائی ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے وہ آخرت کی کامیابی سے روکنے کے لئے تمہارے دل میں دوسرے ذلتا ہے کہ خرق کرے سے تمہارا مال نہ ہو جائے گا اور تم تنگ دست ہو جاؤ گے۔ لہذا اگر تمہارا چہرہ نہ ہو کہ تمہارا دل و خرق کر کے نہ پڑا لدا ہو تو وہ خرق کر دے گا اور اس خرق کرنے کی تمہیں اسے ملے گا۔

وَيَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْكَافِرَةُ (ص ۱۸، ص ۱) اِنْ لِّلشَّيْطَانِ نَصَبٌ يَوْمَئِذٍ (ص ۱۸، ص ۱) اور خدا کی دعا کی کہ تمہاری نفس کافر ہے۔^(۱۰۳)

خَاتَمُ الْعَرْشِ (ص ۱۸، ص ۱) مَا أَتَاهَا إِلَّا سَلَامٌ مِّنْ رَبِّهَا (ص ۱۸، ص ۱) کہ خاتم النبیین کی طرف صلیت آتی ہے۔ جب اس کی سمت اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچتی ہے تو اس کے سمتی ہونے میں تمام خلص سے پاک ہوتا ہے اور اسے

٣٥٦ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٥٧ -

٣٥٨ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٥٩ -

٣٦٠ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٦١ -

٣٦٢ -

٣٦٣ -

٣٦٤ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٦٥ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٦٦ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٦٧ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٦٨ -

٣٦٩ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٧٠ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٧١ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٧٢ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

٣٧٣ - نسخة بخطي ١٠٤٠ هـ كج ١٠٤ من المخطوطات في المكتبة العامة في بغداد، وخطها في المكتبة العامة في بغداد.

خاتمہ یہ محرابوں سے روشنی نکلے گا، مگر اب ہم سے روشنی ہے۔ یہ چھ ہفتوں میں ہے۔

١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَمْرُو بْنُ شَامٍ عَنْ شَامٍ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ رَشْدٍ وَغَيْدَةُ الْفَتْحِ نَزَلَ بِهِمْ مِنْ ابْنِ وَائِلٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جَبْرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا يَرَى اللَّهُ جَعَلَ لَهُ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعًا ثُمَّ قُرِئَ عَلَيْهِ بَصَاحَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَا يَحْسِرُ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ سَيِّئَاتِهِمْ لَكَ
 مِنْ لَصِيحَةِ الْآيَةِ وَلَمْ يَمُرْ قَرَأَ سُورَةَ بَلَدٍ صَلَّى بِهِ عَلَيْهِ وَسَبَّ مَضَدَّةً سَبْعُونَ مَرَّةً يَحْمِلُونَ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ وَمَنْ أَقْطَعَ مَالَهُ أَجْرُهُ الْأَمْلَمُ بِمَنْ لَمْ يَلَهُ وَهُوَ عَلَيْهِ عَصَابَتُهُ مِنْ سُورَةِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضَدَّةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ لَقِيَ بَعْدَ ذَلِكَ بِعَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا حَبِيبٌ خَسَنٌ صَحِيحٌ
 وَمِنْ قَوْلِهِ شُجَاعًا قَرَأَ بِمَنْ حَبِيبٌ مِنْ أَهْلِ رَشْدٍ

[illegible][illegible]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بست میں ایک از (افضل) کھنکھانے والا

کلمات پر چڑھ کر دیکھا (۱۹۵۳ء) میں

حدیثاً بخیراً محمد بن عبد بن عبد

حدیث میں اس کتاب کی تصانیف سے مراد ہے

بارے میں اس کے تصانیف پر مراد

۱) احادیث کے قائل کے ہونے سے اور حدیث میں کلامی رہنمائی سے۔

۲) حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

شیراز میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

حدیث میں اس کے ہونے سے اور حدیث میں اس کے ہونے سے۔

نیت سازد کج سوئی و نیک چلائے، اس شخص پر یہاں واقعہ ہے کہ ہم یہ فراموش نہ کر سکتے ہیں کہ الفاظ کی وضاحت کی وجہ سے اس کے دل میں بھی اس نیت کے صدق میں شکال ہے۔

۱۰۔ من بحر نہ اے صبر۔ کمر۔ ۱۱۔ سے شکیا ہے راساً، اے واقعہ ایسا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں صبر و تحمل نہ ہوئے۔ انھوں نے خود کو لے کر دوسرے میں آپ کی موجودہ حالت کو پہلی دیکھا۔^{۱۰}
علامہ ابی حنیفہ فرماتے ہیں اس سے ظاہر ہوا کہ یہاں صبر میں بھی شک و شبہ لائی جاتی تھی۔^{۱۱}
۱۲۔ انصافاً (۱۳۔ ص)۔ پھر میں خود کو لے کر دوسرے میں شک و شبہ لائی جاتی تھی۔
نیتیں عامتہ ہیں۔

۱۴۔ یہ ہے کہ میں آپ میں نہ توئی نے وہاں میں ہوں اور اس کی ذرا کوئی اور دوسرے کے ساتھ تو میں سے
دشمن کے ہمدردی کے کام کو چاہئے۔ وہاں جو اس قسم کا کر لوگوں سے اس کو مدد مل کرے۔ ان کے لئے سرایہ
قرآن میں ہے لا خیر الا خیر و انہم ہی لاجر۔ لا خیر میں انہی کو بخیر دیکھیں گے کہ
ولا یکنفہنہ (۱۵۔ ص)۔ نہ توئی تو میں سے اس سے انتہی میں ہے۔ (۱۶۔ ص)۔ لا یظہر لہم (۱۷۔ ص)
(۱۸۔ ص)۔ ان کے لئے نہیں ہے۔

ولا یخفیہم (۱۹۔ ص)۔ انہوں نے ان کو پتہ نہ فرمایا ہے۔
وہم عدت الہم (۲۰۔ ص)۔ ان کے لئے وہاں خدا ہے۔

۲۱۔ ص)۔ ان کے لئے وہاں خدا ہے۔
نہ توئی تو میں سے اس سے انتہی میں ہے۔ (۲۲۔ ص)۔ لا یظہر لہم (۲۳۔ ص)۔ لا یخفیہم (۲۴۔ ص)۔
ان کے لئے وہاں خدا ہے۔ (۲۵۔ ص)۔ لا یظہر لہم (۲۶۔ ص)۔ لا یخفیہم (۲۷۔ ص)۔

۲۸۔ ص)۔ ان کے لئے وہاں خدا ہے۔
نہ توئی تو میں سے اس سے انتہی میں ہے۔ (۲۹۔ ص)۔ لا یظہر لہم (۳۰۔ ص)۔ لا یخفیہم (۳۱۔ ص)۔
ان کے لئے وہاں خدا ہے۔ (۳۲۔ ص)۔ لا یظہر لہم (۳۳۔ ص)۔ لا یخفیہم (۳۴۔ ص)۔

۳۵۔ ص)۔ ان کے لئے وہاں خدا ہے۔
نہ توئی تو میں سے اس سے انتہی میں ہے۔ (۳۶۔ ص)۔ لا یظہر لہم (۳۷۔ ص)۔ لا یخفیہم (۳۸۔ ص)۔
ان کے لئے وہاں خدا ہے۔ (۳۹۔ ص)۔ لا یظہر لہم (۴۰۔ ص)۔ لا یخفیہم (۴۱۔ ص)۔

حضرت مولانا کو ایک بار بہت پسند تھا اس کو نہیں ہے آخر توفیق کے بار میں وقف کر دیا وغیرہ۔

حدث فتحہ میں حسین (ع) (۶۷ھ - ۶۸ھ)

شعبہ دوم: ۱۰۰ (۱) حقیر اور پانچہ ہائیڈرو۔

تقریر: پھر یہ کہ اس کا بیان ہے۔

تصحیح: ۱۹۹۰ء سے لے کر ۱۹۹۱ء تک کے جرمیہ کی پرتھوی پر تصانیف

سبح: ”ص: خون کا ہمایاں پر حج کرنے والے کا چاند کو: حج کرنا مراد ہے۔“

مصلحت ہے کہ آج کے ایام میں ہر عملی کارکن ہمدردی کو بہت پسند ہے اور آج کی قومیت کے لئے یہ احساس ضروری

—

مر استغفار اس بات پر ایمان تھا کہ ہر جیسے کہ ان لوگوں پر انہوں کی بد قسمتی کے لئے حج کہ فرض ہے جو سر
کے وقت کہتے ہیں اسی ال وارہہ داخل ہالہ و ملا سوسا میر و محبت ہم کوئی میں ایک مرتبہ کہ باخبر ہے۔ جو امت
کا حریف اور ہی طرح ایسا اور ان کی جگہ گھر والوں کا بھی حرج برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔^{۱۱۱}

خَلَدَتْ قُبَيْبَةً ۖ مَدَامُ بَيَّاعَتَا وَأَهْلَاءُكُمْ. (ص ۱۱، ص ۱۲)

پھر مسکریں نے مارا اٹھیں تو دل بھی پھل گیا ہے۔ ریویو میں آپ نے لکھا ہے کہ جو ان کے حکام کو دکھا کر ان میں اس
تو اسلام آلوں کو نے کی دعوت دی حاکم عربوں سے علاقے کے بعد چھوڑا کہ تحقیق میں کے لئے یہ بد ضرور سمجھا کہ وہ جس
طرح چاہیں معذور کر میں مگر ان کو گھس دے یہ بد ضرور مگر آپ نے لکھا ہے کہ باج و ماسے سے انکار کیا ہے آپ نے اس نوعیت
سربہ دی اس پر آپ کا جواب بلا تائب ملا۔ جب آپ نے لکھا ہے کہ اس معاملے دعوت کی تو ہمیں نے چند دنوں کی سہولت مانگی ہیں
کے مذہبی و جماعتی نے ان کو سہلہ کرے سے منع بھی کیا کہ یہ نبی و حج ہیں اور تم یہاں کرنے کی صورت میں ہدف ہو جاؤ گے
میں ہمسے کو کر سہلہ کر رہا۔

[illegible]

آپ نے اپنے حریفانِ کفر کو یہ سبب دیا کہ وہ حضرت عثمانؓ کے چہرے کو خرم اور بدحواس بنا دیا۔ یہ اور اہل حق کی ساری اذیتیں

مفسرین فرماتے ہیں اس آیت میں اس صلاب کی خدمت پر اس کی محنت ہے (۱) مختلف اصول پر اس کا

فرایاد "کُتِبَ بِقَلَمٍ مَوْجُودٍ" و "مِنْهُ أَهْلُهَا يَسْتَبْهِمُ" (۵۶۹)

نہ دے، تے ہیں تو یہ بت گئے حال اس مگر شیخ الخلفہ دائود اُٹھتے ہیں

۱۴۱۱ھ کے لڑنے والے تھے۔ ان کے جیسے جیسے یہ نام اہل شیعہ کے ہاں میں سے ہوتے گئے۔

کے۔

النداء (ص ۳۰-۳۱) اس سے مراد جسم کی آگ ہے اس آگ میں راحت نام کی ایسی چیز نہیں ہوئی بلکہ ہر جسم کی تکلیفیں اور مصائب ہوں گے اور وہاں فسطح بیت الہی برحق نہ ہوگا۔

والذہلی علیہ السلام (ص ۱۲۳) "امت" یعنی دنیا، مطلب یہ ہے کہ جنت کیلئے جنت کی جگہ ہے اس میں مخالف اور مصائب ہم کی کوئی چیز نہیں ہوگی، اس کا فائدہ ہرگز نہ ہوگا۔ امت میں جو ہے (۱) حقیقتاً کامیاب ہوگا یا کی کامیابی ناممکن ہوگا (۲) مخالف ہر راحت کا کوئی اعتبار نہیں۔

فتح تغریب (ص ۱۰۰-۱۰۱) یہ ہے کہ زندگی ایک جگہ ہے جس کا بڑا فیضان ہے۔ دنیا میں زندگی گزارنے کا یہ عمارت پر ہے جس کی زندگی ہے اور ہر صوبہ کے قریب ہوتا ہے (۱) میں ایک اور یہ دونوں برابر ہیں۔

حدائق النعمان (ص ۱۲) "ان نروا ان فی الخلق قال دفع یا دفع (ص ۱۲) دوسری روایت میں ہے "ان نروا ان فی الخلق قال دفع یا دفع" (۱)

ابن جریر نے فرمایا: میں مراد اس وقت مرید خود کا ہر نعمت (۲)

واد حدائق النعمان (ص ۱۲) مراد اس کا معنی ہے جو کچھ کھول کر وضاحت کرنا۔

حدائق النعمان (ص ۱۲) مراد اس کا معنی ہے جو کچھ کھول کر وضاحت کرنا۔

حدائق النعمان (ص ۱۲) مراد اس کا معنی ہے جو کچھ کھول کر وضاحت کرنا۔

حدائق النعمان (ص ۱۲) مراد اس کا معنی ہے جو کچھ کھول کر وضاحت کرنا۔

حدائق النعمان (ص ۱۲) مراد اس کا معنی ہے جو کچھ کھول کر وضاحت کرنا۔

حدائق النعمان (ص ۱۲) مراد اس کا معنی ہے جو کچھ کھول کر وضاحت کرنا۔

حدائق النعمان (ص ۱۲) مراد اس کا معنی ہے جو کچھ کھول کر وضاحت کرنا۔

حدائق النعمان (ص ۱۲) مراد اس کا معنی ہے جو کچھ کھول کر وضاحت کرنا۔

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أَوْحَاسٍ أَصَابَ بِهِ لُحْنٌ أَوْ رَاحٌ مِنْ
الْأَشْجَرِ كَيْفَ فَكَّرَ هَهُنَ دَجَلًا مِنْهُمْ لَمَسُوا اللَّهَ تَعَالَى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ (ص ۱۳، ص ۱۳۷)

ترجمہ: "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ اوحاس کے موقع پر ہم لوگوں نے اہل نصرت کے گھر پر
ایک عورتیں یا عورتوں کے شوہر شریکوں میں سوچا، جسے چاہیے بعض لوگوں نے ان سے صحبت (جماع) کرنا کر دیا سمجھا تو
اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ" (اور حرام ہیں عورتیں مگر یہ کہ وہ عورتیں ملکیت میں
آجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے احکام کو کم پر فرض کر دیا ہے) یہ حدیث حسن ہے۔"

۲۱۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ أَبِي الْحَبِيبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
أَصَابَ سَابِئًا يَوْمَ أَوْحَاسٍ لُحْنٌ أَوْ رَاحٌ مِنْ غُزَيْمِينَ لَمَّا كُنُوا ذُبَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَرَبَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهَكَذَا رَوَى ابْنُ أَبِي
عَرِينَةَ السَّيِّئُ عَنْ أَبِي الْحَبِيبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعُوهُ وَبَسَّ مِنْ
هَذَا الْخُبْرِ هُوَ أَبُو عَمْرٍاءُ وَلَا أَحْمَدُ فَقَدْ أَخَذَ ذَكَرَ أَنَا عَلَّقْنَاهُ بَيْنَ هَذَا الْخُبْرِ إِلَّا مَا ذَكَرَ هَذَا مِنْ
قَدَاهُ وَأَبُو الْحَبِيبِ اسْمُهُ صَالِحٌ بَنِي سَعْدٍ (ص ۱۴، ص ۱۴۰)

ترجمہ: "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ اوحاس میں کچھ ایسی عورتیں مارے یا لٹی ہوئی بن کر
آئیں جن کے شوہر ان کی قوم میں موجود تھے صحابہ کو اسے ٹھکانے بنی کر مسمیٰ ہوئے اس سے اس کا کرنا تو یہ آیت نازل ہوئی
"وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ" (اور عورتیں عورتیں حرام) ہیں مگر جن کے ملک یا جائیں تمہارے (جو) اللہ تعالیٰ
نے ان کو کم پر فرض کر دیا ہے۔ (ص ۱۴۰) یہ حدیث حسن ہے ثور بن ابی علقمہ رضی اللہ عنہ سے وہ ابو طلحہ سے وہ ابو سعید
خدری سے اور وہی کہ کریم بن ابی جحش سے اس حدیث کی مانند نقل کرتے ہیں۔ اور اسی حدیث میں ابو طلحہ کا ذکر نہیں۔
اس میں علم نہیں کہ حدیث کا کہ تمام کے علاوہ کسی اور سے بھی کیا ہو۔ وہ ابو جحش سے روایت کرتے ہیں۔ ابو طلحہ کا نام
صالح بن ابی مرجم ہے۔"

۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الصَّغْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْأَرْبَابِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَتْحِ قَالَ الشُّرُكُ يَأْتِلُهُ وَخُفُوفُ الْوَلَدِ يَهْرَبُ وَتَقْتُلُ
النَّفْسُ وَتَقْتُلُ الْوَرْدَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ هَرِثٌ صَبِيحٌ وَدَوَاهُ دُوحٌ بَنِي عُثْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا يَصِحُّ (ص ۱۴۱، ص ۱۴۳)

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قرأه عليه وهو على الميت يقرأ عليه من سورة النساء حتى اذا يكتم فكيف اذا جفا من كل اثم بغيره وحده عنى هؤلاء شهباء تمرى رسول الله صلى الله عليه وسلم عليه وسنه يده فظرب اليه وعياه سمعان هكذا روى في الاخرى عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبيد الله وما هو ابراهيم عن علقمة عن عبيد الله مر ٢٢٢

مگر چونکہ حضرت میر تقی میر سے اور وہ عبداللہ جیسے سے غلی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قسم دیا کہ میں قرآن پر ہوں آپ ﷺ مٹ رہے ہیں۔ مجھے سے آپ کے سامنے حوالہ نمادنی ملاقات شروع کی یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچا "فَكَفَّ بِهَا جُنًّا" لاجہ" (پھر کیا حال ہو گا جب وہ ایسی کے کم برمت میں سے احوال کہنے والا اور ہادی کے کچھ والوں کو کھو جائے اور وہ۔۔۔ البتہ آیت ۴۴) آپ ﷺ نے مجھ سے اشارہ کیا۔ میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ کی نگاہوں سے "نور جاری" ہوا۔ اور میں نے اسے دیکھا کہ وہ میر تقی میر سے اور وہ عبداللہ سے اسی طرح حدیث غلی کرتے ہیں۔ مجھ سے کہہ کر میر تقی میر سے اور وہ عبداللہ سے ملاقات کرتے ہیں۔"

[illegible]

٥٦ - ٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّارِزِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّنَمِيِّ عَنْ هَبِيبِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُرْوَةَ طَعَامًا مَذْعُومًا

۱۔ اس قسم کے تیرہ روپہ کی دو سو سو گنے یہاں تک کہ چھ کوئی مسقف جائیں اس ٹھکانے میں حوت میں ملے۔ پھر نہ پاویں اپنے کی جگہ پر سے فیصلے سے ان کو لے کرین خوشی سے لے گی۔ عام بھاری بیٹے سے بنا انہیں لے کر لایا یہ سو پٹ ان کے وہاں ایک سو سو سے ۱۱ گیس سے ۱۱ نہ ہری سے اور وہ عبد اللہ بن زبیر کے ہاں سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ شیب بن ابی ترہ اسے زبیری سے اور وہ عروہ بن زبیر سے اور وہ عبد اللہ بن زبیر کے ہاں سے نقل کرتے ہوئے عبد اللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کرتے۔

۳۱۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَابِعَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُذِي بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا النَّبِيَّ يُرِيدُ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ هَذِهِ الْأَيَّةُ مَنَّا لَكُمْ فِي الشَّيْطَانِ بَشَرِي قَالَ وَنَحْنُ نَأْتِي مِنْ تَحْطِطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَشْبَدَ مَكَانَ النَّاسِ مِنْهُمْ لِمُؤَيَّسِي خَرِيقٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَتَقْلِبُهُمْ وَخَرِيقٌ يَقُولُ لَا مَرَلَتْ هَذِهِ الْأَيَّةُ مَنَّا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ بَشَرِي فَقَالَ إِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُهَا تَقْبِي النَّبِيَّ كَمَا تَقْبِي النَّارُ غَمَّتِ الْعُذْبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (مر ۲۶ ص ۱۷)

تقریباً حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قولوں سے کہ انہوں نے "فَعَلَّامُكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ وَلَيْسَ" (پھر تو کو کیا ہوا کہ منافقوں کے معاملہ میں وہ فریق ہو رہے ہوں اور اللہ نے ان کو الٹ دیا ہے سبب ان کے اعمال کے یہ تم چاہے ہو کہ وہ رو کر لے جس کو کر لے کیا اللہ نے اور جس کو گمراہ کر لے لہٰذا ہرگز نہ پاوے گا تو اس کے لئے کوئی دلو۔ السماء۔ آیت ۸۸) کی تفسیر میں فرمایا کہ غزوہ احد کے موقع پر صحابہ کرام جگہ میں سے بکھڑک بکھڑک میدان جنگ سے واپس ہو گئے۔ ان کے حلقوں انہوں کے دو فریق بن گئے۔ ایک جماعت کہتی تھی کہ ہمیں اُٹھ کر دیا جائے۔ اور دوسرا فریق کہتا تھا "نہیں" ہاں یہ آیت نازل ہوئی۔ "فَعَلَّامُكُمْ"۔ "الایہ" پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ پاک ہے اور یہ ناپاک کی کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح آگ کو پہلے کی کل کو یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۵۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَابِعَنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُذِي بْنِ ثَابِتٍ عَنْ هَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمُتَوَلَّى بِالْعَرَبِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصِيئَةٍ وَرَأْسِهِ بِنِيءٍ وَأَوْدَاجُهُ تَضَعُ دَمٌ يَقُولُ يَا رَبِّ لَقَبْنِي هَذَا خَلَى بَذْلِي مِنْ النَّارِ فَخَلَى هَذَا كَرُوْا لِأَيِّهِ عَيْنُ النَّوْبَةِ قَتَلَا هَذِهِ الْأَيَّةُ وَمَنْ لَقَبُ الْمُؤْمِنِ الْمُؤْمِنِ فَجَزَلْنَا أَجْمَعُ قَالَ وَمَنْ سَبَّكَ هَذِهِ الْأَيَّةَ وَلَا يَذَلُّكَ وَاسِي لَكَ التَّوْبَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بِغَضَبِهِ هَذَا الْعَدْلُ عَنْ عُذِي بْنِ ثَابِتٍ عَنْ هَذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مر ۱۳ ص ۱۷)

تقریباً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن متولہ

فوجہ، "نخستین" یہاں سے نکلا۔ روایت کے یہاں سے روایت میں آیا، اولیٰ السلامی القاعدوں
 الآبہ اراک، کسی یہو کے مالے اسوں میں کہتی ہیں ہم یہ وہ سب سے جانتے ہیں کہ تواریخ میں
 یہاں سے اوجاں سے جہاد، (آیت ۹۵) تو ہم میں مکتوم کے خوابیہ تھے اور میں انکار رسول اللہ تعالیٰ
 یسرا کیا، اس کے کے کیا علم چنانچہ اس پر روایت میں، ولی "عینہ" نامی المصوبہ، یحییٰ بن ابیہ المصوبہ کے
 قریب شام کی مرقی اردو کے لایا یا لایا، تو ان روایات یہ حدیث میں کی ہے، اس روایت میں عمرو بن مکتوم ہے
 جبکہ انش روایت میں عبد اللہ بن مکتوم ہے اور عبد اللہ بن مکتوم کے بیٹے ہیں، مکتوم بن ابی الدہان۔"

[illegible][illegible]

سَجَّاحِ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَّتْ تَقَرُّرُهُ أَنَّ رَأْيَهُ مَا يَلْقَاهُ هَذَا لِتَقَرُّرِ الْأَهْلِ
 الْخَاصِّ بِكَتْفِهِ فِي الرُّسُلِ وَظُلْمِ تَرْكِ الْأَنْبِيَاءِ نَالَهُ دَلَّ وَكَانُوا أَهْلُ بَيْتٍ حَاجِبَةٍ وَهَاجِرَةٍ فِي الْحَقِيقَةِ
 وَالْإِسْلَامِ بِكُلِّ نَاقِصٍ إِسْمًا ظَهَرَتْهُمْ بِالْمُؤَيَّدَةِ النَّصْرِ وَالْمُتَّعِيَةِ رَأْيِ الرُّجُلِ وَكَانَ لَهُ يَسَارٌ فَعَسَى
 حَاضِرَةٌ مِنْ قِشَافٍ مِنْ حَرَمِكَ ابْنِ عَرَجٍ رَجُلٌ مِنْهَا فَحَقَّقَ بِهَا نَفْسَهُ وَإِنَّمَا الْعَهْدُ بِنَايَةِ عَقْدِهِمْ بَشَرٌ
 وَالشَّعِيرُ فَطَعَنَتْ صَافِقَةً مِنَ الشَّامِ دَسَاخٍ عَمَى رِيَاةً بَيْنَ يَدَيْهِ حِمْلًا مِنَ الْقَوْمِ لِحَقْلَةٍ فِي مَسِيرَةٍ لَمْ
 وَفِي حَسْرَتِهِ سِلَاحٍ جَرَّحَ بِسَاقِهِ أَهْلِيَّ عَلَيْهِ مِنْ مَخَفٍ لَيْسَ عَقِبَتْ حَسْرَتُهُ وَاحِدُ الطَّعَامِ
 وَالسَّلَاحُ فَلَمَّا اصْبَحَ الْأَنْبِيُّ عَمَى رِيَاةً فَقَدْ بَدَأَ حُرُوتٌ قَدْ قَدَّ فِي لَيْسَ هَذَا تَقَرُّرُ
 مَشْرُوعًا وَفِيهِ بَعْدُ سِلَاحٌ فَلَمَّا تَقَرَّرَ فِي الْأَوَّلِ وَحَالَاتُ لَيْسَ مَا قَدْ رَأَى بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ إِسْمُؤِيلَ
 فِي هَذِهِ السَّيْلَةِ وَلَا رَأْيَ فِيهَا أُخْرَى إِلَّا عَلَى نَفْسٍ عَمِيَّتْكُمْ فَمِنْ رَأْيِ تَقَرُّرِ الْأَهْلِ وَنَحْنُ سَائِلٌ فِي
 لَدُنَّ رَأْيِهِ مَا تَرَى صَاحِبَكُمْ لَا يَدْرِي سَهْلٌ حُرٌّ مَأَلَةٌ صِلَاحٌ وَسَلَامٌ فَمَا سَمِعَ لَيْسَ حَتُّو
 دَعَا وَهَذَا تَقَرُّرُ دَوْلَةِ الْأَحْمَدِيَّةِ هَذَا السُّبُطُ إِذْ لَيْسَ هَذَا الدَّعْوَةُ فَالْأَهْلُ عَمَّا يَكُونُ الرُّجُلُ
 مَعَهُ لَيْسَ بِهَذَا فَسَائِلٌ فِي الْأَهْلِ عَمَى تَقَرُّرُكُمْ لَقَدْ عَمَى يَا أَيْنَ أَيْنَ لَوْ أَيْتَ رَسُوْلُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَّبَ بِرَأْيِ لَدُنَّ سَائِلٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَذَّبَ
 أَنَّ أَمْرَ بَيْتِهِ مِمَّا فَرَّ عَمَّا عَقْدُوا إِلَى عَمَى دَعَا بَيْنَ يَدَيْهِ سَائِلٌ لَدُنَّ وَاحِدُ سِلَاحٍ وَطَعَنَ
 فَدَرُّوْهُ عَمَّا سِلَاحًا فَمَا الطَّعَنُ لَا خَاسَةَ لَدُنَّ بِهِ فَقَدْ لَقِيَ نَبِيَّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ فِي
 هَذَا مُبْعَغٍ تَقَرُّرُ الْأَهْلِ رَسُوْلُهُ لَمَّا دَعَا رَأْيَ عَمَى دَعَا فِي ذَلِكَ وَاجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ مَعَهُ
 مَا لَقِيَ الْخَلَاءُ فَعَالُوا بِرَسُوْلِهِ إِلَهُ أَنْ تَقَادَرُوا نَحْمَالُ وَعَمَّا عَمَّا إِلَى هَذَا بِرَأْيِ الْأَهْلِ سِلَاحٍ
 وَصِلَاحٍ بِرَسُوْلِهِمْ دَعَا مِنْ عَمَى بَيْتِهِ وَلَا نَسْتَ مَا لَدُنَّ دَعَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَكَفَيْتُمْ لَقَدْ عَمَدَ إِلَى لَقِيَ بَيْتِ ذِكْرِ مُنْهَمِ سِلَاحٍ وَصِلَاحٍ لَزِمْنَهُمْ بِالْشَّرِّ عَمَى غَيْرَ ثَلَاثٍ رَأْيِ
 قَدْ لَوْ جَعَلَ وَتَوَدَّ بَيْنَ خَوْجِبٍ مِنْ عَمَى مَائِي دَلَّتْ أَكْبَرُ سَوَابِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 دَلَّتْ هَذِهِ عَمَى دَعَا فَقَالَ بِرَأْيِ مَا حَضَرَ فَاحْتَرَقَ بِهَا مَا لَقِيَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَنَسَمَ لَقَدْ لَقِيَ الْأَهْلَ عَمَى هَذَا لَدُنَّ الْأَهْلِ بَيْنَ الْأَهْلِ بَيْنَ الْأَهْلِ لَحَقَّ لَحَقَّ لَحَقَّ لَحَقَّ
 بِرَأْيِ الْأَهْلِ وَلَا نَحْنُ لَقَعَ الْأَهْلِيَّ عَمَى بَيْنَ الْأَهْلِ وَنَحْنُ لَقَعَ الْأَهْلَ لَدُنَّ الْأَهْلِ كَانُ عَمَى
 رَحِيْبٌ وَلَا تُجَادِلُ عَمَى الْأَهْلِ هَذَا بَيْنَ الْأَهْلِ لَا يُحِبُّ مِنْ كَالِ عَمَى أَيْضًا بِشَحْوٍ مِنْ

تفسیر بھیم: شیخ ذوالفقار علی خان صاحب نے جو کتابیں لکھی ہیں، ان میں سے ایک کتاب "تفسیر بھیم" ہے۔

[illegible]

مجلس علم

[illegible][illegible][illegible]

عدنا عهداً بـ رجب وحي ١٣٠٤ هـ

المادة ١٤ (١) من القانون رقم ١٤٩ لسنة ١٩٦١

عَدَلْنَا فَعَمَدٌ رَعْدُ الْأَعْمَى ۝ ١٣٣

یہاں سے پھر انور، بیٹ ٹھیکری اور نرگس نے غریبوں کو کھانا دیا۔

نفس کے پہلی ۱۵۸۱ سے ۱۵۹۰ء تک جاری رہی۔ اس کا مصنف میر تقی میر تھے۔

[illegible]

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ (ص ۱۳۶ - ۱۳۷)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (ص ۱۳۶ - ۱۳۷) علامہ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ اسے حضور اوتار ہے کہ بھی اس میں ہے بھی قرآن شریف میں ہے قرآن میں کھانا اور نو روٹا کرنا انسان ہوتا ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ (ص ۱۳۶ - ۱۳۷)

عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (ص ۱۳۶ - ۱۳۷) علامہ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ اس میں کھانا اور نو روٹا کرنا انسان ہوتا ہے۔

نفس کی حالت میں گمراہ پڑھنے کی محالیت، بلکہ اس میں آئے سے پہلے چند وجوہ کے وہ تمام ہی گمراہ شرب نوشی میں مبتلا تھے بلکہ شرب نوشی رنگی کا؟ نام ہی گئی تھی ان کے لیے یک دم اس کو چھوڑنا مشکل تھا اسلام تو ایک بدیہی مذہب ہے اس لیے اس صفت سے پہلے خطر شرب کی حوصلہ بند کیا، دوسری گئی ابد میں شرب کی کجی کو چھوڑ دیا، چنانچہ ان میں سے دوسرا حکم اپنے ہاتھ میں دیا، بار بار سے کھانا کے اوقات میں شرب کا منع کیا۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ (ص ۱۳۶ - ۱۳۷)

ابن ابی شیبہ

عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (ص ۱۳۶ - ۱۳۷) علامہ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ اس میں کھانا اور نو روٹا کرنا انسان ہوتا ہے۔

دوسری شرط، اس بعد دوسرے دوسرے سے شرب کرنا، شرب کرنا کے بعد اس کو شرب کرنا چاہیے۔

تیسری شرط، اس بعد دوسرے دوسرے سے شرب کرنا، شرب کرنا کے بعد اس کو شرب کرنا چاہیے۔

چوتھی شرط، اس بعد دوسرے دوسرے سے شرب کرنا، شرب کرنا کے بعد اس کو شرب کرنا چاہیے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ (ص ۱۳۶ - ۱۳۷)

عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (ص ۱۳۶ - ۱۳۷) علامہ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ اس میں کھانا اور نو روٹا کرنا انسان ہوتا ہے۔

پانچویں شرط، اس بعد دوسرے دوسرے سے شرب کرنا، شرب کرنا کے بعد اس کو شرب کرنا چاہیے۔

آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ امر بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اصول و ضوابط کو تو ان مجید مشایخ کی طرح تسلیم کرنا چاہیے۔

فایضاً کہ میں نے یہ سنا ہے کہ ان حضرات نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔

حدیث: مَنْ عَصَى حَقًّا عَصَى حَقًّا (ص ۱۳-۱۲)

اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔

ایک اور حدیث میں بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔

۱۔ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے اختلاف کرے...

۲۔ ایک حدیث میں بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔

۳۔ اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔

شرب ایک ناقابل معافی گناہ کیوں ہے۔

شرب ایک ناقابل معافی گناہ کیوں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔ اور اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔

حدیث: مَنْ شَرِبَ شَرِبَ (ص ۱۴-۱۳)

اس حدیث میں بھی فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کے بارے میں فقہ حنفی کے احکامات سے اختلاف کرے تو اسے اس کے احکامات سے روکنا چاہیے۔

۴۴

ہر چہ آیت پر یہ شکر گزار ہے کہ، مسلمانوں کے لئے یہ دھرم کا یہاں پر جو گمانہ کے سر کر رہا ہے وہی ہے
اس کے اعلان کے ساتھ یہ چہ شریعت (عالم) کہی جائیوں سے ہے جو یہاں شریعت (عالم) کہی جائیوں کی برکت کا اثر
ہر - اس کے لئے ہے۔

۴۵ - ۱۱ - ۱۹۵۰ء

۴۶ - ۱۲ - ۱۹۵۰ء

۴۷ - ۱۳ - ۱۹۵۰ء

تفصیل حوالہ:

۴۸ - ۱۴ - ۱۹۵۰ء

۴۹ - ۱۵ - ۱۹۵۰ء

۵۰ - ۱۶ - ۱۹۵۰ء

۵۱ - ۱۷ - ۱۹۵۰ء

۵۲ - ۱۸ - ۱۹۵۰ء

۵۳ - ۱۹ - ۱۹۵۰ء

۵۴ - ۲۰ - ۱۹۵۰ء

۵۵ - ۲۱ - ۱۹۵۰ء

۵۶ - ۲۲ - ۱۹۵۰ء

۵۷ - ۲۳ - ۱۹۵۰ء

۵۸ - ۲۴ - ۱۹۵۰ء

۵۹ - ۲۵ - ۱۹۵۰ء

۶۰ - ۲۶ - ۱۹۵۰ء

۶۱ - ۲۷ - ۱۹۵۰ء

۶۲ - ۲۸ - ۱۹۵۰ء

۶۳ - ۲۹ - ۱۹۵۰ء

۶۴ - ۳۰ - ۱۹۵۰ء

۶۵ - ۳۱ - ۱۹۵۰ء

۶۶ - ۱ - ۱۹۵۱ء

۶۷ - ۲ - ۱۹۵۱ء

۶۸ - ۳ - ۱۹۵۱ء

۶۹ - ۴ - ۱۹۵۱ء

۷۰ - ۵ - ۱۹۵۱ء

کتاب التعمیم فی المسائل الفقهیة سورۃ ۱۰۰ ص ۱۰۰ (۱۰۰) و فی حقیقت (۱۰۰) و فی حقیقت (۱۰۰)

۱۰۱ - آخر جلد استی کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۰۱)

۱۰۲ - آخر جلد حدیث (۱۰۲) و فی حقیقت (۱۰۲)

۱۰۳ - آخر جلد حدیث (۱۰۳)

۱۰۴ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۰۴) و فی حقیقت (۱۰۴)

حدیث (۱۰۴) و فی حقیقت (۱۰۴)

۱۰۵ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۰۵) و فی حقیقت (۱۰۵)

و فی حقیقت (۱۰۵) و فی حقیقت (۱۰۵)

تجدید باب صوم الفرم حدیث (۱۰۵) و فی حقیقت (۱۰۵)

۱۰۶ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۰۶) و فی حقیقت (۱۰۶)

تجدید باب صوم الفرم حدیث (۱۰۶) و فی حقیقت (۱۰۶)

کتاب الفرم باب صوم الفرم حدیث (۱۰۶) و فی حقیقت (۱۰۶)

فی حقیقت (۱۰۶) و فی حقیقت (۱۰۶)

۱۰۷ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۰۷) و فی حقیقت (۱۰۷)

۱۰۸ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۰۸) و فی حقیقت (۱۰۸)

۱۰۹ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۰۹) و فی حقیقت (۱۰۹)

۱۱۰ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۱۰) و فی حقیقت (۱۱۰)

۱۱۱ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۱۱) و فی حقیقت (۱۱۱)

۱۱۲ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۱۲) و فی حقیقت (۱۱۲)

۱۱۳ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۱۳) و فی حقیقت (۱۱۳)

۱۱۴ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۱۴) و فی حقیقت (۱۱۴)

۱۱۵ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۱۵) و فی حقیقت (۱۱۵)

۱۱۶ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۱۶) و فی حقیقت (۱۱۶)

۱۱۷ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۱۷) و فی حقیقت (۱۱۷)

۱۱۸ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۱۸) و فی حقیقت (۱۱۸)

۱۱۹ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۱۹) و فی حقیقت (۱۱۹)

۱۲۰ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۲۰) و فی حقیقت (۱۲۰)

۱۲۱ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۲۱) و فی حقیقت (۱۲۱)

۱۲۲ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۲۲) و فی حقیقت (۱۲۲)

۱۲۳ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۲۳) و فی حقیقت (۱۲۳)

۱۲۴ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۲۴) و فی حقیقت (۱۲۴)

۱۲۵ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۲۵) و فی حقیقت (۱۲۵)

۱۲۶ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۲۶) و فی حقیقت (۱۲۶)

۱۲۷ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۲۷) و فی حقیقت (۱۲۷)

۱۲۸ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۲۸) و فی حقیقت (۱۲۸)

۱۲۹ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۲۹) و فی حقیقت (۱۲۹)

۱۳۰ - آخر جلد حدیث کتاب صوم الفرم باب تطہیر طہارۃ حدیث (۱۳۰) و فی حقیقت (۱۳۰)

۶۶۔ سورۃ آلہ آیت ۱۱: ”یَا یٰۤاٰیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرَ الْاَکْثَرِیْنَ“۔ اے ایمان والو! تم نہ مانو اکثر لوگوں کے حکم کی اتباع۔
 ۶۷۔ سورۃ آلہ آیت ۱۲: ”اِنَّ سُوْرَةَ الْاِنشٰی اَوَّلَ مَا نَزَّلْنَا“۔ اے ایمان والو! سُوْرۃ الانشٰی پہلا کلام ہے جو ہم نے نازل کیا۔
 ۶۸۔ سورۃ آلہ آیت ۱۳: ”اِنَّ سُوْرَةَ الْاٰزِیْمٰتِ اٰخِرَ مَا نَزَّلْنَا“۔ اے ایمان والو! سُوْرۃ الازیمات آخری کلام ہے جو ہم نے نازل کیا۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

یہ باب ہے سورۃ مائدہ کی تفسیر کے بیان میں

۶۷۔ ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔

”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔

”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔

”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔
 ”وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ“۔ اور مائدہ کی تفسیر کے بیان میں۔

یہ ایک عظیم الشان کام ہے جس سے سربراہانِ مہر کے گوشِ شہسوار نے غائبانہ چھ چاند اس نئے کیمبر حقائق نے صرف
حکومت کو مدد دیا ہے۔ یہ جدید فریب ہے جس سے جبری سے اردو عہدہ اس فتنہ سے حل کرتے ہیں کہ یہ
کرم سٹیج کی خاطر انسانی حق میں ضرورت کا شہسوار کا ذکر کریں۔

[illegible][illegible]

٣١٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الرَّحْمَنِيُّ ، قَالَ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ دُبَيْةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّادَةَ
عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : مَنْ رَأَى امْرَأَةً تَلْبَسُ ثِيَابَ الْفِرَافِيسِ فَهُوَ كَأَنَّهَا تَلْبَسُ ثِيَابَ الْفِرَافِيسِ
أَعَادَ يَوْمَئِذٍ عَنِّي بِذَنْبِ فِرَافِيسَ عَدُوٍّ لَهَا كَأَنَّ الْعَدُوَّ بِمَعْنَى مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ كَيْسَةً وَغَيْرَ ذَلِكَ وَحَبِيطَةً

کتاب میں جو روایت کہتے ہیں بحریہ آیت میں "لَنْ يَكُونَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا" یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۱۸۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ ابْنِ زَوْدَانَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "وَلَمْ يَسْأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْهُمْ لِقَائِهِمْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ لِحَبْلِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَاحَ يَمِينٍ طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَرُوا بِعَمَلِ الصَّالِحِينَ" حدیث حسن صحیح (ص ۹۰ ص ۱۴)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن حمید نے روایت کی ہے کہ جب نبی کریمؐ ہوں تو صحابہؓ کو یہ کہنے سے روک دیا کہ تم لوگوں نے اللہ سے دعا کی کہ تم کو اللہ کے فضل سے عطا فرمائے اور وہ تم سے دعا کرتا ہے کہ تم کو اللہ سے عطا فرمائے۔" یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۱۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَكَيْعٍ بِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ مُسْنَبٍ عَنْ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي هَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَعْمَلُوا الصَّالِحَاتِ حَتَّى تَبْلُغُوا طَعْمَهُمْ فَأَمَّا اتَّقَوْا وَأَمَرُوا الصَّالِحِينَ قَالَ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ (ص ۹۰ ص ۱۴)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود نے روایت کی ہے کہ جب نبی کریمؐ ہوں تو صحابہؓ کو یہ کہنے سے روک دیا کہ تم لوگوں نے اللہ سے دعا کی کہ تم کو اللہ سے عطا فرمائے اور وہ تم سے دعا کرتا ہے کہ تم کو اللہ سے عطا فرمائے۔" یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۱۸۷ - حَدَّثَنَا أَبُو سُوَيْبَةَ الْأَعْمَشِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "وَلَمْ يَسْأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْهُمْ لِقَائِهِمْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ لِحَبْلِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَنْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَاحَ يَمِينٍ طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَرُوا بِعَمَلِ الصَّالِحِينَ" حدیث حسن صحیح (ص ۹۰ ص ۱۴)

ترجمہ: "حضرت علیؓ نے روایت کی ہے کہ جب نبی کریمؐ ہوں تو صحابہؓ کو یہ کہنے سے روک دیا کہ تم لوگوں نے اللہ سے دعا کی کہ تم کو اللہ سے عطا فرمائے اور وہ تم سے دعا کرتا ہے کہ تم کو اللہ سے عطا فرمائے۔" یہ حدیث صحیح ہے۔

ماں کے لئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "میں ہر لمحہ بتاتو کہ میں اللہ کے رسول ہوں۔" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قرآنی نازل فرمائی: "وَمَا يَكْفُرُ الْإِنْسَانُ بِمَا كُنَّ آيَاتُ اللَّهِ تَعْلَمُونَ" (۱)۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس نے جو کچھ فرمایا وہ ظاہر کی چیز تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آیت ۱۰۱ پر حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے بیان کیا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۰۸ - حضرت احمد بن محمد بن ابی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں سے اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔" (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)۔
 ۲۰۹ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں سے اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔" (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)۔
 ۲۱۰ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں سے اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔" (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)۔

۲۱۱ - حضرت احمد بن محمد بن ابی عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں سے اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔" (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)۔
 ۲۱۲ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں سے اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔" (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)۔
 ۲۱۳ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں سے اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔" (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)۔

۲۱۴ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں سے اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔" (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)۔
 ۲۱۵ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں سے اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔" (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)۔
 ۲۱۶ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں سے اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔" (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)۔

۲۱۷ - حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ اپنے پیروں سے اٹھ کر اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے۔" (۱)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ (۲)۔

لَا تَكُونُوا مِمَّنْ يَكْفُرُونَ بِحُكْمِ اللَّهِ تَكْفُورًا (سورہ - ص ۱۰۰) اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ حکم کوئی نہ مانا ہے حال میں وہ بے
 یاری رہا۔ (۱) آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ اس میں سورہ
 کے تحت میں عاقبت کے تحت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔

خالد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن (سورہ - ص ۱۰۰)

بہت پہلے میں نے کتب میں پڑی وہ کتب میں یہ ثلاثہ ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔
 شراب کی توبہ عورت پر واجب ہے۔ عاقبت میاں کی توبہ عورت پر واجب ہے۔ قتال کی توبہ عورت پر واجب ہے۔ (۲) اس میں ثلاثہ ہے
 شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔

آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔
 و تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (سورہ - ص ۱۰۰)

۱۰۰. حاشیہ: تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (سورہ - ص ۱۰۰) (تجلیاتِ نبوی) پڑھتے کہ "بہت عورتوں کے لیے
 سے توبہ کی توبہ میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔

اس آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔

توبہ کی توبہ میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔
 توبہ کی توبہ میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔

توبہ کی توبہ میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔
 توبہ کی توبہ میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔

توبہ کی توبہ میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔
 توبہ کی توبہ میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔

توبہ کی توبہ میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔

توبہ کی توبہ میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔ آیت میں ثلاثہ ہے شراب، عاقبت میاں، قتال پس عاقبت لائق ہے۔

اور میری سہیلی نے ساتھ ساتھ شرب بھی چلائے تھے ہیں

ہاں! مَقْصُودُ اَمْنِ اِس سے مراد وہ لوگ تیرا حق رکھنے والے ہیں اور یہی ہماری سب سے بڑی حقیقت ہے ان کے ساتھ بھی مصنف ہوئے ہیں۔

اور ملکہ یحییٰ (علیہ السلام) نے جس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ تو دل نہیں کرے تو لوگوں اور اہل خانہ سے متنبہ ہوں
تے بحث فرماتا ہے۔

ہذا طرف بھی اشارہ ہے کہ یہ مکتبہ جو اعلیٰ درجہ کی اسلامی مراعات و محفل کے ذریعے سے بڑھ چکا ہے وہ
اہل حقان کے متعجب ہیں ان کے بارے میں لوگوں کو کبھی قسم کا شک نہیں رہتا ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ دُرَيْرِيُّ بْنُ أَبِي مَرْثُودٍ (م. ١٢٠ هـ) (٢٥٠)

(يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ مَا مَنَّا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ نَّفْسِيْ) (بص: ۱۳۶ ص ۶) (اے ایمان والو! میں نے تم سے نہیں پوچھا کہ تم میری جان کی حالت سے پوچھو کہ تم پر ظہر کرے یا نہیں تو قسم ہے کہ تم لوگ سچے ہو۔)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو شریعت سے علاوہ حرام قرار دیا جائے اس پر عمل کرنا گنہگار ہے۔ ہمارے
 جس آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر لیں تو اس میں ملاوٹ نہ ہو۔ اگر کسی نے یہ تمہارے لیے جوابدہی کی ایک بات بیان کر
 دی ہے تو جس پر غور کرنا ہوگا۔

ایک روایت میں آتا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے چھوڑ دو اور احکام کے بارے میں جہنم میں سے بھڑو دو ہے جس تم نے پہلے دئے انک اے کثرت سوال درائے خواہ کہ تم سے استفادہ کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔^(۲۰)

(۱) ان مسطورہ احادیث سے مدافعت کیا کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا ہے کہ تفسیر کے علاوہ ایسی کئی کتابیں بھی لکھی ہیں جن کا نام اب تک نہ آیا ہے اور جس پر عمل کرنا تمہارے لیے مندرجہ ذیل حکامات کے خلاف ہونے کے بعد، اگر عمل میں آسکتی ہوگا تو اس پر سو فائدہ ہوگا۔ (۲۹)

مارہ زہل جلا کے بعد نکالے کر ۔ سے سوکھات کر تاں مہاسات میں داخل نہیں ہے جو کہ اب یہ نہیں ہے کہ کوئی محنت
تکملہ دل سے نکالے گا البتہ ضرورت سوکھات نکالے گا۔ مہاسات کے یہ سوکھات کہ مذہب سے سے شخص کے یہ مفروضہ
ہے کہ وہ نیک انسان کی توقع سے محروم نہ ہو جائے

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ بْنُ قُبَيْبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ.

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَنُتُمْ عَنْ قَوْمِكُمْ أَفَمَا تَتْلُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَتُنَادُونَ قَوْمَكُمْ لِيُخْرِجُوهُمُ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا قَوْلِي وَيُخْرِجُوا عَنْكُمْ كِتَابَ اللَّهِ الَّتِي كُنْتُمْ تُقْرَأُونَ﴾ (آل عمران: ۱۰۴) (اے ایمان والو! اپنی قوم کو کہہ دو کہ تم لوگ اپنے آپ کو ان سے باہر نکالو، اگر تم لوگ خدا کو چاہتے ہو تو میری بات مانو اور ان سے تم کو اپنے کتاب سے نکلنے دیا جائے گا، جس کتاب کو تم پڑھتے تھے۔)

مصر میں فرماتے ہیں کہ آیہ ایک میں مسلمانوں کو قتل کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

ہر ایک کی سے من و ہوا۔ سے دیوان کی وجہ سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک ہوا کے اس حمایت کے لئے کے بعد کچھ فرقہ کی نہ کرنا
نہ اس کی فائدہ میں نہیں دیکھا ہے۔

۱۰. **مَنْ يَكْفُرْ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّسْكَمٍ إِلَّا دِينَهُ** (یعنی اگر کوئی شخص کسی شے کو کفر کہے تو اس کے سوا صرف دین ہی اس کے لئے جائز ہے۔) اس کی تفسیر یہ ہے کہ جہاں دین کے لئے دین
شرعیہ کے احکامات، جہاں دین کے سوا تو دین ہی کو کفر کہے گا۔ اس کے لئے کفر ہی اس کے لئے ہے۔
مصر میں ہے جب یہ دین کا نام لے کر کہے گا تو پھر کہہ دے کہ یہ دین ہی ہے۔

۱۱. **لَا يَصْرُفُكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِلَّا دِينُ اللَّهِ** (یعنی اگر کوئی شخص تم کو دین سے ہٹا دے تو اس کے سوا صرف دین ہی اس کے لئے ہے۔) اس کی تفسیر یہ ہے کہ
کسی کا دین ہے جسے کہہ کر کہہ دے کہ یہ دین ہی ہے۔ اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔
کہہ کر کہہ دے کہ یہ دین ہی ہے۔

۱۲. **وَمَنْ يَكْفُرْ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّسْكَمٍ إِلَّا دِينَهُ** (یعنی اگر کوئی شخص کسی شے کو کفر کہے تو اس کے سوا صرف دین ہی اس کے لئے ہے۔) اس کی تفسیر یہ ہے کہ
تجربہ کے ذریعہ میں یہ دین ہی ہے کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔
جہاں دین کے سوا کہہ کر کہہ دے کہ یہ دین ہی ہے۔ اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔

۱۳. **وَمَنْ يَكْفُرْ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّسْكَمٍ إِلَّا دِينَهُ** (یعنی اگر کوئی شخص کسی شے کو کفر کہے تو اس کے سوا صرف دین ہی اس کے لئے ہے۔) اس کی تفسیر یہ ہے کہ

۱۴. **وَمَنْ يَكْفُرْ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّسْكَمٍ إِلَّا دِينَهُ** (یعنی اگر کوئی شخص کسی شے کو کفر کہے تو اس کے سوا صرف دین ہی اس کے لئے ہے۔) اس کی تفسیر یہ ہے کہ
اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔
اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔

۱۵. **وَمَنْ يَكْفُرْ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّسْكَمٍ إِلَّا دِينَهُ** (یعنی اگر کوئی شخص کسی شے کو کفر کہے تو اس کے سوا صرف دین ہی اس کے لئے ہے۔) اس کی تفسیر یہ ہے کہ

۱۶. **وَمَنْ يَكْفُرْ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّسْكَمٍ إِلَّا دِينَهُ** (یعنی اگر کوئی شخص کسی شے کو کفر کہے تو اس کے سوا صرف دین ہی اس کے لئے ہے۔) اس کی تفسیر یہ ہے کہ
اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔
اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔

۱۷. **وَمَنْ يَكْفُرْ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّسْكَمٍ إِلَّا دِينَهُ** (یعنی اگر کوئی شخص کسی شے کو کفر کہے تو اس کے سوا صرف دین ہی اس کے لئے ہے۔) اس کی تفسیر یہ ہے کہ
اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔
اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔

۱۸. **وَمَنْ يَكْفُرْ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّسْكَمٍ إِلَّا دِينَهُ** (یعنی اگر کوئی شخص کسی شے کو کفر کہے تو اس کے سوا صرف دین ہی اس کے لئے ہے۔) اس کی تفسیر یہ ہے کہ
اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔ اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔
اس کے لئے دین ہی اس کے لئے ہے۔

کے وارثوں کو دے دی۔

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ﴾ (۱۵۱) اس آیت میں دوسروں کی حیانت کی صورت میں بہت کے رشتہ داروں سے کوئی چیز کی نکتہ ہاں فرمائی جا رہی ہے اس وجہ سے یہ تو ایسی دیکھتی ہے کہ نہ من گواہوں کو یہ خوب ہوگا کہ اگر تم سے ملنا کوئی ایسی قوم بعد میں بہت سے قریب رہتے اور اپنی قوموں کے ذریعے اس حیانت کو ظاہر کرویں گے تو وہ ممکن بنی گواہی دیں گے کہ انہاں میں ان کو ذمت اور سواہی ہوگی۔ (۱۵۱)

خُذْنَا الْخُسْرَىٰ مِنْ فِرْعَوْنَ (دور ۱۳، ص ۸۹)

ہم نے خیران میں کیا تھا۔ اس میں مصر میں کے مختلف اقوال ہیں۔

خُذْنَا الْخُسْرَىٰ مِنْ فِرْعَوْنَ (دور ۱۳، ص ۸۹)

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ﴾ (۱۵۱) دور ۱۳، ص ۸۹) (دور ۱۳، ص ۸۹) کہ جب افسر سالی فرمے گا کہ میں اس میں ہوں۔

نور اللہ دور ۱۳، ص ۸۹) (دور ۱۳، ص ۸۹) اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دوسروں کی عبادت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کی نظر میں عبادت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مقابلہ میں اس کے خلاف ہے۔ (۱۵۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کیوں سوال کریں گے؟

۱۵۱ دور ۱۳، ص ۸۹) اس کی وجہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی والدہ کو معبود بنا یا تھا تو میں تو ان کو پروردگار کے لیے اللہ تعالیٰ سوال کریں گے ہمارے کہ یہ بات تو ہماری ہی اطلاع سے صرف ان لوگوں پر نہیں اور سرور غیث کے لیے یہی کہا جائے گا۔

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ﴾ (۱۵۱) دور ۱۳، ص ۸۹) (دور ۱۳، ص ۸۹) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے جوہر میں مختلف عقائد سے اس بات کی عبادت کریں گے۔

اللہ تعالیٰ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی نیا بہت دنوں کو عبادت کرنے کے لیے ہی جاتی ہے نہ کہ لوگوں کو گمراہ کر کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گمراہ کر کے کہہ پیری یا جاتی ہے کہ میں تمہیں کو شرب کی تعلیم دوں۔ (۱۵۱)

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ﴾ (۱۵۱) دور ۱۳، ص ۸۹) (دور ۱۳، ص ۸۹) اگر میں نے کہہ دوں تو آپ کو اس کا ہم ہوگا کیونکہ آپ تو میرے دوسرے اللہ کی بات بھی جانتے ہیں اور میں آپ کے نفس میں جو کچھ ہے اس کو (نہیں جانتا)۔

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ﴾ (۱۵۱) دور ۱۳، ص ۸۹) (دور ۱۳، ص ۸۹) اللہ تعالیٰ تو دل سے پاک ہیں؟

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ﴾ (۱۵۱) دور ۱۳، ص ۸۹) (دور ۱۳، ص ۸۹) اللہ تعالیٰ تو دل سے پاک ہیں؟

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ﴾ (۱۵۱) دور ۱۳، ص ۸۹) (دور ۱۳، ص ۸۹) اللہ تعالیٰ تو دل سے پاک ہیں۔

صلى الله عليه وسلم مرسلًا (ص ۲۰، ص ۱۵۵)

شخص حضرت محمد بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہیں کہ چند جنگ میں ان کو رسول اللہ کی خدمت میں جانا ہوتا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا تم نے حج کو فرض فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہوا ہے کہ نہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتائی کہ تم لوگو! اپنے ذکر اللہ علیہ السلام (سورہ بقرہ) میں سے جہاد جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہے۔ تم ان کے قصوں پر ایمان لائے والے ہو۔ الامام ۲۸۱ پر حدیث حسن قریب ہے اور ایک اور سند سے بھی ابن عمر کے بیٹے سے نقل ہے۔ بعض حضرات ان حدیث کو عطاء بن مسدد سے روایت کرتے ہیں۔

۲۰۲ - حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ بْنُ الْعُصْبَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَدٍ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ دَلْوَدٍ الْأَوْزَعِيِّ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَزَبٍ قَالَ قَالَ مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الضَّعِيفَةِ الَّتِي عَسِبَ عِلَّتُهُمْ مَحْتَمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُعْرِضْ لَهُ الْأَذَى لَنْ يَنْفَعُوا مِنْ مَا حَرَّمَ وَتَنَكَّرَ عَلَيْهِمْ إِلَى قَوْلِهِ لَعَنَهُمُ بَنُو هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ (ص ۲۰، ص ۱۵۵)

قرآن مجید حضرت محمدؐ کو فرماتے ہیں کہ جو ایسے بھیجے پیغمبر کی خوش بوئیں پر خمر (مذہب) کی مہربانی ہو تو یہ آیت پڑھو کہ تَعْلُو مَالَهُمْ أَغْلَى مَا عَزَمُوا (تو پڑھو آؤ گے تمہیں سناؤں جو تمہارے رب نے فرمایا کہ تم کیا کر رہے ہو کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ان کو باپ کے ساتھ بیکر کر دو اور تم کو کسی کے سب سے اپنی راہ کو قتل نہ کرو۔ تمہیں اللہ کی رحمت دیں گے اور بے حیائی کے ظاہر ہو کر پشیمان ہو جاؤ گے اور بے حیا ہو کر کسی کی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ تمہیں یہ علم دیا ہے کہ تم کو چاہا اور ۲۰۲ کی یہ شرط اللہ کے پیغمبر کے مال کے پاس نہ ہو۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جان کو پیچھے رہا اور قتل کو انصاف سے پرہیز کرے۔ نہ کسی کو ان کی طاقت سے زیادہ تکلیف دے دے اور جب بات کو تو انصاف سے کہو اگرچہ بدلتے ہوئے ہو۔ نہ تعالیٰ کا عہد پر۔ تمہیں یہ علم دیا ہے۔ کہ تم نصیحت حاصل کرو اور بے شک مٹی میرا سہارا ہے۔ تم نے ساری کاپی لکھ کر اور دوسرے راسخوں پر مست جلاؤ وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہلاک کریں گے۔ تمہیں ایسی کچھ دیا ہے کہ تم پر ہر گز ہو جائے۔ الامام ۲۸۱ پر حدیث حسن قریب ہے۔

۲۰۳ - حَدَّثَنَا سُبَيْحُ بْنُ دُرَيْمٍ عَنْ أَبِي عَرَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ نُسَيْبِ بْنِ نُسَيْبٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَرَّ بِمَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْبُحْرَيْنِ فَلْيُحْسِنْ لَهُمْ وَفِيهِمْ وَفِيهِمْ (ص ۲۰، ص ۱۵۵)

تَرْجُمَةُ الْبُحْرَانِ (جلد سہم) میں ہے کہ یہ کتاب جو حضرت علیؓ نے لکھی تھی اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔

۳۶۰۔ حدیث غزالی میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔

۳۶۱۔ حدیث غزالی میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔

تَرْجُمَةُ الْبُحْرَانِ (جلد سہم) میں ہے کہ یہ کتاب جو حضرت علیؓ نے لکھی تھی اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔

تَرْجُمَةُ الْبُحْرَانِ

اس کتاب میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔ اس میں ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے اس کتاب کو لکھا ہے۔

من وعلم ابن مسعود انہی ولہ۔ ص ۳۷۲۔ اور جو یہ گنا گرتے تھے (مکلف) نے اپنے رب کو دیکھا
(حضرت عائشہ، حضرت عباس بن مسعود، حمزہ و عمر فاروق نے) کہ جب یہ گنا گرتے تھے تو ان کی
دست کش کر کے کہ نہ صاف پائین نہ ان میں صحت ان کا نہ صحت اور حضرت عمر فاروق و دیگر صحابہ شریفی، حسن
بصر، زکوة و غیرہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

۱۔ تو مٹ دیکھو کہ لا یضیروا۔ (امروہ ص ۳۰) اس کو تو کسی کی نگاہ میں نہیں آ سکتی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
آیت سے استدلال کر رہی ہیں کہ کوئی بھی نیکو اللہ تعالیٰ کا عابد نہیں کر سکتی۔ اس کا جواب دوسرے احباب یہ دیتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ کی یہ نیرت کی توئی نہیں ہے۔

اسی مرنے سے دوسری آیت ہو گا کہ یسیر ان یحکمہ اللہ (۱) سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا استدلال کر رہی ہیں
اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اصول عالم دنیا کے لئے ہے مگر اس پر یہ قانون مفسر ہے وہاں پر اللہ تعالیٰ کی تپ مہتاب سے حکم
جیسے عبادت کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کتاب حق بھی ہوئی۔ (۲)

وہذا راہ بالذکر الخیر فقامت نا واللہ ونا۔ (امروہ ص ۳۰) اسی سے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے کچھ کتب
پر لکھا جاتا ہے۔ اس بحث کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میں فرما کر
حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی اعلیٰ عظمت میں دو مرتبہ لکھا ہے۔

۱۔ یہ احباب دوسرے عبادت سے ہیں کہ وہم و تکرار، عبادت سے وصیت کا ثبوت ملتا ہے۔ (۳)
شورہ انبیاء ص ۱۱۔ اور حضرت اعلیٰ صورت میں ایک بے ایف مرتبہ، جس میں جہر مقام پر دوسری بار انہوں پر
سورہ انبیاء کے پانی۔

ومن وعلم ان مسعودا حکم میں منہ انہی اللہ۔ ص ۳۷۲۔ اس مسئلہ پر علماء مختلفہ میں کا اتفاق ہے کہ اللہ
تعالیٰ سے جو جو احباب اللہ کو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب بیکوئی مت کو پہنچا دیا اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ تھی۔
ومن وعلم انہ یعدہ ما فیہ عبد۔ ص ۳۷۲۔ اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ جو کچھ غیب کی باتیں اللہ
تعالیٰ کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھیں (اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو نہیں جانتے ہیں، اس میں رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ تعالیٰ کی طرف سے ترہ میا، عظمت، بار و عیب کی باتوں کا علم یا کیا تھا

عبدنا محمد بن موسیٰ

انہی میں سے کسی۔ ص ۳۷۲۔ بعض لوگوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ سوال کیا کہ جسے چاہو تو اللہ
تعالیٰ سے، یا (یعنی ہزار) اس کو تو نہیں چاہو، یا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود روئے کرتے ہیں اس کو کھاتے ہیں اس پر آیت بلا، دل ہوں۔

ایک خوبصورت عورت کے چہرے کا راز و اسرار پرست، اس کا حرم میں کوئی اور شخص نہ تھا۔
پاک، پرست، اور اس کے کونے وقت اس کی کانا، یہ لکھ جاتا، وہاں ہاں سے اس کی پرورش پائی گئی تھی۔

اس لوگوں سے میں نے کئی عورتوں کو پہچان کر لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے
(۱) ان کے دو ایک گھر میں تمام گھر (۲) عورتوں کے گھر میں سے واسطہ میں سے (۳) ان کے گھر میں سے

میں نے ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے
میں نے ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے

ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے
ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے

ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے
ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے

ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے
ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے

ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے
ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے

ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے
ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے

ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے
ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے

ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے
ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے

ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے
ان کے اسماء علیہ السلام سے اس کے واسطہ میں سے لیا، یہ عورتیں نے یہ بتائی تھی کہ میں نے

مسح خدہ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ (۱) کہ منت پر ہوا جو کچھ، ایسا بہ اتق سے مراد اللہ تعالیٰ کی تہمت قدرہ ۱۰ علیہ
بے لوث ہے۔ جو کچھ بھی کی قدرہ ۱۰۱ لکھی ہوگی۔^{۸۵}

”اب پر قہر یہ چاہے روایت نہ کرے کہ وہ اس پر جسیت نہ کرے گا جو بظہر سے جوہر راہی کی روایت نہ کرے کہ وہ اس پر جوہر کی شکل نہ کرے“

[illegible]

سوال: یہ عجیب کہانیاں لکھ کر کس لیے لکھتی ہیں؟

جواب: حضرت سید صاحبزادہ فرماتے ہیں: ”یہ سید صاحبزادہ حضرت تھیں“ (۱)۔

سوال: ای سرو، عقل، شعور، انساں اور رب، اولیٰ کون ہے؟

چوہدری صاحب نے لکھا ہے کہ یہ سب سب سے پہلے کی بات ہے۔

بعض اعلیٰ شعرا سے خوب واقف رہا۔ ان کے لئے ایک کتاب لکھی گئی ہے جس کا نام "انوار" ہے۔ اس کتاب میں ان کے کلام کی تحریف و تزویر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ان کے کلام کی تحریف و تزویر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ان کے کلام کی تحریف و تزویر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

هَذَا مَا كَتَبَهُ الْفَرَسِيُّ فِي الْمَدِينَةِ الْمَكِّيَّةِ فِي رَجَبِ الْفَرَسِيِّ (١٢٠٠ هـ)

[illegible]

حضرت امام دین محمدؑ، علیہ السلام فرمایا: "میت پائیں مرنے سے پہلے میں" "میت کے لئے دعا ہے کہ وہ جہنم میں جائے۔"

”اگر کتاب پڑھے۔ کچھ بھی سنا اور اعلیٰ بات مانگے۔ یہاں پر اہم زندگی کے نئی گوشہ سے کچھ سمجھ جائے۔ وہ سرفروش اور اعلیٰ تعلیمت۔ دماغ زندگی سے ملے سادہ جتنی عزیز ہو گئے۔“

قد اذینا حتی کہ آپ کو دنیا کے سامنے جس حال میں چھوڑا گیا تھا۔ پھر آپ کو جہنم کے قتل کی طرف منسوب کیا گیا۔
 آپ نے یہ سب کو بھاری لگے اسے۔ انہوں نے اگر تو مسلمانوں کی عزت و طاقت کو بھاری لگے تو اس میں پرستش
 و عزت نہ ملے گا کوئی سبب نہ ہوگا۔ آپ نے انہیں اپنی برکت و قدر پر بھاری لگا دیا۔ اسے اللہ تعالیٰ سے اس قدر
 رعب کہ آپ کو سب سے پہلے پورا کر دیا۔ اس سے کہیں کہیں نہ ہوگا۔ اس کے بعد اس پر خدا کی طرف سے ہر پہلے
 سے آپ کو جہنم کو پہنچانے کے لئے ہر قسم کے قتل کی کوششیں کی گئیں۔ آپ نے ہر ایک سے قریب اللہ تعالیٰ
 آپ سے کیا، واعدہ پورا کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ بات اول فرمائی کہ سُبْحٰنَکَ اَللّٰہُ
 (جب تم اپنے رب سے فرما کر کہہ دیتے ہو کہ میں تمہاری خدمت کے لئے چاہتا ہوں کہ تم میری
 خدمت میں رہو۔ اللہ کی آیت ۱۵) پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی فرشتوں سے مدد کی۔ یہ مدد اس کی غریب ہے۔ یہ
 اس حدیث کحرف کمرہ بن ہادی کی روایت میں ہے۔ وہ ایک حدیث ہے۔ اور اس کا نام جو کہ نقل ہے۔ یہ مدد ہر ایک
 شریک ہے۔

۲۶۶۱ - حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ حَبِیْبٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي نَضْرٍ عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي عُبَیْدٍ قَالَ لَمَّا
 قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مِنْ بَدَنِ لَمْ یَلْقَ عَلِیْتُ اللّٰہَ بِسَلِّیٰ وَوُضَّیْتُ لَیْلَۃً فَاَتَانِیْ
 وَہُمْ یَوْمَہُ لَا یَضَعُ وَاَقَالَ لَا اَنْ یَّہْ، عَلَیْکَ حَسْبُ الْمُنَافِقِیْنَ، لَمْ یُطْعَمْ مَا وَعَدَکَ مَا لَمْ یُطْعَمْ ہَذَا
 حَدِیْثٌ حَسْبُ (ص ۲۶۶ - ۲۶۷)

تَفَہَّمْ! پھر حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ کو وہ وعدہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے
 عرض کیا کہ اب تو نے پیچھے چلے ہیں۔ وہی اس کا حال کے مردوں کو (کہ وہ نہیں راوی کہتے ہیں کہ اس پر
 حضرت عباسؓ کی خبر سے حوالہ دیتے ہیں جس سے کہہ گئے تھے۔ عرض کیا کہ یہ سب کچھ اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے
 آپؐ کو سب سے پہلے پورا کر دیا۔ اس کے بعد اس پر خدا کی طرف سے ہر پہلے سے آپ کو جہنم کو پہنچانے کے لئے
 ہر قسم کی کوششیں کی گئیں۔ یہ حدیث میں ہے۔

۳۱۱۵ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ رَجَبٍ عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي عُبَیْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرٍ
 عَنْ ابْنِ اَبِي نَضْرٍ عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي عُبَیْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرٍ عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي عُبَیْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرٍ
 عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي عُبَیْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرٍ عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي عُبَیْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرٍ
 عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي عُبَیْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرٍ عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي عُبَیْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرٍ
 عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي عُبَیْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرٍ عَنْ اَبِي حَبِیْبٍ عَنْ اَبِي عُبَیْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرٍ

ابن حباب (ص ۲۶۵ - ۲۶۶)

حالتِ کثرت کی تارن ہو۔

اِنَّ الْقَوَّامِ سَمِیٌّ لِّمَنْ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْكُمْ لَیْسَ بِمَعْنٰی اَنْ یُّنْفِذَ مَا اَنْتُمْ تَطْلَعُوْنَ ۝
"کی گسریاں لڑائی سے"

مفسرین فرماتے ہیں کہ قوت سے مراد وہی ہے جس کے وسیع ذہن میں حالات حاصل کر سکتا ہے۔ آپ صریحاً
فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ طاقتِ کثرت کا راجعہ ہے۔ اس سے نہ تو میں اس کے علاوہ دوسرے کسی قوت
کا مدح نہیں کرتا۔

اِنَّ الْقَوَّامِ سَمِیٌّ لِّمَنْ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْكُمْ لَیْسَ بِمَعْنٰی اَنْ یُّنْفِذَ مَا اَنْتُمْ تَطْلَعُوْنَ ۝
"کی گسریاں لڑائی سے"

سَمِیٌّ لِّمَنْ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْكُمْ لَیْسَ بِمَعْنٰی اَنْ یُّنْفِذَ مَا اَنْتُمْ تَطْلَعُوْنَ ۝
جیسے، دوسری روایت میں کہ سَمِیٌّ لِّمَنْ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْكُمْ لَیْسَ بِمَعْنٰی اَنْ یُّنْفِذَ مَا اَنْتُمْ تَطْلَعُوْنَ ۝

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَلَمْ یَجْعَلْ لَّکُمْ اٰیٰتٍ فِیْ مَا خَلَقَ لَکُمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝
"کی گسریاں لڑائی سے"۔ یہاں فرماتے ہیں کہ کائنات سے یہاں تک کہ زمین و آسمان کے ہر شے میں اس کو کھیلنے کا
دیکھنا کہ جس طرح اس نے کائنات کو بنایا ہے وہی طرح اس نے تم کو بھی بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۱۰

اِنَّ الْقَوَّامِ سَمِیٌّ لِّمَنْ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْكُمْ لَیْسَ بِمَعْنٰی اَنْ یُّنْفِذَ مَا اَنْتُمْ تَطْلَعُوْنَ ۝
کی گسریاں لڑائی سے۔ اس عبارت میں اس کی تائید ہے۔

اِنَّ الْقَوَّامِ سَمِیٌّ لِّمَنْ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْكُمْ لَیْسَ بِمَعْنٰی اَنْ یُّنْفِذَ مَا اَنْتُمْ تَطْلَعُوْنَ ۝
اور یہاں فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے میں نے کہا تھا کہ اس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۱۱

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَلَمْ یَجْعَلْ لَّکُمُ اٰیٰتٍ فِیْ مَا خَلَقَ لَکُمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝
اس کا ایک مطلب حدیثِ بلا میں ہاں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے سب کو مخلوق میں یہ دیکھ بھاننا کہ مالِ شہادت
اس سے کہ اس کے مطلق ہے تو قیام میں کہ وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو سب سے بڑا بنا دیا۔ دیکھنا کہ اس کے
اور یہ کہ اس میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۱۲
اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۱۳
اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۱۴
اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۱۵
اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۱۶
اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۱۷
اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۱۸
اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۱۹
اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس نے کائنات کو بنایا ہے۔ اس کی ہی حیثیت ہمارے رب کی ہے۔
۶۲۰

اور کوئی بنا اپنے باپ کے جرم کا مدعا نہیں ہے۔ آگے نہ جاکر مسلمان و مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ بچے کسی بھائی کی کوئی چیز حلال کہے۔ جان کر کہ وہ اپنے کے سب سودا ہوا ہے۔ اور صرف اصل مال ہی حلال ہے۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ ہاں البتہ جہاں تم جہد مطلب کا سودا اور اس وقتوں معاف ہیں۔ پھر ہاں تو کہ زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہے۔ یہاں خون جسے ہم معاف کرے اس کا نقصان نہیں لیجئے حادثہ میں جہد مطلب کا خون ہے۔ وہ قبیلہ خواریت کے پاس رخصت (بیوہ پیہ) کے لئے بھیجے گئے تھے کہ نہیں نہ مل سنے نقل کر رہا تھا۔ خیرداد، عورتوں کے ساتھ جس سلوک کرو۔ یہ تمہارے پاس قدری ہیں تم میں کسی چیز کی طبیعت نہیں رکھتے مگر یہ کہ وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں تو فرمائیں یہ ہے۔ سرہاں سے دھبہ کرو اور ہلکی مار مارو کہ اس سے ڈری وغیرہ نہ ٹوٹنے پائے۔ پھر اگر وہ تمہاری فراہم کردہ چیزوں کے خلاف بہانے تلاش نہ کرو۔ جان لو کہ جیسے تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے اسی طرح اس کا بھی قرہاں ہے۔ قرہاں پر حق یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو سہارے سہاروں کے قریب نہ آنے دیں جنہیں تم پسند نہیں کرتے بلکہ ایسے لوگوں کو بھی عروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دو۔ انہیں ہم اچھا نہیں سمجھتے۔ اور ان کا نام پر حق یہ ہے کہ ان کے کھانے اور پینے کی چیز میں من سے اچھا سلوک کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس سے ہوالہ عرض ہے۔ صحیح و معتبر سے روایت کرتے ہیں۔

۳۶۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِزٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ فَضَالٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمٌ فَضَحَ فِيهِ سِرٌّ ۝ ۱۱ ۝

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حج اکبر کے فضائل پوچھے کہ یہ کس دن ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج اکبر (قرآن) کے دن یعنی اس دن اور حج اکبر۔“

۳۶۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ فَضَالٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمٌ فَضَحَ فِيهِ سِرٌّ ۝ ۱۱ ۝

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حج اکبر کا دن قرآنی کا دن ہے۔ یہ حدیث صحیح و معتبر سے روایت ہے۔ اس کے یہ کئی سندوں سے ابوالحسن سے منقول ہے۔ وہ حدیث سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ جس کا ہم نہیں کہتے مگر حدیث کے ساتھ بھی اسے مرفوع کیا ہے۔“

۳۶۹۳ - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ فَضَالٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمٌ فَضَحَ فِيهِ سِرٌّ ۝ ۱۱ ۝

سلام سے مکی روایت ہے۔

۲۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِفْلَانَ ، وَكَيْفُ بْنُ حِفْلَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْفَحْبِيلِ عَنْ غُلَيْبِ مَالٍ مِصْبَعٍ رَجُلًا يَسْتَعِيرُ لِأَبِيهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ لَهُ "تَسْتَعِيرُ لِأَبِيكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ اسْتَعِيرَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ مَدَعَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِلْتُ مَا كَانَ لِأَبِيهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَعِيرُوا لِلْمُشْرِكِينَ هَذَا خَبِيرٌ خَسْرٌ وَهُوَ الْبَابُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَسِيلِ عَنْ أَبِيهِ

(ص ۲۶۶ س ۸)

مُؤْتَجِدِينَ "حضرت مکی بن حنفیہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو اپنے مشرک والدین کے لئے استغفار کرتے ہوئے سنا تو کہہ کر اے والدین کے لئے استغفار کر رہے ہو خدا آزمائے گا (مشرک ہے) اس نے حجاب دیا کہ تم اہم ایمان لایا کرتے ہو مشرک والدین کے لئے استغفار کرنا یہاں تک کہ یہ قدرتی کرم ملائکہ کے سامنے بیان کیا تو یہ آیت نازل ہوئی مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ (تخلیج پور مسائل) کو یہ بات مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لئے بخشش کی دعا کریں۔

الحق یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں حضرت سعید بن مسیب مکی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۳۳۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُسَيْنٍ مَا عَنِ الرَّوَّادِ أَنَّ مَعْمَرَةَ عَنِ الرَّهْزَوِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ نَوَّالٍ مَالِ بْنِ أَبِي نَافِلٍ قَالَ سَمِعْتُ خَالَفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَزْوَةٍ عَزَّاهَا حَتَّى كَانَتْ عَزْوَةً مَبْنُوكَ لَا يَدْرِي رَأَتْهُ بِعَذِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ يُخْلَعُ عَنْ يَدِهِ أَيْسَارُ خِرَافٍ يُرِيدُ الْبَيْتَ فَخَرَجَتْ قَوْمٌ مِنْهُمْ لِيَجِدَهُمْ فَانْفَرُوا عَنْ غَيْرِ مَزْعُورَةٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَنَحْنُ نَعْبُدُ اللَّهَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ رَبَّنَا خِصْرًا قَرِيبًا مَشْجُورًا رُتُوبًا اللَّهُ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لِيَذُرُوا مَا أَحَبُّ النَّاسُ كُنْتُ تَهْلِكُهَا مَكَانَ يَتَقَبَّلُ لِلَّهِ الْعَصَا خِفْتُ أَنْ أَفْقِدَ عَلَى الْإِسْلَامِ لَمْ لَمْ أَتَخَلَّفْ نَعْدُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ عَزْوَةً مَبْنُوكَ وَهُوَ أَحَدُ هَرَمٍ عَرَفَا وَادَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسِ بِالرَّجُلِ فَقَدَّرَ الْخَبِيرُ بِطَوْلِهِ قَالَ فَتَنَافَلَتْ بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِذَا خَرَجَ جَاهِلِي فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ بِبَنِي كَنْسِيرَةِ الْعَصَا وَكَانَ إِذَا سَمِعَ بِالْأَمْرِ سَمِعَ فَجِثَ مَجْلِسَتِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَكْبَرُ مَا كُتِبَ نَبِي مَالِ بْنِ أَبِي عَيْبِكَ مِنْهُ وَأَمْنَكَ أَفْثَ قَعْلَتِي يَا نَبِيُّ اللَّهِ أَمِنْ عِنْدَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عَذِيبَتِ فَقَالَ نَزَلَ مِنْ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ هَؤُلَاءِ الْأَنْبَاءُ لِلَّذِي نَابَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَاللَّهُ جَاهِلِي وَالْأَهْلِي الَّذِينَ أَتَوْنَهُ مِنْ سَاعَةِ لُغْزِهِ مِنْ مَنَافِ مَا كَانَتْ تَرْتَجِعُ قُرُوبَ قُرْبِي بَيْنَهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ أَمْ بِهِمْ رَدُّوا وَرَجِعُوا حَتَّى بَلَغَ وَلَّى اللَّهُ لَهُوُ الْأَنْبَاءُ الرَّحْمَنُ قَالَ وَهَبْتُ أَيْضًا أَتَوْنَا اللَّهَ وَكُنَّا نَتَمَعُ الصَّادِقِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيُّ اللَّهِ يَا

اور صیبا نے پادری کو لایا تو کھانا کھا کر اس نے اس کی شہینہ کی دھڑکنے کی طرف سے ہنس کر کہا کہ "تم نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۵۱

اس کے بعد اس نے کہا کہ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۵۲

۱۵۳ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۵۴

۱۵۵ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۵۶

۱۵۷ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۵۸

۱۵۹ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۶۰

۱۶۱ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۶۲

۱۶۳ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۶۴

۱۶۵ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۶۶

۱۶۷ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۶۸

۱۶۹ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۷۰

۱۷۱ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۷۲

۱۷۳ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۷۴

۱۷۵ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۷۶

۱۷۷ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۷۸

۱۷۹ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۸۰

۱۸۱ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۸۲

۱۸۳ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۸۴

۱۸۵ "اس نے اس کو کھانا کھانے سے ایک شہینہ کی طرح" ۱۸۶

هَذَا قَوْلُ خَيْرٍ (ص) (ص)

۱۰. اَحْلُواْ الْهَيْبَةَ لِشَيْءٍ اَنْتُمْ لَهَا عَاثِلُونَ (ص، ص ۱۲۷) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تھک چکے ہوئے اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہی عاجل ہے اس کے علاوہ کسی اور سے تو یہ انتہیہ ماحصل نہیں ہے اگر کسی شخص کو کوئی کام اور حوصلہ کا اختیار دیکھتے تو اس سے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنا کر رکھ دے گا اور اس کی عبادت سے نہ کرے گا اور (۱۱)

حدّ ثانی: یَا دُلَّی اُتُو سَہ [ص، ۱۶، ص ۳۹] یہ فقہ و ہجرت کا ہے جب آپ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کے حضور سے حدیث سورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

وَحَسْبُ قِيَامٍ لَّكَ (ص: ۱۷۷، س: ۲۰) ایک دوسری روایت میں اس کی اضافت اس طرح آئی ہے "قَرَعْتُ رَأْسِي
وَدَّ أَنْ يَأْتِيَنِي الْقَوْمُ" (۲۰)

جب آپ علی الدل پیشانیہ کے دن کے مناظر سے غمزدہ رہا تو کہہ دینے شروع کی طرف رات کے وقت روانہ ہوئے۔ اے ارجل
 ثور میں ہو تو قیام فرما اور مشرکین کو آپ ﷺ کی طاقی میں اس غلام تک بھی پہنچے جسے ہیراں غار کے پادریوں طرف گھومتے
 رہے مگر اندر چا کر لینے کی وقتی نہیں ملی۔ غار کے اندر سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اتر کر پہنچے وہ کہتے رہے آپ ﷺ سے اڑھائی کیے۔ یا
 رسول اللہ یہ مشرکین یہاں تک پہنچ گئے اس پر آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نازل دیتے ہوئے فرمایا: تم ان کو اڑھائی دو اور ان کے
 اے میں سے تمہارا کیا خیال ہے کہ ان کا خیر اللہ تعالیٰ ہے۔^(۱۳)

محمد رضا خیل، بی. اے، جامعہ اسلامیہ (ص ۱۱، ص ۲)

وہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن عمرؓ پہنچے فرماتے ہیں اسی موقع کی طرف کے علاوہ کسی اور کی تہذیب
 جواماں کے بعد آپؐ سے بظاہر نے بھی نہ ہوئی۔^(۹۶)

آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کی ہمارے چہرہ کیوں بڑھائی؟

ابن حجر رحمہ اللہ نے اس لڑ پڑ جانے میں ایک ن کے بیٹے جن کا نام بھی عوفیہ تھا جو مسلم بن عوفیہؓ کی

خُذْنَا يَنْتَارُ (ص: ١٤، ص: ٩)

فَاعْطِفْ قَبِيضَةً (ص: ۱۱۳) آپ ﷺ نے عبداللہ بن جحش کے گھر کے لئے اپنے گھر کی صفہ فرمائی۔
 علامہ اعلیٰ بیخود فرماتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ﷺ نے خود بیان فرمائی تھی کہ میں نے اس کو توبہ اس لئے دیا کہ
 اس کی قوم کے خیر خواہوں کو جانیں۔^(۱۱۷)

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی اس قسم کو ہر بھی فرمایا اور تہذیب و فروع کے ایک حر آزادی اس عمل سے مسلط ہو گئے۔
 اور یہی وجہ ہے جان فرمائی ہے کہ وہ کہ لہذا میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے تو تہذیب اور تمدن کو اپنے لئے ہی وجہ سے

پر ہوا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ (ص ۱۱) (ص ۱۱)

مَنْ كَانَ فِي الْقَوْمِ الْغَالِبِ (ص ۱۱) (ص ۱۱)

ابن ہشام نے نقل کیا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اہل خلافت میں حضرت خلیفہ بن ابی بکر کے ساتھ ایک لشکر لایا تو ان کے جنگ کرنے کے لئے مجبور کیا۔ اسی جنگ میں ایک طرف سمیرہ کہ پورا ہوا اس کے بہت سے قبیلے مارے گئے تو عربیوں کی طرف مسلمانوں میں سے جس میں قرآن کی نیت نہ تھی وہ بھی شہید ہوئے اس جنگ میں مسلمان شہداء کی تعداد سات سو تیار ہو رہی تھی۔"

عَالِ وَجْهٌ غَالِبٌ بَوَّاهُ فَكَانَتْ سَبَابُ عَاقِلٍ (ص ۱۱) (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ان کا حال دیکھا۔"

فَقَضَى الْقَوْمَ جَمْعُهُمْ فِي بَرْوَجٍ وَنُفُثَ (ص ۱۱) (ص ۱۱) حضرت زید رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید میں کرے میں اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

ابن کریم نے کہا ہے کہ "ابن عباس" (ص ۱۱) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا اور اس کی روایت میں ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ کام حضرت زید رضی اللہ عنہ سے دیکھا۔"

کئے گئے تھوڑے بعض نے پاکی اور بعض نے سات سے ہیں۔ ان کا ہر مختلف مراتب میں بھیج دیا گیا ① کہ عمر ② میں ③ بصرہ ④ وند ⑤ شام ⑥ مدینہ منورہ۔^{۲۸۱}

فصلی کا دلب کبریاً منہ مقابلہ ابی سفیہؓ اسی ۱۱۰ھ میں حضرت عثمان غنیؓ کے برسرِ نثار کر دیا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ خاتم ان سے خوش نہیں تھے۔

اس کی ایک وجہ تو مذکورہ شیخ کی اس روایت سے معلوم ہوتی ہے کہ کثرت قرآن مجید میں ان کو شریعت نہیں کی گئی۔ اور دوسری وجہ یہ کہ ان کے گمراہی سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ حضرت بن مسعودؓ نے ان کے ہاتھ میں اس قدر حدیثیں بھی نہیں پڑھائی۔

پہلی وجہ کا جواب صاحب فتح الباری نے یہ دیا کہ حضرت عثمانؓ کو عام کو بطوریٰ آواز پڑھتے تھے اور حضرت ابن مسعودؓ اس وقت کہہ رہے تھے اس انتقاد سے سے عاجز بھی ہوتی ہو چنگ حضرت ابو بکرؓ سے حضرت زید بن ثابتؓ کیلئے کو یہ عام حوالہ کیا تھا تو حضرت عثمانؓ نے بھی ان کی گویہ کام چلے گئے۔

اسی بات کا یہ ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے جو نسخہ لکھا تھا اس کے سے میں وہ فرمانے تھے کہ میں سے ستر سے زائد سورتیں پڑھنے والے میں مبارک سے بیگی میں ان کو اس کیسے نہ راستی میں۔^{۲۸۲}

یہاں فرماتے ہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو اس کے کافر بنی صرف سورتوں کی وجہ سے تھا جیسے کہ مسند کرم امام کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے صحیف میں سورت سہ پڑھائی اور آل عمرین بعد میں تھی۔^{۲۸۳}

حضرت ابن مسعودؓ ان کے حواس ہی لوگوں کی تانبہ اور حمایت حضرت عثمانؓ کو حاصل تھی۔ اس خبر سے ان کے حضرت علیؓ سے کئی کئی تانبے۔ لا تفلوا ارجی عنہ الا حیروا لی اللہ ما فعل اللہ فی فضلہ فی المصاحف بالاعتراف علیہا۔

حضرت عثمانؓ نے اس سے پہلے میں وہی بات بھاری نے مایہوت کہ کبریاً منہ مقابلہ ابی سفیہؓ کے مصاحف کے بارے میں ان کو آیا ہو مگر بن مسعودؓ میں (اور مشورے سے) کیا۔^{۲۸۴}

تقریر حضرت علیؓ

۲۸۵۔ خبر حدیث دارم کتاب الصلاة باب من صبر علی الصلاة ۱۶۱ و أحمد (۱) ۴۹۷۷۹

۲۸۶۔ مسند احمد و صحیحہ

۲۸۷۔ مسند احمد و صحیحہ

۲۸۸۔ مسند احمد و صحیحہ

۲۸۹۔ مسند احمد و صحیحہ (۱) ۴۹۷۷۹

۲۹۰۔ مسند احمد و صحیحہ (۱) ۴۹۷۷۹ (۱) ۴۹۷۷۹

۲۹۱۔ مسند احمد و صحیحہ

حکمت الہی (وہی ہے) سب سچا ہے۔ فرما: پھر (حق و حقائق کے درمیان) ناگلی جوتے والا پادشاہ ہوا چائے گا۔
 بعد میں کی قسم اللہ تعالیٰ نے انہیں سب سے زیادہ محبوب۔ دینی بیخ و بن کھینچ لی ہوئی۔ کہ وہ اس کی طرف دیکھیں۔ و
 حضرت کج دینی علماء اس سے حیران و حیرت کرتے ہیں۔ سہارا بن کر غیر مذہبی۔ یہی حدیث فالت سے خود وہ غیر مذہبی
 سے اٹھ کر کھڑے کرتے ہیں اور اس میں سبب عجب ہے کہ یہ کرم و شہادت سے راہت کرنے کا شکر ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

حدیث عن عبدی بن ربیع قال سمعت رسول اللہ بنی کلاب وبنی ادریختل حنفہ قال کلاب بن عبدہ
 بنہ ہوا یومہ ہوا وخلق عرشہ علی حدہ قال أحمد قال یروی عن ہارون العملانی بسر معہ
 سواً مشکلاً روى حماد بن سفيان وجميع بنی حدیث وبقول شعبہ وانیو خواتم وبنیہ وجميع بنی حدیث
 حدیث حسن (در ۲۴ ص ۱۶)

ترجمہ "حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ وہ اپنے گلوں کو پیدا کرنے کے لیے
 کہاں تھا؟ آپؐ نے فرمایا وہاں میں تھا جس کے پر نیچے ہاتھی، مارا نے اپنا منہ پانی پر پھینکا۔ تم کہتے
 ہیں کہ یہ تمہاری تفسیر میں کہہ رہا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں رہے تھی بلکہ اس کے ساتھ
 اس کی طرف سے اس کے کہنے میں اس سے روایت ہے جو حدیث ابوہریرہؓ اور شعبہ کی بنی ہوئی ہے۔ یہ
 حدیث حسن ہے۔"

۳۶۱۱۱ حدیث ابوہریرہؓ عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یسجد ویدی یسجد ویدی قال یسجد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یسجد لہم خیراً وکلیہ احد وکتب فی حدیثی وہی طائفة الایہ ہذا حدیث حسن صحیح مذکور
 روایت ابوہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ
 روایت ابوہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ
 حدیث حسن (در ۲۴ ص ۱۶)

ترجمہ "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عامہ فرصت دیتا ہے، یہ
 ایک نیک شخص ہے، اگر وہ عامہ فرصت دیتا ہے تو اسے پکارتا ہے تو پھر یہ لڑکھن چھوڑتا ہے پھر یہ لڑکھن
 یہ آیت بھی تو کذبت احد وکتب فی حدیثی (۱) یہ ہے سب سے بڑا لکھی ہوئی ہے۔ جب دو عامہ ہستیوں کو
 پڑتا ہے تو اس کی پکار صحت تلفیق دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کے بعد بھی یہ
 ہے اور اس کی حدیث کو نقل کرتے ہیں۔ "یعنی" کا خط بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث ابوہریرہؓ سے روایت ہے اور یہ حدیث
 حدیث حسن (در ۲۴ ص ۱۶) حدیث ابوہریرہؓ سے روایت ہے اور یہ حدیث ابوہریرہؓ سے روایت ہے اور یہ حدیث
 حدیث حسن (در ۲۴ ص ۱۶) حدیث ابوہریرہؓ سے روایت ہے اور یہ حدیث ابوہریرہؓ سے روایت ہے اور یہ حدیث

۳۶۱۱۲ حدیث ابوہریرہؓ عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ
 عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ عن ابی ہریرہؓ

اللَّهُ رَأَيْتُ رَجُلًا لَيْسَ بِهَئِذَا مَعْرِفَةٍ لَيْسَ يَتَّبِعُ الرَّحْمَنَ وَالْحَقَّ ابْنَهُ سَيِّئًا إِلَّا لَدُنَّ خُو
 أَتِيهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْهَا قَاتِلَ قَاتِلِ لَدُنَّ أَتَمَّ الصَّلَاةِ طَرَفِي الشَّهْرِ وَتَعَاثُرَ اللَّيْلِ إِذَا انْحَضَتِ بَعْضُ
 الشَّيْبِ ذَلِكَ وَخَرَى لِلَّذِي كَرِهَ عَمْرٍاءَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيُصْبِي قَالَ شَدَّ قَتْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلِي لَهُ حَسْبُ أَمْ
 لِيَمْزِيئِينَ خَلْقًا فَإِنْ بَلَّ لِمُؤْمِنِينَ عَامَّةً هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بِمُتَّصِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَدْمَعُ مِنْ مَغَاوَرِي جَبِّ وَمَعْلَانِ جَدِّ مَاتَ فِي جَلَّالَةٍ عَمَرُو لَبَلُ عَمَرُو غَيْدَا الرَّحْمَنِ تَنْ أَيْ إِلَى
 غَلَامٍ صَغِيرٍ أَيْ سَبَّ بَيْنَ وَفَلَّ رَوَى عَنْ عَمْرٍاءَ رَأَى وَرَوَى سَعْدَةُ هَذَا الْفَعْدَتِ عَنْ عَقْدَا لَمَسَتْ نَبِي
 عَمْرٍاءَ عَنْ عَقْدَا الرَّحْمَنِ فِي أَيْ لَيْسَ مِنْ طَبَقِي صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْنَدًا (ص ۱۰۲، ۱۰۳)

تَرْجُمَةً "حضرت سعد بن جبلی سے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے رسول اللہ اکرم کو کئی شخصوں کی عورتوں
 سے ملنے کی بات کی ہے۔ ہاں پچھلے۔ ہاں پچھلے ہاں کے ساتھ چلنے کے علاوہ ہر وہ کام کرے جو کوئی شخص اپنی عورت
 سے کرتا ہے (یعنی پس انداز) تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ وہاں کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "الْفَحْمُ
 الصَّلَاةُ طَرَفِي الشَّهْرِ" - الا یہ کہ اگرچہ پہلے کے سے حکم دیا کہ ہر وہ کام کرے جو کوئی شخص اپنی عورت سے کرتا ہے
 میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ اکرم یہ حکم صرف وہی شخص کے لئے تھا جس سے یا تمام مومنوں کے لئے ہے۔ میں نے کہا کہ
 سے فرمایا کہ تمام مومنوں کے لئے عام ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں۔ اس لئے کہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے
 حضرت سعد بن جبلی سے کوئی حدیث نہیں کہی۔ حضرت سعد بن جبلی کی وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی اور
 جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ تو عبد الرحمن بن ابی بکر نے یہ حدیث کہی۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے
 اور انہیں دیکھا بھی ہے۔ شیعہ نے حدیث عبد الملک بن عبید سے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے یہ حدیث کہی اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
 مرسل نقل کرتے ہیں۔

۳۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَارِثٍ أَنَّ قَبِيرَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ مَرْثَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَبِي الرَّسْبِ قَالَ أَتَيْتُ سُرَّةَ سُرَّةٍ أَصْلَفَتْ أَثْمَ فِي الشَّيْبِ سُرَّةَ أَصْلَفَتْ
 مِنْهُ نَذَعْتُ مَعِيَ فِي الشَّيْبِ قَامُوِيْتُ إِلَيْهِ فَلَقِيْتُهَا فَاتَّبَعْتُهَا بَكْرٍ مَذْكُورَتْ دَهَتْ لَهُ فَقَالَ أَسْرُ عَلَى
 نَفْسِكَ وَسَيْ وَلَا تُخْبِرُ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرُ فَلَتَبْتُ فَمَنْ مَذْكُورَتْ دَهَتْ لَهُ فَقَالَ أَسْرُ عَمِي غَيْبَتْ وَتَبَّ وَلَا
 تُخْبِرُ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرُ فَلَتَبْتُ السُّيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهْ أَخْلَفْتُ غَارِيَا فِي
 سَبِيحِ اللَّهِ فِي لَفْهِ بِفُلِي هَذَا حَتَّى فَتْسَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَسَمٌ إِلَّا تَنْكَ السَّاعَةِ حَتَّى طَرَفْتُ مِنْ أَهْلِ الشَّيْبِ
 قَاتِلَ وَأَطْرَفِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرٍاءَ حَتَّى لَوْحِي إِلَيْهِ لَقِمَ الصَّلَاةَ طَرَفِي الشَّهْرِ وَتَعَاثُرَ اللَّيْلِ إِذَا انْحَضَتِ بَعْضُ

اس بات کو فراموش نہ کریں

ملاحظہ فرمائیے کہ ہم صرف اس کے قتل کو اسے آپ نے فراموش کر دیا۔ جس سے ہم نے اس کی قتل کرنے سے پہلے یہ دیکھا تھا کہ اس کے قتل کو اس نے فراموش کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔

یہ سب کچھ اس قدر ہے کہ اس نے اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔

جس سے اس نے اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے قتل کرنے سے پہلے اس نے فراموش کر دیا۔

تاریخ تہذیب و تمدن

الاعضاء منہم علماء ربہ، تین شعبہ ہر شعبہ میں محمد و عمارت کے رہنما اور انھیں مذہب انوری سے ملتا ہے۔

مذہبہ "فلسفۃ الوجود" کے تین ائمہ ہیں: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔ ۱۔ اقصیٰ بمقصد کے تین کتابیں ہیں: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔ ۱۔ اقصیٰ بمقصد کے تین کتابیں ہیں: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔

تشیخ

۱۔ ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔ ۱۔ اقصیٰ بمقصد کے تین کتابیں ہیں: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔

۱۔ ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔ ۱۔ اقصیٰ بمقصد کے تین کتابیں ہیں: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔

۱۔ ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔ ۱۔ اقصیٰ بمقصد کے تین کتابیں ہیں: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔

۱۔ ہر ایک کے لئے ایک کتاب ہے: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔ ۱۔ اقصیٰ بمقصد کے تین کتابیں ہیں: ۱۔ اقصیٰ بمقصد ۲۔ لایۃ الاولیاء ۳۔ ہر ایک میں سے ایک صاحب ہے۔

تذکرہ شریف میں آج بھی کوئی طرح کی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔
 "وہ چہ اٹل کی تھی کوئی طرح کی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔"

۳۰ "وَلَا تَرْفَعِ يَدَيْكَ فِيهَا حَرْبٌ وَلَا آفَاقٌ" (۱۷)

تذکرہ شریف میں آج بھی کوئی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کی قیامت کے دن لوگوں کو نصیحتیں دیں گی۔
 "وہ میرے کسی روایات کی طرح ہوگی اس میں کسی قسم کی شک نہیں ہوگی۔" (۱۸)

اسی طرح حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایات میں کوئی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔
 "وہ میرے کسی روایات کی طرح ہوگی اس میں کسی قسم کی شک نہیں ہوگی۔" (۱۹)

دوسرے قول: "وہ میرے کسی روایات کی طرح ہوگی اس میں کسی قسم کی شک نہیں ہوگی۔" (۲۰)

حضرت عائشہؓ کی روایات میں کوئی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔
 "وہ میرے کسی روایات کی طرح ہوگی اس میں کسی قسم کی شک نہیں ہوگی۔" (۲۱)

حضرت عائشہؓ کی روایات میں کوئی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔
 "وہ میرے کسی روایات کی طرح ہوگی اس میں کسی قسم کی شک نہیں ہوگی۔" (۲۲)

حضرت عائشہؓ کی روایات میں کوئی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔
 "وہ میرے کسی روایات کی طرح ہوگی اس میں کسی قسم کی شک نہیں ہوگی۔" (۲۳)

حضرت عائشہؓ کی روایات میں کوئی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔
 "وہ میرے کسی روایات کی طرح ہوگی اس میں کسی قسم کی شک نہیں ہوگی۔" (۲۴)

حضرت عائشہؓ کی روایات میں کوئی اصلاح نہیں کی گئی ہے۔
 "وہ میرے کسی روایات کی طرح ہوگی اس میں کسی قسم کی شک نہیں ہوگی۔" (۲۵)

تذکرہ شریف

۲۰۰۰ مکتوبہ شریف (جلد سوم) ۲۰۰۰ مکتوبہ شریف (جلد سوم)

۲۰۰۰ مکتوبہ شریف (جلد سوم) ۲۰۰۰ مکتوبہ شریف (جلد سوم)
 ۲۰۰۰ مکتوبہ شریف (جلد سوم) ۲۰۰۰ مکتوبہ شریف (جلد سوم)
 ۲۰۰۰ مکتوبہ شریف (جلد سوم) ۲۰۰۰ مکتوبہ شریف (جلد سوم)
 ۲۰۰۰ مکتوبہ شریف (جلد سوم) ۲۰۰۰ مکتوبہ شریف (جلد سوم)

تذکرہ شریف

صلى الله عليه وسلم قال: لهم سعدان. قال: يا رسول الله! كيف عسى أن يكون علي ثلثة
 خصال: إذا حدثت عن أبي لا حرجه ولا من خدمت مالك في مدلول امرئ من.

مذہب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یہاں کچی آگ (خبر) ہے، قرآن، کتب کلمہ و احادیث اور سنیہ یہاں ہلکی ہے۔ ایک دواؤں لگوں کے لئے تاجہ میں مٹ پکارا، عرصہ میں کچے، دوا استعمل کر رہا ہے۔ یہ حدیث عرب کے، ہم بھی حدیث مصنف مالک بن انس کی روایت سے جانتے ہیں۔

٣٥٦ - حقا، اعز من جميع البشر علي وجهي اثير في دمه هي الهه جدها عن بني هريه و
عاز رسول الله صلى الله عليه وسلم محمد له م اقراوا يوم الكتاب والسفر حينها هو خدمه
جيشي صديقي سرور

[illegible][illegible]

حضرت امام ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے آپ کو سب سے زیادہ محنت سے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے نور اور رحمت میں اس قدر دل لگا دیا کہ مجھے کبھی کوئی سہولت نہ مل سکی۔ میں نے سب سے زیادہ محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے نور اور رحمت میں اس قدر دل لگا دیا کہ مجھے کبھی کوئی سہولت نہ مل سکی۔ میں نے سب سے زیادہ محنت کی ہے۔

[illegible]

شری چند شریعت ۷۰ پرہیز کا دین ہے کہ میں اس پرہیز کے تالی فائدہ پر سوچتا ہوں اور مجھ ان کے شہ
نہ ہٹاؤں۔ محمد ابراہیم نے کہی کہ بہت زیادہ طویل عمل۔ اور عوام پر یہی فائدہ مرقی نہایت سے یہ دیکھتا ہے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَرْثَدَةَ عَنْ قَانِبِ بْنِ إِسْرَءِيلَ عَنْ تَمِيمِ بْنِ خَالْفَةَ (ص ۱۱۱)

أَبُو لُقْطَةَ طَيْمًا أَلَسْتُ قَوِيْمًا وَكُنْتُ؟ (۱)

تو ترجمہ (اور تم میں سے آگے نہ بننے والے اور پیچھے نہ رہنے والے بھی تیار۔)

تفسیر کا کہ علاوہ اس وجہ سے جس سے اس آیت کی اور بھی تفسیر لفظوں میں ملتا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہتے ہیں: حضرت علیؓ سے۔

● مسند میں سے مراد وہ لوگ جو دنیا سے جا چکے ہیں اور مسافرین سے وہ لوگ مر رہے ہیں جو ابھی دنیا میں زندہ ہیں۔

● حضرت قتادہؓ کہتے ہیں: اور ترجمہ یہ ہے کہ وہ لوگ مسند میں سے وہ لوگ مر رہے ہیں جو ابھی دنیا میں زندہ ہیں۔ اور مسافرین سے وہ لوگ جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے۔

● حضرت قتادہؓ کہتے ہیں: مسند میں سے مراد امت مر رہے ہیں اور لوگ مسافرین سے امت مر رہے ہیں۔

● حضرت حماد بن عمارؓ کہتے ہیں: مسند میں سے مراد مال املاک اور مسافرین سے مراد مال محض ہے۔

● حضرت سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں: مسند میں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا کی طرف توجہ رکھتے ہیں اور مسافرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو آخرت کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔

● حضرت انسؓ کہتے ہیں: مسند میں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا کی طرف توجہ رکھتے ہیں اور مسافرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو آخرت کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔

● حضرت انسؓ کہتے ہیں: مسند میں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا کی طرف توجہ رکھتے ہیں اور مسافرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو آخرت کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔

اور بعض علماء فرماتے ہیں یہ حکم اور الجوزہ کا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہتے ہیں۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - (ص ۱۱۱)

لِحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي نَجْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَلَسْتُ قَوِيْمًا وَكُنْتُ؟ (۱)

● مسند میں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا کی طرف توجہ رکھتے ہیں اور مسافرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو آخرت کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔

● حضرت انسؓ کہتے ہیں: مسند میں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا کی طرف توجہ رکھتے ہیں اور مسافرین سے مراد وہ لوگ ہیں جو آخرت کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔

سب سے پہلے وہاں اور غریبوں کو دیا۔ پھر

معتبر خیراتیں دے کر دے۔ آپ لکھتے تھے کہ اگر آپ کو کچھ دے دیا تو کیا کچھ دے دے گا؟
پھر ان کے لئے

حیرت انگیز

معتبر خیراتیں دے کر دے۔ آپ لکھتے تھے کہ اگر آپ کو کچھ دے دیا تو کیا کچھ دے دے گا؟
پھر ان کے لئے

معتبر خیراتیں دے کر دے۔ آپ لکھتے تھے کہ اگر آپ کو کچھ دے دیا تو کیا کچھ دے دے گا؟
پھر ان کے لئے

حیرت انگیز

معتبر خیراتیں دے کر دے۔ آپ لکھتے تھے کہ اگر آپ کو کچھ دے دیا تو کیا کچھ دے دے گا؟
پھر ان کے لئے

معتبر خیراتیں دے کر دے۔ آپ لکھتے تھے کہ اگر آپ کو کچھ دے دیا تو کیا کچھ دے دے گا؟

معتبر خیراتیں دے کر دے۔ آپ لکھتے تھے کہ اگر آپ کو کچھ دے دیا تو کیا کچھ دے دے گا؟
پھر ان کے لئے

معتبر خیراتیں دے کر دے۔ آپ لکھتے تھے کہ اگر آپ کو کچھ دے دیا تو کیا کچھ دے دے گا؟
پھر ان کے لئے

معتبر خیراتیں دے کر دے۔ آپ لکھتے تھے کہ اگر آپ کو کچھ دے دیا تو کیا کچھ دے دے گا؟
پھر ان کے لئے

دیکھ کر کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی نعمتیں عطا فرما اور مارے ہے ان سے برکت دے وہاں تک کہ اسے گناہ اور اس سے کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص کے لئے ایسے ان کی خوشخبری ہے لیکن ہمارے یہاں، اور ہمارے ہمارے ساتھ کُزلب و سادیاہ۔ ۱۰۔ چپے کر آدم علیہ السلام کا جسم قورچر اسے بھی آپ کا پیڑیا جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے دوست دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم اس نے شرے اللہ تعالیٰ کی عطا کئے ہیں۔ اسے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ چیز عطا فرمادے جب وہاں کے پاپ ہونے کا قورچر کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ اسے ہم سے دہرا کر دے۔ وہ کہے گا اللہ تعالیٰ ہمیں اور اسے تم میں سے ہر شخص کے لئے اس کے مثل ہے یہاں تک کہ ہر ایک کو دے گا۔ ہر ایک کو دے گا۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُزَيْبٍ «وَدَّعَى عَرْدَاؤُ دَعَى» ۱۰ الزَّعْرَاءُ جَرِيحٌ غَمَامَةٌ عَنْ أَبِي عَرَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَوَفِّيهِ عَمِّي ابْنُ يَحْيَى رَأَيْتُكَ مَقَامًا مَحْنُودًا وَسُئِلَ عَنْهُ قَالَ هِيَ سِدَّةُ هَدٍ حَبِيبَتُ حَسَنِ وَدَارُ الدُّرِّ هَابِرِيُّ مُوَدَّةُ الْأَرْدَنِ وَهُوَ عَدُوٌّ عَدَالَةٍ فِي الْأَرْضِ ۱۱۔

تقریباً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جسے خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہمراہ لیا ہے۔ یہ عورت حسن بن علی سے ملتی ہے اور وہ اس کے ساتھ ہے۔ یہ عورت حسن بن علی سے ملتی ہے اور وہ اس کے ساتھ ہے۔ یہ عورت حسن بن علی سے ملتی ہے اور وہ اس کے ساتھ ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُزَيْبٍ «وَدَّعَى عَرْدَاؤُ دَعَى» ۱۰ الزَّعْرَاءُ جَرِيحٌ غَمَامَةٌ عَنْ أَبِي عَرَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَوَفِّيهِ عَمِّي ابْنُ يَحْيَى رَأَيْتُكَ مَقَامًا مَحْنُودًا وَسُئِلَ عَنْهُ قَالَ هِيَ سِدَّةُ هَدٍ حَبِيبَتُ حَسَنِ وَدَارُ الدُّرِّ هَابِرِيُّ مُوَدَّةُ الْأَرْدَنِ وَهُوَ عَدُوٌّ عَدَالَةٍ فِي الْأَرْضِ ۱۱۔

تقریباً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جسے خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہمراہ لیا ہے۔ یہ عورت حسن بن علی سے ملتی ہے اور وہ اس کے ساتھ ہے۔ یہ عورت حسن بن علی سے ملتی ہے اور وہ اس کے ساتھ ہے۔ یہ عورت حسن بن علی سے ملتی ہے اور وہ اس کے ساتھ ہے۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَرَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ تَوَفِّيهِ عَمِّي ابْنُ يَحْيَى رَأَيْتُكَ مَقَامًا مَحْنُودًا وَسُئِلَ عَنْهُ قَالَ هِيَ سِدَّةُ هَدٍ حَبِيبَتُ حَسَنِ وَدَارُ الدُّرِّ هَابِرِيُّ مُوَدَّةُ الْأَرْدَنِ وَهُوَ عَدُوٌّ عَدَالَةٍ فِي الْأَرْضِ ۱۱۔

تقریباً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جسے خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہمراہ لیا ہے۔ یہ عورت حسن بن علی سے ملتی ہے اور وہ اس کے ساتھ ہے۔ یہ عورت حسن بن علی سے ملتی ہے اور وہ اس کے ساتھ ہے۔ یہ عورت حسن بن علی سے ملتی ہے اور وہ اس کے ساتھ ہے۔

پیشوا اور ملکہ نور سے "ان پڑھتے تو سترہویں قرآن کو یہ داخل کرنے" کے لئے ہوا ہے۔ "مے والے کو کالیاں" سے
 تھے چرچہ نہ تھا۔ یہ بات ہمارے لئے قرآن کی ملکہ ملکہ سے ہائیں کہ سترہویں قرآن کو ہر سال
 کر کے والے اور سے، مے والے کو کالیاں دینے لگیں۔۔۔ دیکھا آج سے یہی ہر ملکہ میں نہ تھیں۔ مٹی والے آج پر
 چمکے کہ یہ ملکہ ملکہ کے لئے یہ ملکہ ملکہ۔۔۔ حدیث حسن ہے۔"

١٨٢ - حدثنا أحمد بن منيع - حدثنا أبو بشر - قال سمعته من أبي حنيفة عن أبي عبد الله بن عوف بن عبد الله ولا يخبر به إلا ذلك ولا يحدث بها ولا يرفع يده عن ذلك سبلاً قال عزاب زرموا الله مني الله عليه وسلم
محبب يملك وكان رضي صاحب به مع قوله بالعدا في فكان لمسكون في رضي صاحب له من
ومن يرونه ومن به ذلك الله بذل له ولا يخبر به إلا ذلك الذي يرواه من جميع المسكون
فبذلك يفرق ولا يخبر بها عن صاحب به ولا يرفع يده عن ذلك ولا هذا حديث حسن صحيح أصح

فَرَحُودُ: حضرت اہل حقؑ کو بلا تلبہر مصلحت کی تحریک میں لمانے ہیں کہ یہ اس جگہ رہیں جس کی آرم و پیچیدگی میں چھپ کر دولت و پست خیر اور سچے کلمہ کے ماتھو مار پڑھنے تو قرآن بلند آواز سے پڑھنے پر چڑھ کر کہیں جسے قرآن سنتے تو نہ دانتا کہ غلو کیا ہے دینے جتنے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہی (کلام) کو حکم دیا کہ اسی بلکہ وہ اس سے مت پڑھیے کہ مشرک ہیں جس اور اس کا پسند میں ان کی تہ نہ بھی نہ پڑھ کر صحابہ کو ملامت نہ نہیں بلکہ ان لوگوں کے وہ مایاں کار و انکار تھے (یعنی یہ ایسا آواز سے پڑھے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[illegible]

کہ کہ۔۔۔ ہندی، وہاں میں رقم کھلا، وہاں میں "محررین" کے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی
(تِلْكَ اَنْزَلْنَاهُ ذُو الْقَرْنَيْنِ)

شرکین کے لئے مسطرانہ تو موعود میں ہے۔ وہی غرض، اوستہ تو بھی موجب تفسیر ہے۔
فِرْعَوْنُ السُّوءُ (ان میں سے بدترین کسی سے کہا گیا) میں کھدخت لیا گیا (تو وہ کہوں میرا،
ان میں اپنی بدعت تھی۔ اور اسے پابندی دے کر کھنڈ بنائے تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "أَمْرٌ مِثْلُ
بِرْمِصٍ يَحْمِلُ خَبْرَ ثَلَاثِينَ سَنَةً يَخْرُجُ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ"

وہاں قصہ "بِرْمِص" کے "محررین" کے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی
میں سمجھتا ہوں، یہاں سے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی

لَقَدْ كُنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ مُتَوَلِّينَ لَكَ يَا خَلْقَ اللَّهِ
وقت کے فرقہ خاستہ ہوتے ہیں۔

یہ "بِرْمِص" کے "محررین" کے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی
میں سمجھتا ہوں، یہاں سے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی

یہ "بِرْمِص" کے "محررین" کے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی
میں سمجھتا ہوں، یہاں سے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی

یہ "بِرْمِص" کے "محررین" کے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی
میں سمجھتا ہوں، یہاں سے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی

یہ "بِرْمِص" کے "محررین" کے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی
میں سمجھتا ہوں، یہاں سے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی

یہ "بِرْمِص" کے "محررین" کے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی
میں سمجھتا ہوں، یہاں سے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی

یہ "بِرْمِص" کے "محررین" کے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی
میں سمجھتا ہوں، یہاں سے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی

یہ "بِرْمِص" کے "محررین" کے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی
میں سمجھتا ہوں، یہاں سے آؤ، انہیں لے کر ہو، جو وہاں رہیں، یہی

جس کا یہ کہ جس اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ کرم سے نکلا جاوے گا، کوئی علامہ نہ تھا بلکہ بہت ائمہ کو چھوڑا دوسرے نے بھی
حدود کی طرف سے کرم سے ملنے کی ہڈ تاشی کہ وہ علامہ تھا جو حد سے دور تھے عورت کے ساتھ نہ تھے ہونا تو لہذا جو
علامہ نے اس کو متذکرہ کیا۔

حدیث تیسیمہ قرآن مجید اقصیٰ شت حدیث میں ہے کہ قرآن نے یہی سے کرم کی کہ میں کوئی
ان کی یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ سے روئے کی حقیقت کو خود بین نہیں فرما، کیونکہ احکام شرعیہ میں رسول کے متعلق کوئی ایسا حکم نہیں ہے
جو ان کی حقیقت کے جائز ہو سکتا ہو۔

علامہ ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روئے کی حقیقت کو اس سے نہیں بتایا تھا کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ روئے کی
حقیقت سے بھی جائز ہے بلکہ تعالیٰ کی عورت سے جو حد ہوں وہ حرام ہے۔
روح کی حقیقت کیا ہے؟

علامہ ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روئے کو اس سے نہیں بتایا تھا کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ روئے کی
حقیقت سے بھی جائز ہے بلکہ تعالیٰ کی عورت سے جو حد ہوں وہ حرام ہے۔
اس سے اس حد سے بھی معلوم کہ اس کا خلاف اس سے ہے۔
کرم سے اس حد سے بھی معلوم کہ اس کا خلاف اس سے ہے۔

علامہ ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روئے کو اس سے نہیں بتایا تھا کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ روئے کی
حقیقت سے بھی جائز ہے بلکہ تعالیٰ کی عورت سے جو حد ہوں وہ حرام ہے۔
اس سے اس حد سے بھی معلوم کہ اس کا خلاف اس سے ہے۔
کرم سے اس حد سے بھی معلوم کہ اس کا خلاف اس سے ہے۔
علامہ ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روئے کو اس سے نہیں بتایا تھا کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ روئے کی

علامہ ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روئے کو اس سے نہیں بتایا تھا کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ روئے کی
حقیقت سے بھی جائز ہے بلکہ تعالیٰ کی عورت سے جو حد ہوں وہ حرام ہے۔
اس سے اس حد سے بھی معلوم کہ اس کا خلاف اس سے ہے۔
کرم سے اس حد سے بھی معلوم کہ اس کا خلاف اس سے ہے۔
علامہ ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روئے کو اس سے نہیں بتایا تھا کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ روئے کی

علامہ ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روئے کو اس سے نہیں بتایا تھا کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ روئے کی
حقیقت سے بھی جائز ہے بلکہ تعالیٰ کی عورت سے جو حد ہوں وہ حرام ہے۔
اس سے اس حد سے بھی معلوم کہ اس کا خلاف اس سے ہے۔
کرم سے اس حد سے بھی معلوم کہ اس کا خلاف اس سے ہے۔
علامہ ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روئے کو اس سے نہیں بتایا تھا کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ روئے کی

علامہ ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روئے کو اس سے نہیں بتایا تھا کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ روئے کی
حقیقت سے بھی جائز ہے بلکہ تعالیٰ کی عورت سے جو حد ہوں وہ حرام ہے۔
اس سے اس حد سے بھی معلوم کہ اس کا خلاف اس سے ہے۔
کرم سے اس حد سے بھی معلوم کہ اس کا خلاف اس سے ہے۔
علامہ ترمذی رحمہ اللہ نے یہ روئے کو اس سے نہیں بتایا تھا کیونکہ اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ روئے کی

[illegible]

حضرت علیؓ حضرت ابی بکرؓ کے لئے یہاں سے ہر ایک کی حق میں پانچ سو تیس سو تیس

دس سو تیس

۱۔ حضرت ابی بکرؓ

۲۔ تیس سو تیس ہر ایک کی حق میں پانچ سو تیس سو تیس

۳۔ تیس سو تیس ہر ایک کی حق میں پانچ سو تیس سو تیس

۴۔ حضرت ابی بکرؓ

۵۔ تیس سو تیس ہر ایک کی حق میں پانچ سو تیس سو تیس

۶۔ تیس سو تیس ہر ایک کی حق میں پانچ سو تیس سو تیس

۷۔ تیس سو تیس ہر ایک کی حق میں پانچ سو تیس سو تیس

۸۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

تذکرہ شریف

۱۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۲۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۳۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۴۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۵۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۶۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۷۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۸۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۹۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۱۰۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۱۱۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۱۲۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۱۳۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۱۴۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۱۵۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۱۶۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

۱۷۔ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ حضرت ابی بکرؓ

طلبہ یہ کہ نیک، پرمس سے لڑتے ہو تو انوں کے لئے وہاں ہیں اور انھیں خود میں بھی اپنے وہاں میں اور
 خدا جل شانہ بھی عجب لڑاتے ہیں۔

انہی لوگوں سے کالم فائنل و عبور ملت نہ کر رہے تو اس سے یہ بے پناہ ہیں۔

۱۔ یہ کہ خیر بیچنے کے حضرت عثمان غنی کا قول نقل کیا ہے جو بھی بعد چھ یا ماکھائی بھی کھائے کرنا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے ملنا کی پوری ضرورت پیدا ہے

حضرت حسن بھٹو فرماتے ہیں کہ ایک قوی سے بے کیا کہ جس کی عزت کر دیں گا کہ لوگوں میں شہرہ بہ ہوا
تو وہ سب میں سب سے پہلے پہل ہونا سب سے آخر میں اٹھ ہی مات مارت کیا کیا مگر وہ جہاں سے بھی ٹکڑا دو ٹوک یہ
ہو گا کہ آگیا جب اس کے ہر معاملہ دیکھو، اس سے نیت ہر نئی کارروائی کے ساتھ ملاوٹ شروع کر دوں تو اب ہر
نئی ممانعت کی گئی ہے یہ ہر شخص آدمی سے اللہ تعالیٰ کی اس پرست ہو یہ واقعہ ہر سر کے حضرت سے بڑی سے بہت یاد
ملاؤ! ملاؤ۔

[illegible]

تقریباً

٢٥٥) امره عليه السلام في الجوارح: قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: «ما من جوارح الا وله حظ من الجنة»

[illegible][illegible]

* ۲۹۶ * خبر سے اجمالاً یہ کہ یہ وہ شخص ہے جس کی پہچان "میں نے" کے طور پر ہوئی ہے۔ (۱۳۷۴ء) اور اس کا شمار ۱۳۸۴ء

۱۹۵۰: حرجه ساء مراء (۱۹۵۱) فیلر لمرالای باب و ورواوت ر جملة مؤلفات: ۱۳۰

حسن صلیح و، اُسے اَلْاَنْوَالُ عَلَی الْقُعُورِ اَلِی الْعَمَانِ ۱۰۰۰ ہجری
توفیق و رعایت کے نام سے کھڑی شارب نہیں لے کر نہ بھڑکتے اور عید سے ۱۰۰۰ ہجری میں انور سے اسی
حدیث کی مانند قرار کرتے ہیں۔ یہ حدیث سن سکتے ہیں۔ یہ حدیث سن سکتے ہیں۔ یہ حدیث سن سکتے ہیں۔
کرتے ہیں۔

تشریح

یہ حدیث کی بار بار میں ایک بار یاد دہان کیا گیا، ۱۰۰۰ ہجری میں اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸
ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔

حدیث اچوتی ۱۰۱۸ ہجری میں اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔

قیامت کے دن اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔

اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔

اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔

اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔

اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔

اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔
اس حدیث کی روایت میں کلمات کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۱۰۱۸ ہے۔

سُئِلَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ صَوْنَهُ بِهَاجِلٍ لَا يَخْبِرُ بِأَلْفِهَا النَّاسُ فَقَالَ رُبَّمَا أَنْ يُؤْكَلَ السَّعْدَةُ نَسِيًّا
عَظُمَ إِلَى قُوَّتِهِ، يَكُونُ عَقْلُهَا أَمَّا شِدْقُهُ فَمَنْ سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ حَرُّوا أُنْعَمُوا وَغَرَّجُوا مِنْ عِنْدِ قَوْلِ
بِقَوْلِهِ فَقَالَ هَلْ يَسْأَلُونَكَ يَوْمَ ذَلِكَ قَالُوا أَلَيْسَ وَرَسُولُهُ أَفْهَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمَ يَدَى أَلْفُ جَبْهِ دَمٍ مُنْأَلِيهِ
رَبِّهِ لَقَوْلِهِ يَا أَدَمُ اعْبُدْ بَعْدَ نَارِ فَكُنْ لَكَ نَارُ وَمَا تَخْتِ النَّارُ لِقَوْلِكَ مِنْ كُلِّ لَبِئْسَ بِهَاجِلٍ وَبِهَاجِلٍ وَبِهَاجِلٍ
وَيَسْأَلُونَكَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ مِنْ أُنْعَمٍ فَيَسْأَلُكَ الْقَوْمُ عَنْ مَا لَكَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا لَكَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا لَكَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَا لَكَ مِنْ ذَلِكَ
أَلَيْسَ عَنِهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ لَكَ بِأَصْحَابِهِ قَالَ لَعَلَّكُمْ وَبَشَرُوا وَتَوَلَّيْتُ بَعْضَ خُصْمِي بِيَدِهِ أُنْكُمُ لَسَعِ حُلُفَتَيْهِ
كَتَبْتُ مَعَ سِرِّهِ أَلَا كُنْتُمْ لَمْ يَخْرُجْ وَمَا خَرَجَ مِنْ مَدِينَةٍ مِنْ دَمٍ وَبَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ قَسْرَى مِنْ الْقَوْمِ
بَعْضُ الْأَنْبِيَاءِ يَجْعَلُونَ خَالًا أَعْمَى وَبَشَرُوا وَتَوَلَّيْتُ بَعْضَ خُصْمِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ مِنْ نَاسٍ إِلَّا كَالْكَاسِمَةِ يَوْمَ
خُبِّ الْحَمِيرِ لَوْ كَانَتْ لَكُمْ مِنْ دَرَجٍ بِأَيَّةٍ هَذِهِ حَبِيبٌ خَيْرٌ صَحِيحٌ ۝ ۳۶ ۝

ترجمہ: "حضرت عمران بن حنین فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک فرس لئے کہ مگر ہم نے
"مے پلچے ہو گئے ہیں اور ہم نے اپنے خدا سے یہ کہہ دیا: "یٰٰلَہٰذَا اِنْسُلْ اَقْوَمُ" "صہ صحیحہ
کرام میں سے آپ ﷺ کی وفات میں تو سمجھ گئے کہ آپ ﷺ کوئی بات کہنے والے ہیں یہ دینی حادیوں کو انکار
(آگے آئے) آپ ﷺ سے فرما دیا کیا تم جانتے ہو کہ میں سادات سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ میرے
اس کا سولہ پانچ ہونے میں تمہیں لکھا ہے فرمایا یہ وہاں ہے کہ اللہ تعالیٰ آدم سے لکھا کہ پکاریں گے وہ جواب دیں
گے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اسے آدم علیہ السلام جنم کے لئے لکھا گیا کہ وہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ وہاں رہا کرتا ہے
اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہ ہمارے قریبیوں میں سے تو دونوں نے ہمیں لکھا کہ ایک ہی ہے اس بات سے لوگ ماہوں ہو گئے
یہاں تک کہ کوئی مسکرمی نہیں سکا۔ چنانچہ جب نبی ﷺ کو غلبہ دیکھا تو آپ ﷺ سے فرمایا
عمل کرو اور شریعت دو اس وقت کی قسم میں کہ (تو جہاد) کی جان ہے تمہارے ساتھ وہو قور
ہاں ہوں گی جو جس کی کے ساتھ نہیں ہیں کی تعداد بارہ ہوں گی۔ یک یا جہاد یا جہاد " دوسری جو شخص کی آدم
اور انہیں سے مرثیہ ہوئی فرماتے ہیں یہ ہیں کہ تمہارے تمام جہاد کی پینٹیں ختم ہو گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا
کہ اور ہلاکت نہ ہو کہ تمہاری دوسری متوں کے مقابلے میں تمہارے سر تانے جیسے کہ رات کے پہلو میں گل ہو
ہو کر کے ہاتھ کے خدا کا کشت۔ یہ حدیث صحیح ہے۔"

۳۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَهَيْثُ وَاجِدٌ قَالُوا يَا غَدَاةَ اللَّهِ مِنْ صَبِيحٍ لَمْ يَكُنْ فِيهِ الْبَيْتُ
مِنْ دَارِ خُصْمِي نَبِيٍّ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غُرَافَةَ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ قَا

وَمِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شِئْتُمْ يَهْوَرُ عَلَيْهِ جِبَارُهَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
غَرِيبٌ وَهُوَ يَرْوَى مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَلَامًا حَدَّثَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْوَرُ عَلَيْهِ جِبَارُهَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَغَرِيبٌ

متنوع: ”حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہؓ کو اس لیے بیت المقدس رکھا کہ وہاں کوئی ظالم آج تک نہ رہا ہو۔ یہ حدیث سن کر غریب سے دہریہ اس حدیث کو بھی رد میں لے کر نکلا اور ایت کرنے پر بقیہ بھی یہ ہے وہ جھٹل سے ادا ہوئی ہے۔ رد میں آ رہا ہے یہ ہے اس کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔“

٢٢٨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبْنُ وَاسِعٍ وَأَبْنُ يُونُسَ الْأَزْهَرِيُّ عَنْ شُعْبَانَ التُّورِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
عَدَمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي عَدَسٍ وَرِثَاءُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَكِهِ
لَهُ يَنْكِرُ آخِرُهُ بِقَوْلِهِمْ لِيُحْكَمْ لَكَ قَالَ اللَّهُ عَالِي لَيْلٍ يَدْعُوهُمْ بِأَقْوَامٍ مَدِينَةٍ طَبَعُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى
بَصَرِهِ لَنَدِيمٌ لَا يَهْدِي اللَّهُ لِقَوْمٍ يُؤْكِرُونَ وَمَعْلُومٌ أَنَّهُ سَبَّحُونَ قَالَهُمْ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ هَبْرٌ وَاجِدٌ
عَنْ شُعْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ نَسَائِمِ الْخَطَّابِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مَوْسَى وَرِثَاءُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[illegible]

— قسمة —

۱۔ یہ قصہ ان لوگوں میں جاری ہے جو کہ ان کے عقائد میں غلو ہیں اور یہ کہ یہ قصہ ان کے عقائد میں غلو ہے۔
 ۲۔ یہ قصہ ان لوگوں میں جاری ہے جو کہ ان کے عقائد میں غلو ہیں اور یہ کہ یہ قصہ ان کے عقائد میں غلو ہے۔

علاج: یہ سہولت میں نختہ کا مٹھل جانا ہوئے میں اس لیے اس سہولت کا نام سورب نختہ ہے

انحصار امی اشیئ صلی اللہ علیہ وسلم وکلا ذلک حاربه فی سرائہ ذلک اُجیب بہ ہدیہ مضامہ مہمہ
عزت دلت، شوق ملہ صلی اللہ علیہ وسلم لدیہ لظہرین عمر حارہ میں کلا لہ ہدیہ ہدیہ
احسب وصریثہ ان ہدیہ نجیب نجیب جتہدہ فی اذاعہ اہمال دلی اللہ ہدیہ حارہ اُنہ ہدیہ
جہتہ ان اہمال اہمال اہمال اہمال وصریثہ دلیہ لظہرین وصریثہ دلیہ لظہرین
مصحح عربیہ میں حدیث اہمال اہمال اہمال اہمال

تَرْجُمَةُ اَلْاَشْرَافِ (خِزْمَةُ سُوْم) میں کلا ذلک حاربه فی سرائہ ذلک اُجیب بہ ہدیہ مضامہ مہمہ
عزت دلت، شوق ملہ صلی اللہ علیہ وسلم لدیہ لظہرین عمر حارہ میں کلا لہ ہدیہ ہدیہ
احسب وصریثہ ان ہدیہ نجیب نجیب جتہدہ فی اذاعہ اہمال دلی اللہ ہدیہ حارہ اُنہ ہدیہ
جہتہ ان اہمال اہمال اہمال اہمال وصریثہ دلیہ لظہرین وصریثہ دلیہ لظہرین
مصحح عربیہ میں حدیث اہمال اہمال اہمال اہمال

۳۶۶۶ حدیث اہمال اہمال اہمال اہمال وصریثہ دلیہ لظہرین وصریثہ دلیہ لظہرین
احسب وصریثہ ان ہدیہ نجیب نجیب جتہدہ فی اذاعہ اہمال دلی اللہ ہدیہ حارہ اُنہ ہدیہ
جہتہ ان اہمال اہمال اہمال اہمال وصریثہ دلیہ لظہرین وصریثہ دلیہ لظہرین
مصحح عربیہ میں حدیث اہمال اہمال اہمال اہمال

تَرْجُمَةُ اَلْاَشْرَافِ (خِزْمَةُ سُوْم) میں کلا ذلک حاربه فی سرائہ ذلک اُجیب بہ ہدیہ مضامہ مہمہ
عزت دلت، شوق ملہ صلی اللہ علیہ وسلم لدیہ لظہرین عمر حارہ میں کلا لہ ہدیہ ہدیہ
احسب وصریثہ ان ہدیہ نجیب نجیب جتہدہ فی اذاعہ اہمال دلی اللہ ہدیہ حارہ اُنہ ہدیہ
جہتہ ان اہمال اہمال اہمال اہمال وصریثہ دلیہ لظہرین وصریثہ دلیہ لظہرین
مصحح عربیہ میں حدیث اہمال اہمال اہمال اہمال

● عہد کو پورا کر رہے ہیں۔

● نماز پر حفاظت کر رہے ہیں۔

مفسرین فرماتے ہیں ان حفاظت میں امام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے متعلقہ احکام کا جلتے ہیں جس کو ان میں یہ ضمانت پہنچ گئی وہ مومن کامل اور دنیا و آخرت کے امان کے سچے ہیں۔

خَذُّنَا عَدُوَّنَا مِنْ جَمْعِهِمْ (ص ۱۵، ص ۱۶)

لَئِنْ كَانَ أَصَابُ حَرْبٍ (ص ۱۵، ص ۱۶) بخاری شریف کی روایت میں: لَئِنْ كَانَ مِنَ الْعَدُوِّ ضَرْبٌ مَا يَكُونُ وَأَنْ لَمْ يَكُنْ الْعَدُوُّ: بخاری شریف کی روایت میں: "وَلَوْ كَانَ غَيْرُ ذَلِكَ لَاحْتِجْتُ عَلَيْهِ لِي الْكَلَامُ" کے الفاظ وارد ہوئے ہیں۔

اس پر علامہ ابن حجر مکیؒ نے فرمایا کہ یہ نوہ کے تمام حصے سے پہلے کی آیت ہے لہذا یہ نوہ واحد کے بعد تمام آیتوں پر یہ اذکار فرمادے جاسکتے ہیں۔^(۱)

اللہ یجْعَلْ لِي شَيْبَةً (ص ۱۶، ص ۱۷) ایک دوسری روایت میں: "إِنَّمَا جَعَلْتُ حَيْبَةً" کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔^(۲)

خَذُّنَا لِقَائِ ابْنِ عَمْرٍ (ص ۱۵، ص ۱۶) وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا آتَانَا وَاقْنُوتَهُمْ وَجَلَدُ (ص ۱۵، ص ۱۶) یُؤْمِنُونَ میں دو قراءت تیرا ① یونان اپنے کاظمی صدارت ہے۔ یا اور ہمارا کہہ کے ساتھ جو پکارا جاسکتا ہے یہ پڑھا۔

② دوسری قراءت "یا ہوتو حافظو" پڑھا گیا ہے اور یہ قراءت شفاء ہے اس صحت میں ترجمہ یہ ہوگا کہ وہ لوگ کہ جو کرتے ہیں اور جو کچھ کہہ رہے ہیں ان کی حالت یہ ہے کہ ان کا دل پریشان ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مشہور قراءت میں یہ آیت مالی حفاظت کرنے والوں کے مطابق ہوگی اور قراءت شفاء میں اس آیت کا قطعی بدلہ مہلت کے مطابق ہوگا۔ اس میں نور و روزہ دوسری تمام بدنی عبادتیں شامل ہیں اور اپنے مال میں سے نہ کی روک میں نکالتے ہیں یعنی ذکوۃ اور صدقہ وغیرہ نا کرتے ہیں۔^(۳)

حَالٌ لَا تَأْتِيكَ الْهَيْبَةُ (ص ۱۵، ص ۱۶) جو لوگ جتنے افعال کرتے ہیں، تباہی خوف کھاتے ہیں اور جو لوگ جتنا اعمال سے دور رہتے ہیں اتنا ہی ان کے دل میں بے لگتی رہتی ہے۔

محرر صحت بخاری لکھتا فرماتے ہیں ہم نے دیکھا لوگ، ایسے ہیں جو ایک عمل کر کے تباہی کرنے کے بعد عمل کر کے بھی تباہی کھاتے رہتے۔^(۴)

خَذُّنَا سُوءَ ظَنِّ بِنُصْرٍ (ص ۱۶، ص ۱۷) وَبِهَا كَيْلُخُونِ لَأَلْ تَنْبُو نَبْذُ (ص ۱۶، ص ۱۷)

عجب۔ میں یہ اللہ تعالیٰ سے سزا خوردی ہو یا بت مارل لڑو ایک "وہ نہیں بدھوں کوڑا جھٹ۔" الا یہ ہے نئی
کرم کو لکھا، نے اس شخص کو دیا، اور یہ تاب ناکھ کر سارے نے بدھ کے نصیحت کی، اسکی کیا، کیا کر دہوئی، آخرت
سے عدب کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ وہ کہنے لگا یا میں "ہے" رات کی گھڑی کے آپ کو لکھا، وحق کے ساتھ
میں نے اس پر حملہ بہت کیں لگاؤں پھر آپ کو لکھا میں صورت کی طرف سے۔ وہ سے بھی اتنی طرح سمجھو نہیں
میں سے بھی کہیں کیا کر اس۔ اس کی قسم جس سے آپ کو لکھا کہ کوئی کے ساتھ ساتھ کیا ہے میرا شوہر کیا نہیں۔ اس سے
بدھ سے لکھا کہ اس سے شرم نہ کیا اور اس نے چہرہ، نہیں یہ کہ وہ چاہے اس پر انجمن سے کہہ کیا کر اگر وہ اس کو
میں پر یہ شخص کی لعنت۔ یہ صورت سے نہیں پر دشمنان میں، یہ کہ وہ جیسا ہے، اور اگر وہ سمجھو اس پر (صورت پر) کہ
شوالی فاضلہ بہت چور یہ بدھ کے حسن گنج سے اور اس کے ساتھ میں بھی میں صفا کرتے بھی روایت ہے۔"

[illegible]

تقریباً حضرت ابن مہدیؑ کے زمانہ میں کہ بلال بن مہدی نے اسی یزید بن عبد اللہ کے ساتھ دار النہد

كَانُوا مِنَ الْأَوَّلِينَ مَا أَحْبَبْتُ نَظَرْتُ فِيهِمْ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونُوا بَيْنَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ حَتَّى سُرِّي
بِمُحَمَّدٍ وَمَا عَمِلْتُ بِهِ فَمَتَّى كَانَ مُنَادٍ ذَلِكَ إِلَهُكُمْ حَرَجْتُ لِيُخْبِرُنِي وَمَعِيَ ثُمَّ سَطَعَ دَعْوَتُ
فَقَالَتْ نَبِيٌّ سَطَعَ فَمَتَّى لَهَا أَيْ أَمْ سَبَّحْتُ بِهَا نَبِيٌّ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
لَهَا أَيْ أَمْ تَسَبَّحُ اسْمَهُ فَكَانَ ثُمَّ عَرَبِيَّةً فَقَالَتْ نَبِيٌّ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
بَلَدٍ فَقَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
مَالِكٌ بِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
وَرَمَتْهُ فَقَالَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَيْنِ إِلَى بَيْتِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيهِ الْفُلَاءُ وَدَخَلَتْ
الْبَارِ فَوَجَدَتْهُ أُمَّ رُوْمَانَ فِي الْبَيْتِ وَالْأَبُو يَكْرَهُ لِقَاءَ اللَّهِ بِفَرٍّ فَطَلَّتْ أَبِي مَحَلَّةً بِلَا بَالِيَّةٍ فَالْتَمَسَتْ
فَأَحْبَرَهَا وَذَكَرَتْ لَهَا أَحَبِّبَتْ هَذَا هُوَ لَمْ يَنْجِ مِنْهَا مَا يَنْجِي مِنْ طَلَبِهَا بِسَبِّهِ حَتَّى عَلِمَتْ أَنَّ قِيَامَهُ
وَلَمْ يَسْلَمْ فَالْتَمَسَتْ امْرَأَةً خَشَاءً عَدُوًّا وَجَلَّ بِهَا لَهَا عَدُوًّا الْأَحْسَنُ تَهَا وَفِيهَا قِيَامَهُ لَمْ يَنْجِ
مِنْهَا بِمَا يَنْجِي مِنْهَا فَالْتَمَسَتْ وَفَدَّ عَدَمَ بِهِ أَيْ قَالَتْ نَبِيٌّ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
فَمَعَ بِكَ يَكْرَهُ صَوْنَهُ وَهُوَ قَرْنِي الْبَيْتِ يَكْرَهُ قَرْنِي لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
فَصَارَتْ عِيَالًا فَدَخَلَ أَمْسَتْ عَيْنُهَا بِهَا نَبِيٌّ الْأَرْحَمُ إِلَى بَيْتِكَ بِرَحْمَتِكَ وَلَقَدْ خَلَّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبِّ نَبِيٍّ وَصَالٍ عَيْنُهَا بِهَا نَبِيٌّ الْأَرْحَمُ إِلَى بَيْتِكَ بِرَحْمَتِكَ وَلَقَدْ خَلَّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
حَتَّى تَدْخُلَ لَقَدْ تَنَاقَلَ حَمِيمَتَهَا وَفَعَلَتْهُ وَنَهَرَهَا بِهَذَا فَفَعَلَ ضَرْفِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
رَدَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
بِهِ الدَّهَبُ الْأَخْصَرُ يَنْجِي الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلُ الْبَدِي تَهْلُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كَتَمْتُ كَتَبْتُ
لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
حَتَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَّ عَدَمَ بِهِ أَيْ قَالَتْ نَبِيٌّ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
وَسَالَى فَشَهِدَ حَتَّى صَلَّى لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
عَائِشَةُ إِذَا كُنْتُ فَارِيتُ سَوَاءً أَوْ ظَلَمْتُ فَتَوَجَّيْتُ إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ عَيْنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ عِيَالِهِ فَالْتَمَسَتْ وَحَاضَتْ
بِمَرَّةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِسَائِبٍ فَقَالَتْ لَا تَسْتَحْيِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ فَإِنَّ تَذَكُّرَ سَتٍّ وَوَعْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَمَسْتُ إِلَى أَيْ قَالَتْ أَحِبَّةً قَالَتْ مُعَاذِ اللَّهِ أَنْقُلْتُ إِلَى لَيْسَ لِنَفْسِي أَحِبَّةً
لَا لِي أَنْقُلْتُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ

بابت نہ تھی۔ فوت یہاں تک پہنچ گئی کہ مسجد میں سب اداں، فریج کے دو مہمان لڑائی کا عہد ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے اس کا علم بھی نہیں تھا۔ اس روز شام کے وقت میں مسطح کے ساتھ کسی کام کے لئے نکلے (چلے گئے)۔ اس مسطح کو حضورؐ کی تو کہنے لگیں مسطح! عاتق! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے کہا کیا بات ہے آپ اپنے بیٹے کو کوئی دے دیں۔ وہ خاموش ہو گئیں۔ تھوڑی دیر بعد پھر حضورؐ کی اس مسطح کی لڑائی کی خبر مائی کے پاس گئی۔ میں نے وہ سنا۔ ان سے پوچھا لیکن اس مرتبہ بھی وہ خاموش رہیں۔ تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا تو میں نے انہیں ڈانٹا اور کہا کہ تم اپنے بیٹے سے بے پردہ کرنا چاہتی ہو۔ اس مسطح کو کہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم میں سے تمہاری دوستی کو ہی قبول کرے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے پوچھا میرے متعلق کس وجہ سے ان پر سورا نے ساری عقیدت رکھیں؟ یہ بیان کر دیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی یہی بات ہے؟ وہ کہنے لگیں ہاں اللہ تعالیٰ کی قسم میں دیکھ کر حیرت ہوئی، جس کام کے لئے علیؑ بھی اس کی لڑائی بھی حدت باقی نہ رہی، اور پھر مجھے جلا ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کیا رسول اللہ! مجھے میرے والد کے مرنے کا کچھ بتائیے۔ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ ایک غلام کو بھیج دے۔ میں نے گھر میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ مرد وہاں بیٹھا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والدہ) کہتے ہیں اور ابو بکرؓ اپنے قرآن کریم پڑھ رہے ہیں (والدہ) سے پوچھا یہی جیسے آئی ہو؟ میں نے ان کے سامنے پڑھا تو وہ یہاں کیا رہا۔ ان کا توں میں جہاں چلا ہے انہیں بھی اس سے اتنی عقیدت ہوئی جتنی مجھے ہوئی تھی۔ وہ مجھ سے کہنے لگے۔ یہی خبر انہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کوئی حرب صمدت عورت کی نہیں جس سے اس کی سورتوں کے ہوتے ہوئے اس کا شرم و عفت نہ رہے (وہ کہیں) اس سے صدمہ نہ کرنا اور اس کے متعلق۔ تم نے بتائی جائیں مگر انہیں وہ اذیت نہیں پہنچی جو مجھے ہوئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا میرے والد بھی یہ بات جانتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ ہاں آپ کو بتا دیا گیا ہے۔ بات جانتے ہیں۔ آپ پر میں اور اب وہ تمہیں ہوئی اور وہ نہ تھی۔ حضرت ابو بکرؓ نے میرے رونے کو آواز کی تو چپ بستر پر رہے اور میری والدہ سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے اپنے متعلق جیسے والدہ کا علم ہو گیا ہے۔ ہذا اس کی تمکھوں میں آنسو آئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا یہی میں نہیں قسم دیتا ہوں کہ اپنے گھر و بیٹوں کو نہ دے۔ میں دیکھ گئی تو رسول اللہ ﷺ میرے گھر تک پہنچ گئے اور میری حکام سے میرے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم مجھے اس کی عیب کا علم نہیں تھا ضرور ہے کہ وہ (یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سچا یہی کہتی تھیں اور کہتی تھیں۔ اعلیٰ ہو کر آج تک یہ کرتی تھی۔ (راوی وحید ہے کہ "حضر نہ" کہا یا "عجب نہ" تھا) اس پر بعض صحابہؓ ان کے لئے "سے ڈی" اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے ماتے ہوئے ہوں یہاں تک کہ بعض نے سے (یعنی عاتق کو) دیا بھلا کہا۔ وہ کہنے لگیں ہاں اللہ تعالیٰ کی قسم میں ان کے (یہی

[illegible][illegible]

مقلوبہ کا، بدعا، بن الی عدلی کے دو محمد بن اعلیٰ سے دو عمادہ بن ابی مرثد سے اور دو حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جب میری بابت نال بنی قویہ ذکر میں یہ منہ پر کھڑا ہے جوئے ہواں کا تو کہہ کرنے کے بعد آیات تلاوت کیں پھر یہ فقرہ پڑھا "وہ میری دل اور یہ عورت پر حد تک جادو کرے" کہہ دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن اعلیٰ ہی روایت سے جانتے ہیں۔

— قلم —

سرتاج علی

یہ شہید کی سوانح میں مدد کے طور پر ہے یہ سوانح نگار سے کہتے ہیں وہ اس میں اضافہ کیا ہے

119

مکتبہ محمدیہ، بہار اور اہل حدیث کو عبدالرحمن سے دوا معین سے دوا منصور اور انش سے دوا بڑاواں سے دوا عمرو بن شمس سے دوا عبداللہ سے اور دوا فیہ رم مہجہ۔ اسی کے پیش نقل رہے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[illegible]

مکتبہ تحفہ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے میں کہ جس کے دوسرے مکتبہ سے پوچھا کہ کون سا علماء سے زیادہ پڑھا ہے۔ آپ مکتبہ نے فرمایا کہ تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراؤ تاکہ اس نے تمہیں پورا کرے اور پھر وہ لوگوں کے لئے نقل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ خدا کا کلمہ لکھائے گا یا تمہارے کہنے میں سے رکھنے لگے اور یہ کہ جو بچے چاہیں ان کی روٹی کے ساتھ زنا عمرو عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر قرآن مجید سے یہ آیت پڑھی "وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ" (اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور معبود نہیں پکارتے) اس شخص کو حق نقل کبھی کرتے ہیں اسے خلاف حرام کر دیا ہے اور نہ کبھی کرتے اور جس شخص سے یہ کیا وہ قتل میں پڑا اقسامت کے دس سے دسنا عبد بن کعبہ ان میں سے ایک شخص جو کہ بڑا ہے گا۔ الزکاء۔ ص ۶۹) سمیوں کی منصورہ شمش سے منظور حدیث عبد کی اصل سے مراد حدیث سے مراد صحیح ہے۔ اس سے کہ اصل کی مد میں ایک شخص پڑا ذکر ہے۔ محمد بن عثمان بن عمار سے مراد صحیح ہے۔ اصل سے مراد وہ اصل سے مراد وہ اصل سے نقل کرتے ہیں۔ وہ عربیہ میں ہیں۔ انہیں اے

== تَفْصِيْلُ ==

مرثہ طرہان کی ہے مگر وہ اس میں لا بد و جہد مع اللہ ہے۔ یہ ۱۹۶۸ء کے محنت آمیز دن ہیں۔

اس سہرت میں صحت تہ ہے اور نہ، آج بھی اس عذاب میں کمرے کی تعمیر کے لیے اور عروج کی تعمیر کے لیے

۱۲. ما یومنین ان الله یومرنا ان نؤمن بالله ورسوله وانا نعبد الله وانا نستعین

ان ہندو لکھ ، جس میں سے ایک ہندو نے کہا کہ وہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے گھر میں ایک ہندو لکھ لے لے۔

ان غنیل و اعلیٰ کے لئے ضرور ہر وہ عہدہ کا ہے۔ یہاں تک کہ ہر شخص کے حقوق کے ساتھ ساتھ (۲) کی (۱) کے ساتھ ساتھ ہر وہ عہدہ کا ہے۔

حبہ کی قطع، محض "خیر" سے یہ پراختیاں کی سے بلکہ یہ توئی ہے اُن کوئی تھیں یہ پھر خیر سے خیر سے
 بھی مراد تو یہ ہے کہ وہ خیر سے خیر سے خیر سے خیر سے خیر سے خیر سے خیر سے خیر سے خیر سے خیر سے

[illegible][illegible][illegible]

تخریبِ احزاب

[illegible]
$$m = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\alpha_1} + \frac{1}{\alpha_2} \right) \frac{1}{\alpha_1 \alpha_2} \quad (1)$$

وَمِنْ سُورَةِ الزُّرُّمِ

یہ باب ہے سورۃ زورم کی تفسیر کے بیات میں

۳۳۸ - حَدَّثَنَا هُرَيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحِمْصِيُّ نَا الْمُعْبِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ الْأَعْمَشِ سَمِعَ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ مَوْظَلَّهِبِ الرُّومِ خَلَّى قَابَسُ قَاصٍ حَبَابَ ذَلِكَ يُزْمِنُ عَمْرِيثُ قَالَتْ عَلَيْهِمُ الرُّومُ أَلَيْسَ لَهُمْ بَصَرُ الْمُؤْمِنِينَ فَجَبَّرَ عَلَيْهِمُ قَالَ هُوَ حَالُ الْمُؤْمِنِينَ بِهَؤُلَاءِ يَهْجُرُ رُومُ عَلَيْهِمْ وَاسْهَدَا حَدِيثُ عَرَبِيٍّ مِنْ هَذَا الرَّوْجِ حُكْمًا، عَرَأْنُورُ بْنُ عُبَيْدٍ سَلَبَتِ الزُّرُّمِ (دس ۳۳۸)۔

ترجمہ: ”حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ فرمودہ کے موقع پر وہی لی قادی پر وہاں آگے تو کوسوں کو یہ چیز ابھگ لگی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اَلَمْ عَلَيَّ الزُّرُّمِ“ (مطلوب ہو گئے رومی، ملے ہوئے ملک میں اور وہ اس مطلب سے کہ یہ عہد غریب غریب ہیں گئے چند برسوں میں امت تو ان کے ماتھے میں ہیں۔ کام چلے اور پھلے اور اس دن نثر میں گئے مسندت سے خالی کی جا سے جا کرنا ہے جس کی چٹا ہے روم آیت ۵۱) چٹا یہ مؤمن مل روم کے گھری پرنا۔ یہ جو ہے پر خوش ہو گئے یہ حدیث ابی سعد سے عرب سے عربی جی ”عَلَيْهِمُ الزُّرُّمُ“ علی پڑھتے تھے۔“

۳۳۹ - حَدَّثَنَا الْخَسْبِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي اسْتَرْقٍ الْفَرَسِيِّ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَدَسٍ عَنْ فَوَلَةَ تَقَالِي اِنَّ عَلِيَّ بْنَ الزُّرُّمِ يَرَى لَقَمَى الْأَرْضِ قَالَتْ عَلَيْهِمْ وَغَلِبَ قَالِ كَانَ الْمَشْرُكُونَ يُعَيِّرُونَ ابْنَ ظَهَرَ قَالَتْ فَبَرَسَ عَلَى الزُّرُّمِ لِأَنَّهُمْ رَأَوْهُمُ الْوَالِدِينَ وَكَانَ الْمُتَلَقِّمُونَ يُعَيِّرُونَ ابْنَ ظَهَرَ زُرُّمُ عَلَى دَرَسِ لِأَنَّهُمْ هُنَّ رَجَابَ فَذَكَرُوا أَيْبَنَ تَكْبَرُ فَذَكَرُوا أَبُو كَرِبَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بِهِمْ مَيْطَلُونَ مَذَكْرَةُ أَبُو كَرِبَ لَهُمْ فَظَفَرُوا اخْتَلَفَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ اخْتَلَفَ فَوَلَّيْتَ ظَهْرًا كُنَّا لَنَا كَمَا وَكَلَّا وَإِنْ ظَهَرَ لَمْ تَكُنْ تَكُنْ قَدْ وَكَلَّا فَمَعْمَلُ اخْتَلَفَ خَلَسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَكَذَلِكَ مَذَكْرُوا ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ عَمِي وَسَلِمَ فَقَالَ الْأَجْعَلَةُ أَلَيْسَ دُونَ قَالِ لَوْ أَنَّ الْمَشْرُكَةَ قَالَتْ قَالِ سَمِعْتُ وَاسْمُغُ مَا دُونَ الْحَسَرَةِ قَالِ نَمَ ظَهَرَ الزُّرُّمِ بَعْدَ مَا مَدَّ لَتْ فَوَلَّهَ تَقَالِي اِنَّ عَلَيْهِمُ الزُّرُّمُ أَلَيْسَ قَوْلُهُ وَبِوَسْطِهِ يَمْزُجُ النُّمُوتُونَ بَعْدَ اَللَّهِ يَنْصَحُونَ مِنْ نَصَاةٍ قَالِ سَيِّبَانِ سَمِعْتُ نَهْمَ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ يَذَرُ هَذَا حَدِيثُ حَسَنٍ صَحِيحٌ عَرَبِيٌّ اِنَّمَا مَقَرُّهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَانَ بِتَوَرُّدِهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ابْنِ عَمْرٍو

(دس ۳۳۹ مر ۱۱۴)

تشریح: اہل بیت جو کہ مومن اور سید کا ارتداد نہیں کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے وہی ہندوں کی طرح وراثت نہ لیا کرو۔ اور انہیں کاناٹھیا رو روہ یہ بھی حال لو کہ جس کی جدت میں بھائی نہیں پھر جس کی قیمت بھی حرام ہے اور یہ آیت ان کے متعلق ہے۔ حق تو وہی اسٹس منٹیشنری الیہ دار بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو کھانڈا جوں کے شہید ہیں تاکہ ان کے بھائی نہ ہوں کی روئے۔ دلائل اور اس کی ایسی (ایسی ایسے لوگوں کے سے دست کا عذاب ہے۔ عقاب۔ آیت ۶) یہ حدیث غریب سے اہل بیت کو کاہم ہو رہا ہے فقہ کرتے ہیں۔
لو کہ اس کی تعلیم بخاری ہے۔ آیت ۶ کی تمام فقہ اور علی بن رضیف ہیں۔

تفسیر

یہ تفسیر اہل بیت اور ان کے مومنین نے کی وہ ہے ان حدیث سے حدیث غریب کہتے ہیں۔
حدیث غریب وہ ہے۔ مگر کوئی مانی آواز میں سے حدیث وہی ہیں ان میں ۳۳ حدیث اور چار حدیث ہیں۔ یہ حدیث میں کتاب کی حدیث ۵۸۸ ہے۔ اس حدیث کی تعداد ۵۸۸ ہے۔

بنا بکھر اس حدیث

مذاہب اہل بیت حدیث

شان رس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کا حال بدل پڑا ہے کہ جو بنی حاتم سے چک کا ناگہانی
ان میں یہ بھی جو شخص بھی وہاں مقبول رہے گا اور اس کی روئے کا وہاں سے اس کا جو چاہے وہاں سے یاد دہانی میں
کی حدیث غریب (حدیث) حدیث ہے۔
یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ اہل بیت میں جو حدیث غریب ہے وہ حدیث غریب ہے۔
یہ حدیث غریب ہے۔

یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ اہل بیت میں جو حدیث غریب ہے وہ حدیث غریب ہے۔
یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ اہل بیت میں جو حدیث غریب ہے وہ حدیث غریب ہے۔
یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ اہل بیت میں جو حدیث غریب ہے وہ حدیث غریب ہے۔

تفسیر حدیث

۱۶۶

یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ اہل بیت میں جو حدیث غریب ہے وہ حدیث غریب ہے۔

سَبَّ وَصَفَّ بِرُحْسٍ وَرَأَيْتُهُ سَهْمًا مَكْنًا لَمَوْقُفًا عِنْدَ وَمَنْ سَبَّحَهُ لَمْ يَكُنْ مُسْتَهْزِئًا مَوْلَى لَفْظِي مَحَبَّةً وَنَهْمًا مِنْ
 تَحْصُرٍ فَإِنْ يَرَى بَعْضُ هَذِهِ الْأَبَاءِ حَدِيثًا حَسَنًا سَبَّحَ وَأَسْمَعَ مِنْهُ حَسَنٌ قَوْلُ النَّصْرِيِّ (ص ۳۴۸)
 تَرْجُمَةُ 'حضرت انس'۔ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا حبیب بن مہزیار نے کہا کہ تو کہتے ہو کہ 'ابنی
 جنگ جوی' کہ یہ بقیہ ہے کی میں اس میں شامل نہیں ہوں، اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی جنگ میں شریک کرے گا تو میں دیر تو
 دیکھیں کہ میں کیا کرتا ہوں۔ چنانچہ جنگ بعد ہوئی تو مسلمان غلبت ہوئے اور اسی وقت ہمارے پاس آئے۔ اس
 حالت میں مجھ سے اسی واسطے بیان کیا گیا کہ میں یہ مشرب رہا ہوں۔ اور حکام و لشکر کے صل پر معذرت پا رہا ہوں۔
 پھر یہ سن کر (یعنی اسی میں) حضرت سعد بن ابی وقاص نے چچا کو بلایا تو آپ نے فرمایا: 'میں
 بھی آپ سے بہت دور ہوں لیکن (سعد کہتے ہیں) کہ میں دیر نہ رہا ہوں۔ میں نے کہا: 'ہاں' کے جسم پر تلوار باندھ کر
 کہ اس (۹۰) کے ساتھ دوڑ کر آؤ۔ ہم کہا کہ آؤ گے کہ حضرت انس نے عرض کیا: 'اور ان کے ساتھیوں کے متعلق یہ
 آیت ہے: 'وَلَوْ أَنَّهُمْ فَمِنْ حَصْبِ مَخْنَةٍ'۔ (الابہ پر یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد جو ملتا ہے یہ ہے۔ یہ حدیث
 حسنہ ہے اور انس بن مالک رحمہ اللہ کے چچا کا بہنوں میں سے ایک ہے۔

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَنْ ثَمُوسٍ بْنِ مَحَبَّةٍ الْعَطْرِيُّ النَّصْرِيُّ مَا حَضَرُوهُ عَصَمٌ عَنْ رَسَخٍ بِي بَنِي
 طَلْحَةَ عَنْ مَوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَا أَنْتُمْ لَمْ تَقُتْ نَبِيًّا قَالَ سَجَّصًا وَتَوَلَّى النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي طَلْحَةَ مِنْ فَصِي مَحَبَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ عَرَبِيٌّ لَا يَحْمِلُهُ مِنْ حَدِيثِهِ مُعَاوِيَةُ
 الْأَمْسِ هَذَا الْمَوْجُوهُ وَأَمَّا رِوَاؤُهُ عَنْ مَوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ (ص ۳۴۹)

تَرْجُمَةُ 'عصم'۔ میں نے اس طرح سنا ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں کیا تو انہوں نے فرمایا کیا میں تمہیں
 خوشخبری دے سکوں؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں لوگوں میں سے
 ہے۔ میں نے اپنی طرف سے کہی یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صرف اس حدیث
 سے جانتے ہیں۔ اس حدیث کو دیکھ کر ظاہر ہے کہ اس حدیث سے نقل کرتے ہیں۔

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ عَنْ ثَمُوسِ بْنِ مَحَبَّةٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَحَبَّةٍ عَنْ مَوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ
 أَبِيهِمَا مَحَبَّةٍ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا غَرَابَ لِحَدِيثِ جَاهِلِيَّةٍ سَمِعْنَا عَنْ نَسِيبِ
 مَحَبَّةٍ مِنْ هُوَ وَتَلْفُو لَا بَشَرَةَ وَلَا عَنْ مُسْتَلْطَنَةِ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ لَوْنَةُ مَحَبَّةُ الْأَخْرَسِيُّ دَهْرُصَ قَالُوا نَبِيٌّ
 عَلَيْهِ سَامِعٌ عَنْهُ لَمْ يَلَهُ مَقَرٌّ مِنْ عَدُوِّهِ قَالُوا طَلْحَةُ بْنُ مَحَبَّةٍ سَمِعَ مِنْ بَنِي سَعْدٍ وَعَلَى بَنِي حَضْرٍ لَمَّا
 رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِنِ الْبَاقِلِ عَنْهُ فَصَحَّ مَحَبَّةُ قَالَ الْأَخْرَسِيُّ أَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا

ماترک ہے۔ اس میں میں نے کتاب کو روک کر دیا، تاہم کوئی کو ہوال کا کوئی کر کے دے میں جھوٹا ہے۔^(۱)
 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ - (ص ۱۵۰، ص ۱۵۱) مَعْنَاهُ بِهِ لَمْ يَسْهَدْ بَلْ رَاجَعَ بِمَنْزِلٍ أَلَيْسَ هُنَا أَلَمْ يَحْبِبْ
 وَمَعْلُوم (ص ۱۵۰، ص ۱۵۱)

مسند بن القنبر یہ عروۃ اہد میں شہید ہو گئے تھے یہ حضرت انس بن ابی حمزہ کے چچا تھے۔
 حضرت انس بن نصر کے مختصر حالات ان کا نام انس، جہان نجر سے تعلق رکھتے تھے یہ مشہور صحابی حضرت انس میں
 ماترک نے چچا تھے میں میں عمر کو اپنے عہد ان کے سردار تھے خدیج بن سمعان کو گئے، اور ان میں کسی اور سے شریک
 نہ کئے تھے جس کا ان کو بہت زیادہ انوسن بھی تھا آپ کو ان سے معذرت میں نہ ہو سکتا تھا جو میں فرود آمد جب وہ وہاں
 میں جب نہ جا بازوں کے قدم اکھر گئے تو یہ ثابت قدم رہے اور جی بہادری سے فرے اور پھر شہید ہو گئے اسی سے انکو
 رحمہ اللہ پر تھے اس کی بہن ریحہ فرماتے ہیں کہ حضرت نے ان کو انکی سے بچے نام تو۔
 وَمَعْلُومٌ عَنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَمَا نَقُو شِدَادًا (ص ۱۵۰، ص ۱۵۱) (انکو رش ہے اور انہوں نے کو بھی تہریلی نہیں کی۔) انھیں
 کہو انکو تو شہید ہو گئے اور جو حضرات ان میں وہ بھی گئے تھے انی انقا میں ہیں وہ اپنے مدد پر گام نہیں اپنے غم کو اچھل
 نے ان بھی نہیں دلا۔^(۲)

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَنْبَلٍ - (ص ۱۵۰، ص ۱۵۱)

وَبْنِ الْأَخْطَبِ بْنِ كَثِيرٍ (ص ۱۵۰، ص ۱۵۱) حضرت انس میں عمر وہاں کے ماحیوں کے، سے جس نے بیت مارا ہوئی
 ہے ان اصحاب کے اور انی حضرت بن نے یہ کہے ہیں ○ یہ اشد وہ حضرت عمر و کثیر بن عبد المطلب (۷) حضرت صاحب
 بن عبید بن جراح (۸) حضرت طلحہ بن عبید اللہ، کثیر و غیرہ۔^(۹)

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَنْبَلٍ - (ص ۱۵۰، ص ۱۵۱) مَعْنَاهُ لَا أَيْضًا لَمْ يَسْهَدْ نَسِيَ قَالَ سَمِعْتُ (ص ۱۵۰، ص ۱۵۱)

حضرت محمد بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرمادے کہ میں اس ملازم نے خبر کی میں نے شہید نہیں ہوئے تھے مگر آپ ﷺ سے
 نفسی تعبہ کا حصہ قی ان کو بھی فرمایا۔
 میں نے وہ یہ قی کہ عروۃ اہد کے موش پر قبہ میں بیٹھا، او شمس سے میراں سے اپنے ہاتھ کے اور یہ چلا وہ نہیں
 نہ دعائے دعا نہ کہ نہ پھول سے کام لیا تھا ان کی وجہ سے نا کا تھا میں بھی ہوتا تھا ان کے ہنر پر بھی میں ان سے
 نہ دفرے تھے شہید ہونے میں کوئی نہ نہیں رہی تھی فرمایا۔ اسی بات سے کہ نہ تعلق نہ کی رہی میں برکت کی قی
 اور پھر ان جنگ حمل میں شہید ہوئے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَنْبَلٍ - (ص ۱۵۰، ص ۱۵۱) مَعْنَاهُ لَا أَيْضًا لَمْ يَسْهَدْ نَسِيَ قَالَ سَمِعْتُ (ص ۱۵۰، ص ۱۵۱)

یہ واقعہ کا جس منظر یہ ہے کہ ان حضرات کے آپ ﷺ سے کچھ باوجود چنے کی دعو سے کہ قبہ میں بیٹھا ہے اس

مداغاً غلطی و حق اس میں نہ ملے گی نہ راست سے بچاؤ نہ معلوم کون سے طریق علمائے اہل بیت میں تھا کہ

نہ تکتی کہ یہ راست کے ساتھ راستہ اپنے میں

جس کو علامہ ابن اثیر نے کہا ہے جس میں ولایت علیؑ کی میں بھی میں حضرت امیر مومنین کو بھی آپ کو کہا ہے جو ہر میں
مثال میں امیر مومنین نے کہا "من علیؑ" ایک دین راستہ میں علیؑ یا ظاہر ان ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہا ہے

ان سے معلوم ہو کہ چاروں میں کا باقی متعدد ہیں۔ چنانچہ کہ موقع پر آپ کو بھی لکھا ہے تو دیا تھا "انک علیؑ
عزیر" اور اس کے تحت آپ کو بھی لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے تحت آپ کو بھی لکھا ہے "انک علیؑ"
اور آئینہ میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے تحت آپ کو بھی لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے تحت آپ کو بھی لکھا ہے "انک علیؑ"
میں اور اس کے تحت آپ کو بھی لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے تحت آپ کو بھی لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے تحت آپ کو بھی لکھا ہے "انک علیؑ"
سے ان روایات کو جو علامہ ابن اثیر نے یہ عبارت میں لکھی ہیں ان میں سے

حاشیہ میں لکھا ہے "اس میں" اس کے میں طوحي حکم علیہ الاذن و التسلیم" اور اس کے میں لکھا ہے "اس میں"

ان روایت میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ"

انک علیؑ و انک علیؑ و انک علیؑ (امیر مومنین کی روایت کو آپ نے پاس رکھا ہے کہ اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ")
آپ کو بھی لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ"
جس کے ساتھ لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ"
میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ"

فانک علیؑ و انک علیؑ و انک علیؑ (امیر مومنین کی روایت کو آپ نے پاس رکھا ہے کہ اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ")
جس کے ساتھ لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ"
میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ"

ان روایت میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ" اور اس کے میں لکھا ہے "انک علیؑ"

”قَالَ الْفَرَسِيُّ هَذَا حَدَّثَنَا عَظِيمٌ مِّنْ ثَنَاهُ : هَذَا مَعْرِفَةُ حَقِّ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
بَقِيَّتُهُ“

لقد قضیٰ فیذہب حیرت الکی استدارے ہیں دوست پہلی کرلی ان کا مطلب یہ ہے کہ حضرت پر ہندو
حضرت سب کی طرف سے، اعلیٰ کی دل جریا اور ان کو اپنے گناہوں سے بھرنے کی، اس خواہش نہ رہی تو یہ رہا جس نے ان کو
طاقت دے دی۔“

روایت کیا جب یہ ایک نالی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لکھا کہ جب کہ حضرت نے سب اپنی حدت
کے اپنے گناہوں کی جس اسی حدت پر حضرت سب سے بخش کر لی گئی تھیں کہ اسے ہر طرح کی تعلیمات کا کفار و اہل
وہیہ نے یہ نکر سیر نکال کر خود اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔“

لیکن لا نکون نہ وہاں یہ ہم شکر، پانچ تھے۔ وہ بولے ہیں کی مطلقہ نہیں ہیں سے لایا کہ وہ نہ ہوں نہ کہ یہ
بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر ہو۔

وَلَا تَنْفَرُ اللَّهُ مَعَهُ وَلَا (مصر ص ۱۰۱) (وہ جو تعلیم ہو رہا ہے کہ) نہ تھا کہ نے خودی طور پر جو ہے فرما کر
حضرت سب ملکہ کوئی ایمان لایا کے کفار میں صریحاً مانا ہے اور اس میں تو واقعی علم بھی تھا کہ اپنے ہی پیغمبر کے کمال سے
اس سے ہر کالیفہ دیا۔

لَقَدْ دَخَلْنَا قَوْمًا رَاحَ حِلَّةً جَدَّ (مصر ص ۱۰۱) (وہ جو لایا ہے، وہی میں سے وہی کی طرف سے
ہو) کفار یا تو لوگ کہے گئے۔ تمہارا آپ نے کی ہوئے۔ نہ کفار کہ لایا۔ عرب کا یہ جھوٹا کہہ چکے وہ چنانہ
جیتے تو اس کی جنت سے کفار سے وہاں کہ اس پر نے، طاق، ہے وہ ۱۰۱ اور مجھے تھے ہیں کہ جنتی ہیں کی ہیں
نہ مانو کفار سے وہاں کہ جنتی جہنم کی طرف سے فرما، وہ جہنم کی طرف سے لایا کہ وہاں سے لے جئے اصل ہے
کے شکر میں نہیں عت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر شخص اور اس کے علم و فضل سے لایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر ہے
تھانے کے نکال ہے۔

لَقَدْ كَانَ مُحَمَّدٌ ذُو الْحِجَابِ (مصر ص ۱۰۱) (وہ شہادت مردوں میں سے کسی کے ہاتھ تھے جو نہیں نہیں
میں۔) اس میں سب میں یہ ہادیہ دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں آپ کے چند ساتر، اس سے اور دو گے
ہائی کی حالت میں ہی اقبال کر گئے تھے جس سے زیادہ جتن بھی آپ کے کسی سے نہیں ہیں۔

وَهُوَ هُوَ الْبَاقِيَةُ هُوَ اسطے عبد اللہ (مصر ص ۱۰۱) (وہ ایک ہونے کی میں ان کے آپ کی طرف منسوب کر
چہ ہے کہ وہاں وہ جاہلیت میں لے پانک سے اپنی کی طرف سے کہا جاتا تھا کہ اس سے پناہ لیا اس کو ان کی طرف منسوب نہ
کے پکارنا تھا کسی وجہ سے حضرت عبد اللہ کی عمر یہ کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ربیع بن حارث کے یہاں سے کہہ کر کہہ کر تے

ابھ صومبر ہے رانی قیمت کے بقیہ محبت ہے، تب مڑا، کس بانو کا شاد ہے چنے چنے، ہاں کس کو
تب مڑا ہے لیے جارہا۔^{۹۱}

[illegible]

قسم دہی اٹھ کر صبح چار بجے ان چاروں کے لیے صبا بکری دیا۔ ان اوج سے حضرت سید
 بکر جو سرے سے جینوں کی تھی، ابھی شیخہ انور صاحبہ میرا شمار صفا و صحت علی والوں کو کر رہا جو، ہے اس طرح میرے دوست
 آپ کو آدھ کر دیا کہ سب کو ملے گا۔ (۳۳)

اور توحید و وحدت قہودہ سے اس نام لکھنے کے لیے الگ ایک نمبر کا قیودہ لازم ہے کہ بعد شرط
اس نام لکھنے کے بعد کسی ملک کے راجہ اور شاہ کے نام کو لکھ کر اس کے بعد توحید و وحدت قہودہ کے نام لکھ کر
پھر اس کے بعد کسی ملک کے راجہ اور شاہ کے نام لکھ کر اس کے بعد توحید و وحدت قہودہ کے نام لکھ کر

ہم ملنے لگے ہمیں بے نیکی محبت سے نکال دینے کی بات تھی۔ اور ان کی فکر یہ تھی۔^(۱۲۸)
 "نکلتے اور کھڑے ہوئے"۔ ماسئلہ کو کے لیے اس وقت۔ اے کان رہا ہے۔ "نکلتے اور کھڑے ہوئے"۔
 کے لیے صرف "محرکات" سے نکال کر، "نکلتے اور کھڑے ہوئے" سے نکال کر۔^(۱۲۹)

جَلَدْنَا أَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ سِتًّا مِائَةً سَلَامًا
 وَنَحْنُ فِي قَسَمِ اللَّهِ لَا نَسْأَلُكَ بِسِوَاكَ إِلَّا بِمَا نَحْنُ فِيهِ مِنْكَ
 وَمَا نَحْنُ فِيهِ إِلَّا بِمَا نَحْنُ فِيهِ مِنْكَ
 وَمَا نَحْنُ فِيهِ إِلَّا بِمَا نَحْنُ فِيهِ مِنْكَ

[illegible]

حصہ چہارم و پنجم
 بھروسہ اللہ علی اللہ عبدہ، اے مومن! اصراف اللہ سے (روٹی کھانے کو) ہجرت کرے والا اور
 مشافعت کے طور پر مدد برقی ہے (۱۱۱) کے سے (۱۱۲) مرید (۱۱۳) کو ہجرت کرے (۱۱۴) یہ کسی سے نہیں ملے گا (۱۱۵) یہ

● تب کوخیم کے بڑے حکیم و اطاعت پور پر داکٹر کسی کے سائنس میں نئے سب پر اور ہے کہ لاے
حس (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

حضرت عید من خلیفہ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

لا میں عید بجز و بجز و بجز (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
کراہ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
میں لیا، حضرت ہی (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
جاکا (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
پاکت سفید، خلیفہ (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

ہاں تک حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
بجز میں (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
پاکت سفید (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

تذکرہ شریف

حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)
حضرت (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱) (۱۱۱۱)

تذکرہ حضرت علی (علیہ السلام) سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ ایک خادہ لانا جس سے راکھ ہونگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ رہا نہ جاؤ گے اس میں اگر اس کو مٹا دیا تو کئی کہتے تھے؟ عرض کیا گیا۔ ہم کہتے تھے کہ ہاں کوئی نہ۔ ابی مر سے کیا کوئی؟ ابی ہاشمؓ کا کوئی؟ ابی اکریمؓ کا کوئی؟ ابی ہاشمؓ نے فرمایا۔ تم کی کی صحت و حیات کی وجہ سے تمہیں تو نیکو ہمارا رہ کر کوئی حکم دینا ہے تو عاملین عرش (یعنی فرشتے) تمہیں کھڑے کر دیں پھر ان آسمانوں سے فرشتے جو اس کے قریب ہیں۔ پھر جو اس کے قریب ہیں۔ یہاں تک کہ تمہیں کھڑے کر دیں اور اس آسمان تک پہنچتے ہیں۔ پھر مجھے آسمانوں سے فرشتے ماحول آسمانوں والوں سے پوچھتے ہیں کہ ہمارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ انہیں بتاتے ہیں اور پھر ہر نیچے والے اور پھر دوسرے سے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ وہ آخر آسمان دیا اور اس تک پہنچتے ہیں پھر شیعیان کان لگا کر سننے میں تو اس ستارے سے انہیں بار بار جاتا ہے پھر یہ اپنے دوستوں (یعنی غیب کی خبروں کے ذریعہ رہن) کو آکر بتاتے ہیں۔ پھر وہ جرات اسی طرح بتاتے ہیں تو وہ صحیح ہوتی ہے جس کو غیب بھی کرتے ہیں اور اس میں خدائے بھی۔ یہ حدیث صحیح ہے اور نہ ہی اس سے بھی "قول ہے دلیل ہے جس سے وہ انہیں علم ہیروں سے اور ہونے انصاف حضرت سے اسی کی مانند حدیث نقل کرتے ہیں۔"

== شیعہ ==

چند تسمیہ اس حدیث میں تو مواء کا ذکر ہے۔

سورہ سہاگی سے مکرر ہونی الیہین اذ تو الفلحہ مدنی ہے۔

اور اس سورہ میں ۵۴ آیات اور یہ روایتیں اس حدیث میں ۸۳۳ ہے جب کہ حرف کی تعداد

۱۵۴ ہے۔

حدیث ائو کھوپ (ص ۶۶ ص ۴۴)

من اذو (ص ۶۶ ص ۴۴) جو اسلام سے مراد ہے جاکر۔

میں نقل وہم (ص ۶۶ ص ۴۴) جو مکتب صلیبیوں کے ہیں

حس احدث الہان آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور شہ فرمایا جو کہ مسلمان نہ ہوں تو اس سے جنگ کرے میں جلدی نہ کر یہاں

تک کہ شیعہ کے یہ ہے میں کوئی دوسرے حکم بھیجوں گا۔

ولا افراتہ ولکنہ راجل ولہ حسرہ من شعوب (ص ۶۶ ص ۴۴) (ہر مین ہے نہ عورت بلکہ یہ عرب کا آدمی ہے

جس کے ذہن میں ہے)۔ عاصم فرمیں یہی نے جو کہ شیریں بہشت میں کیا ہے تو مہر کا کہ نہ قدرت میں علیہ السلام کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے کا ہے۔

سُورَةُ يٰسَی

یہ باب ہے سورۃ یسین کی تفسیر کے بیان میں

۲۳۶۸ - خَلَقْنَا مُحَمَّدٌ مِنْ ذُرِّيَةِ الْاَوَّلَىٰ نَا اِسْحٰقَ بْنَ يُوْسُفَ الْاَزْدِيَّ عَنْ مُنْبَاهٍ النَّوْرِيَّ عَنْ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ نَوْ سَبْعَةٌ مِنْ تَلْجِيَةِ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى كُرْشٍ الْاَنْفَالَةِ اِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ طَرَلَتْ عَلَيْهِ الْاَنْجَاءُ اِذَا نَحْنُ نَحْمِلُ الْقُرْآنَ وَنَكْسِبُ مَا قَدَّمُوا وَانْزَلْنَاهُمْ لِقَالِ رَسُولِ الْاَلَةِ حَسْرَةُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَارَكُمْ فُكَّ فَلَا تَسْبَلُوْا هَذَا خَبِيْثًا حَسْبُ خَبِيْثٍ مِنْ خَبِيْثِ النَّوْرِيِّ وَنَحْنُ سَلِيْمَانُ عَنْ طَرِيقِ الشَّعْبِيِّ (ص ۱۰۸، س ۲۳۶۸)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ یوسیف مدینہ کے کنارے آیا تھے ان کی چاہت تھی کہ مسجد کے قریب ٹھکانا ہو جائے۔ چنانچہ یہ آیت اُتر گئی "اِنَّا نَحْنُ مُعَبِّدُوْنَ" (اے تکبر ہی مردوں کو زندہ کر کے) اور جو امیروں نے آگے بڑھا اور جو پیچھے ہٹا اس کو دیکھتے ہیں۔ یسین آیت ۱۳ میں "اِیُّکُمْ مِّنْهُمْ" نے لڑایا کہ چونکہ تمہارے اہلکار لکھے جاتے ہیں اس لئے متخل نہ ہو۔ یہ حدیث ثوری کی روایت سے حسن و یسین ہے اور ابوالوفیان سے مراد طریف صحابی ہیں۔

۲۳۶۹ - خَلَقْنَا جَلَدًا نَّوْ مُّعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي هٰشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ هَلَاكَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَالَ اَلَيْسَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنَا ذَرٍّ اُنْذِرِيْ اَنْ تَقْعَبَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْتَمَ فَاَلَمْ يَخْلُقْهُ فَتَذْهَبْ فَتَسْتَاذِلْ بِرِ الْاَسْوَءِ مِنْهُ دُنْ لَهَا وَكَانَتْ قَدْ خَلِقَتْ لَهَا اَحْلِيْا مِنْ جِلْدٍ حَشَتْ فَتَطْلُعُ مِنْ فَعْرِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا قَالَ وَذَلِكَ حِيْنَ لَمْ يَزَلْ عَلَيْهِ خَبِيْثٌ حَسْبُ مُنْجِيْجٍ (ص ۱۰۸، س ۲۳۶۹)

ترجمہ: "حضرت ابوذرؓ کا ذکر ہے کہ میں ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت مسجد میں داخل ہوا تو نبی کریم ﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوذر تو جاسا ہے کہ یہ آفتاب کہیں جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو کہہ دے کہ امانت ہمارے جو سے دے دی جاتی ہے۔ اور کہو کہ اس سے کہا جائے گا کہ جہل سے آئے ہو اور میں نے طلوع ہوا اس طرف وہ مغرب سے طلوع ہوا۔ پھر یہ آیت پڑھی "وَذٰلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا" (اور مستقر چلا جاتا ہے وہیں ٹھہرے ہوئے رہے۔)

۳۳۰ - حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ عَنْ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ نَفْسٌ مِثْلُ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ، فَهُوَ كَأَنَّهَا تَحْتَ يَدِهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

سُورَةُ الصَّافَاتِ

یہ باب ہے سورۃ صافات کی تفسیر کے بیان میں

۳۳۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ عَنْ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ نَفْسٌ مِثْلُ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ، فَهُوَ كَأَنَّهَا تَحْتَ يَدِهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص یا غور کی دولت دے دے یہ نہیں کہ قیامت کے دن اسے دیا جائے اور اس پر اس کا وبال پڑے وہ (جسے موت دینی تھی) کنی گیت پر ان سے اللہ نہیں ہوا۔ یہ سن کر ایک شخص نے ہمارے پاس ہی شخص روایت دی جو بخاری کرم اللہ وجہہ سے ہے۔ یہ بھی "وَقَوْضَاهُ" (اور اس میں کوئی شک نہ ہو) سے روایت کرتا ہے۔ یہ بھی کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد میں گرتے۔ الصادق (ع) سے روایت ہے۔

۳۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ عَنْ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ نَفْسٌ مِثْلُ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ، فَهُوَ كَأَنَّهَا تَحْتَ يَدِهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص یا غور کی دولت دے دے یہ نہیں کہ قیامت کے دن اسے دیا جائے اور اس پر اس کا وبال پڑے وہ (جسے موت دینی تھی) کنی گیت پر ان سے اللہ نہیں ہوا۔ یہ سن کر ایک شخص نے ہمارے پاس ہی شخص روایت دی جو بخاری کرم اللہ وجہہ سے ہے۔ یہ بھی "وَقَوْضَاهُ" (اور اس میں کوئی شک نہ ہو) سے روایت کرتا ہے۔ یہ بھی کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد میں گرتے۔ الصادق (ع) سے روایت ہے۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ عَنْ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ نَفْسٌ مِثْلُ نَفْسِ ابْنِ آدَمَ، فَهُوَ كَأَنَّهَا تَحْتَ يَدِهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص یا غور کی دولت دے دے یہ نہیں کہ قیامت کے دن اسے دیا جائے اور اس پر اس کا وبال پڑے وہ (جسے موت دینی تھی) کنی گیت پر ان سے اللہ نہیں ہوا۔ یہ سن کر ایک شخص نے ہمارے پاس ہی شخص روایت دی جو بخاری کرم اللہ وجہہ سے ہے۔ یہ بھی "وَقَوْضَاهُ" (اور اس میں کوئی شک نہ ہو) سے روایت کرتا ہے۔ یہ بھی کہا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حد میں گرتے۔ الصادق (ع) سے روایت ہے۔

کہا "ہاں کے بارے میں قرآن کچھ کہتا ہے کہ اس کی تعداد ایک لاکھ، اس سے کچھ زیادہ تھی۔

میکر قول اللہ تعالیٰ تو ہم دیکھیں تو یہاں ہلکے سا کچھ دیکھ رہا ہے کیا؟

تجلیات۔۔۔ سب سے مقلین فرماتے ہیں عام آدمی کے جواب سے یہ تعداد ہے کہ دیکھئے اللہ، سب ان کو دیکھا تو یہ کہتا کہ میں نے تعداد ایک لاکھ، اس سے کچھ زیادہ ہے (تفسیر الاستیعاب)۔ اکثر علی قانونی فرماتے ہیں یہاں ایک کی بات نہیں ہے ۱۰ لاکھ یا ۱۰۰ لاکھ کے ترسہ کو مثال دیا جائے تو ایک لاکھ اور ترسہ کو مثال کرنا عام تو ایک لاکھ سے زیادہ تھے۔^(۱)

مفسرین سے کہا یہاں پر وہ جن کے مقلی ہیں۔

حضرت پولس دیکھا کچھ کے پیر سے نکسے کے بعد ۱۰۰ آدمی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے، کسی طور قوم کی طرف علامہ حوی بیچہ کی بات تو یہی ہے کہ کئی آدمی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے مگر کچھ مصریہ کا توں بھی ہے کہ کسی آدمی طرف ۱۰۰ بھیجے گئے تھے ان کی تعداد لاکھ سے زیادہ تھی۔^(۲)

حَذَّكَاهُ مِنْ الْغَنَىٰ وَفُخْرِهِمْ هُمْ يَبْهَتُونَ (ص: ۱۰۰)

وَجَعَلْنَا دُونَهُمُ الْقَوْمَ الَّذِينَ يَدْعُونَهُمُ يَسْتَوُونَ عَلَيْهِمْ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (ص: ۱۰۰) (اور ان کی طرف سے ان کو کچھ سے بے ہوش کر دیا۔) جب نوح علیہ السلام کی طرف خطاب کیا تو وہ بولی آپ ان کے اہل بیت کے اہل بیت سے بولیں۔

کیا طوفان نوح پوری دنیا میں آیا تھا؟

اس بار میں مصرین کے نہیں قول ہیں

پہلا قول طہان نوح صرف اہل عرب میں آیا تھا، دوسری بولی ہزاروں نسل مل کر دیکھا کے دوسرے خطوں میں دوسرا کی نسل چنے کی آیت سے لے کر نہیں ہو رہی۔

وَقِيلَ لِقَوْمٍ أُثِرُوا بِرَأْسِهِمْ مِنْ دُونِ الْكَلْبِ لَئِنْ رَأَوْهُ سَأَلُوا عَنْ حَدِّهِمْ أَفِيضَ عَلَيْهِمْ (ص: ۱۰۰) یہ قوم توں سے ہو رہی ہے۔

قِيلَ لِقَوْمٍ أُثِرُوا بِرَأْسِهِمْ مِنْ دُونِ الْكَلْبِ لَئِنْ رَأَوْهُ سَأَلُوا عَنْ حَدِّهِمْ أَفِيضَ عَلَيْهِمْ (ص: ۱۰۰) یہ قوم توں سے ہو رہی ہے۔

ہاں کی نسل پہلی یا دوسری سے ہوتے ہیں علامہ آفقی بیچہ فرماتے ہیں کہ ان کا بچہ اپنے وقت پر تھا تو یہاں میں سے کسی کی نسل نہیں چلی (تاریخ)۔ ہاں علامہ آفقی بیچہ فرماتے ہیں کہ ان کا بچہ اپنے وقت پر تھا تو یہاں میں سے کسی کی نسل نہیں چلی (تاریخ)۔ ہاں علامہ آفقی بیچہ فرماتے ہیں کہ ان کا بچہ اپنے وقت پر تھا تو یہاں میں سے کسی کی نسل نہیں چلی (تاریخ)۔

جس کو آیت کہہ کر کے الفاظ سے تو سامنے دیا پر وہاں آنا معلوم ہو رہا ہے۔

جس کو آیت کہہ کر کے الفاظ سے تو سامنے دیا پر وہاں آنا معلوم ہو رہا ہے۔

کے لئے پانچ چھ - یہ دوسری بات میں کہیں کہیں آئے - ولا ہائیں میں روح اللہ اپنے لا ہائیں میں
 نفع نہ لائے۔ کھڑی ہو کر (میرا حال نہ دے) - ہمارے ہر وقتا رب کی رحمت ہے، امید ہے
 ہے نہ کہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کام لیں۔ ہر ماہ پچیس دن تک یہ دعا پڑھیں۔ دعا کا اثر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ دعا پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ سے ملے۔

[illegible]

تصحلت انہی میں اللہ علیہ السلام نے تم کو تعلیم دے کر ان کے لیے ایک کتاب لکھی ہے جس سے تم سیکھو گے۔

[illegible]

عبداللہؑ: بعضاً و بعضاً! آپ پہلے دامنِ بیوی کی بات فرماتے ہیں کہ اس کی شہرت ہے۔
 پھر کہیں دامنِ بیوی کی بات فرماتے ہیں کہ اس کی شہرت ہے۔ یہ تو ایک ہی بات ہے۔

د. محمد صالح المنجد

[illegible]

جہ تعالیٰ چاہے۔) کی تفسیر ہاں کی ہے۔

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (ص: ۱۰۰، ص: ۱۶) میں کا ترجمہ ہاں یوں ہوتا ہے۔ (مصابہت میں) اور نہ ہمارے اور
عاقبت اور ملاحی کا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیؑ کو ایک شخص جب ذالہ مار ہاتھ تیراں کی رہاں مبارک پر بھی بیٹھ کر خدا کی عمارت جب آپ کو اطلاع
ملی کہ کفار جنگ کے لیے جمع ہو رہے ہیں تو آپؑ نے فرمایا کہ ہمارے سے یہ کہہ لگا کہ "حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" (۱۶)
حَسْبُنَا اللَّهُ (ص: ۱۰۰، ص: ۱۶) اَللّٰهُ لَوْ لَا يَنْقُصُ حَيْبُهُ (ص: ۱۶، ص: ۱۶)

اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے تصدیق میں حسن، مصنف میں بی شک و شبہ (۱۶) کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں۔
الضُّوْرُ غَرَقَ (ص: ۱۰۰، ص: ۱۶) جس میں سب کچھ بھونکے گئے اس کی نقل بیگ کی طرف ہے بعض علماء نے ہاں کیا
ہے کہ اس کا راجح حضرت سہائلؒ کے ساتھ ہے اس کی کوئی دلیل نہیں اور ۱۶۰۰ کے برابر ہے (واللہ اعلم) (۱۶)

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (ص: ۱۰۰، ص: ۱۶)

وَأَنبَىٰ إِبْرَاهِيمَ مُوسَىٰ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ (ص: ۱۰۰، ص: ۱۶) ایک دوسرے میں ہے ایسب، حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
وَدَجَلٌ مِنَ الْيَهُودِ كَذَّابٌ مُّسْتَكْبِرٌ وَفَتَنَىٰ إِصْرَ مُوسَىٰ آلَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْغُلَامِ فِي قَوْمِ بُنْهَ
يَبْنِي (۱۶)

قرآن مجید میں بھی حضرت موسیٰؑ کے لیے فرمایا کہ (وَأَنبَىٰ إِبْرَاهِيمَ مُوسَىٰ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ) (ص: ۱۰۰، ص: ۱۶) اور شام
(اے موسیٰ! میں نے پیغمبر اور نبیؑ کی شکل میں ہر دلوں پر شر کو پیدا کیا) یہی اے موسیٰ میں نے آپ کو تمام لوگوں سے
بہتر اور افضل قرار دیا ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے زمانے کے تمام لوگوں سے افضل قرار دیا گیا تھا مگر آپؑ کے انبیا
میں شریف لائے کہ بعد آپؑ کے بعد ہی سب سے افضل و افضل ہوں گے۔

ای وجہ سے اس کا بانی کو عورت یا ہر اس نے پھر میں ذکر اس کی کو ایک شام پر رسید کر دیا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ (ص: ۱۰۰، ص: ۱۶) ایک دوسرے میں ہے "نَحْنُ"
الْجَاهِدِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ يَا بَنِي دَاوُدَ وَهَارُونَ وَمَلَأَ قَلَمَهُ وَجْهَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ أَطَمْتُ وَجْهَهُ (۱۶)

ملا ادری کہ ترقی داتہ لیلیٰ (ص: ۱۰۰، ص: ۱۶) قرآن مجید کے لفظ "لَا مِنْ خَلْقِ اللَّهِ" سے بھی اشارہ
ہے کہ اس میں وضاحت نہیں ہے کہ امت کا کوئی کافر یا کافر نہ ہو مگر یہی مطلب ہے کہ ہر کفر میں یہ عمل بھی ہے کہ
حضرت نبیؑ سے پہلی طرف نہ ہوں بلکہ اس کی طرف کہ وہ ہر طرف راہ کی جو راہ میں نہیں ہے اس سے بچے

المجلة ٢٠١٤، المجلد ١٢، العدد ١

1990. *Journal of the American Statistical Association*, 85, 1039-1047.

[illegible]

١٣٧٩ - اسیر به قید اسیر (۱۳۷۹) کتاب عرفان با آیه مرتجع فسرر و اسیر (۱۳۷۹)

٢٢٨. ثم جدد الطائري كتاب الخصائصات بعام ما يذكر من الأعيان والنبات والحيوان في المسمى والجوردي حديثاً
وطائفة من (١٢) كتاباً من ١١١٢، ١١١٣، ١١١٤، ١١١٥، ١١١٦، ١١١٧، ١١١٨، ١١١٩، ١١٢٠، ١١٢١، ١١٢٢، ١١٢٣، ١١٢٤، ١١٢٥، ١١٢٦، ١١٢٧، ١١٢٨، ١١٢٩، ١١٣٠، ١١٣١، ١١٣٢، ١١٣٣، ١١٣٤، ١١٣٥، ١١٣٦، ١١٣٧، ١١٣٨، ١١٣٩، ١١٤٠، ١١٤١، ١١٤٢، ١١٤٣، ١١٤٤، ١١٤٥، ١١٤٦، ١١٤٧، ١١٤٨، ١١٤٩، ١١٥٠، ١١٥١، ١١٥٢، ١١٥٣، ١١٥٤، ١١٥٥، ١١٥٦، ١١٥٧، ١١٥٨، ١١٥٩، ١١٦٠، ١١٦١، ١١٦٢، ١١٦٣، ١١٦٤، ١١٦٥، ١١٦٦، ١١٦٧، ١١٦٨، ١١٦٩، ١١٧٠، ١١٧١، ١١٧٢، ١١٧٣، ١١٧٤، ١١٧٥، ١١٧٦، ١١٧٧، ١١٧٨، ١١٧٩، ١١٨٠، ١١٨١، ١١٨٢، ١١٨٣، ١١٨٤، ١١٨٥، ١١٨٦، ١١٨٧، ١١٨٨، ١١٨٩، ١١٩٠، ١١٩١، ١١٩٢، ١١٩٣، ١١٩٤، ١١٩٥، ١١٩٦، ١١٩٧، ١١٩٨، ١١٩٩، ١٢٠٠، ١٢٠١، ١٢٠٢، ١٢٠٣، ١٢٠٤، ١٢٠٥، ١٢٠٦، ١٢٠٧، ١٢٠٨، ١٢٠٩، ١٢١٠، ١٢١١، ١٢١٢، ١٢١٣، ١٢١٤، ١٢١٥، ١٢١٦، ١٢١٧، ١٢١٨، ١٢١٩، ١٢٢٠، ١٢٢١، ١٢٢٢، ١٢٢٣، ١٢٢٤، ١٢٢٥، ١٢٢٦، ١٢٢٧، ١٢٢٨، ١٢٢٩، ١٢٣٠، ١٢٣١، ١٢٣٢، ١٢٣٣، ١٢٣٤، ١٢٣٥، ١٢٣٦، ١٢٣٧، ١٢٣٨، ١٢٣٩، ١٢٤٠، ١٢٤١، ١٢٤٢، ١٢٤٣، ١٢٤٤، ١٢٤٥، ١٢٤٦، ١٢٤٧، ١٢٤٨، ١٢٤٩، ١٢٥٠، ١٢٥١، ١٢٥٢، ١٢٥٣، ١٢٥٤، ١٢٥٥، ١٢٥٦، ١٢٥٧، ١٢٥٨، ١٢٥٩، ١٢٦٠، ١٢٦١، ١٢٦٢، ١٢٦٣، ١٢٦٤، ١٢٦٥، ١٢٦٦، ١٢٦٧، ١٢٦٨، ١٢٦٩، ١٢٧٠، ١٢٧١، ١٢٧٢، ١٢٧٣، ١٢٧٤، ١٢٧٥، ١٢٧٦، ١٢٧٧، ١٢٧٨، ١٢٧٩، ١٢٨٠، ١٢٨١، ١٢٨٢، ١٢٨٣، ١٢٨٤، ١٢٨٥، ١٢٨٦، ١٢٨٧، ١٢٨٨، ١٢٨٩، ١٢٩٠، ١٢٩١، ١٢٩٢، ١٢٩٣، ١٢٩٤، ١٢٩٥، ١٢٩٦، ١٢٩٧، ١٢٩٨، ١٢٩٩، ١٣٠٠، ١٣٠١، ١٣٠٢، ١٣٠٣، ١٣٠٤، ١٣٠٥، ١٣٠٦، ١٣٠٧، ١٣٠٨، ١٣٠٩، ١٣١٠، ١٣١١، ١٣١٢، ١٣١٣، ١٣١٤، ١٣١٥، ١٣١٦، ١٣١٧، ١٣١٨، ١٣١٩، ١٣٢٠، ١٣٢١، ١٣٢٢، ١٣٢٣، ١٣٢٤، ١٣٢٥، ١٣٢٦، ١٣٢٧، ١٣٢٨، ١٣٢٩، ١٣٣٠، ١٣٣١، ١٣٣٢، ١٣٣٣، ١٣٣٤، ١٣٣٥، ١٣٣٦، ١٣٣٧، ١٣٣٨، ١٣٣٩، ١٣٤٠، ١٣٤١، ١٣٤٢، ١٣٤٣، ١٣٤٤، ١٣٤٥، ١٣٤٦، ١٣٤٧، ١٣٤٨، ١٣٤٩، ١٣٥٠، ١٣٥١، ١٣٥٢، ١٣٥٣، ١٣٥٤، ١٣٥٥، ١٣٥٦، ١٣٥٧، ١٣٥٨، ١٣٥٩، ١٣٦٠، ١٣٦١، ١٣٦٢، ١٣٦٣، ١٣٦٤، ١٣٦٥، ١٣٦٦، ١٣٦٧، ١٣٦٨، ١٣٦٩، ١٣٧٠، ١٣٧١، ١٣٧٢، ١٣٧٣، ١٣٧٤، ١٣٧٥، ١٣٧٦، ١٣٧٧، ١٣٧٨، ١٣٧٩، ١٣٨٠، ١٣٨١، ١٣٨٢، ١٣٨٣، ١٣٨٤، ١٣٨٥، ١٣٨٦، ١٣٨٧، ١٣٨٨، ١٣٨٩، ١٣٩٠، ١٣٩١، ١٣٩٢، ١٣٩٣، ١٣٩٤، ١٣٩٥، ١٣٩٦، ١٣٩٧، ١٣٩٨، ١٣٩٩، ١٤٠٠، ١٤٠١، ١٤٠٢، ١٤٠٣، ١٤٠٤، ١٤٠٥، ١٤٠٦، ١٤٠٧، ١٤٠٨، ١٤٠٩، ١٤١٠، ١٤١١، ١٤١٢، ١٤١٣، ١٤١٤، ١٤١٥، ١٤١٦، ١٤١٧، ١٤١٨، ١٤١٩، ١٤٢٠، ١٤٢١، ١٤٢٢، ١٤٢٣، ١٤٢٤، ١٤٢٥، ١٤٢٦، ١٤٢٧، ١٤٢٨، ١٤٢٩، ١٤٣٠، ١٤٣١، ١٤٣٢، ١٤٣٣، ١٤٣٤، ١٤٣٥، ١٤٣٦، ١٤٣٧، ١٤٣٨، ١٤٣٩، ١٤٤٠، ١٤٤١، ١٤٤٢، ١٤٤٣، ١٤٤٤، ١٤٤٥، ١٤٤٦، ١٤٤٧، ١٤٤٨، ١٤٤٩، ١٤٥٠، ١٤٥١، ١٤٥٢، ١٤٥٣، ١٤٥٤، ١٤٥٥، ١٤٥٦، ١٤٥٧، ١٤٥٨، ١٤٥٩، ١٤٦٠، ١٤٦١، ١٤٦٢، ١٤٦٣، ١٤٦٤، ١٤٦٥، ١٤٦٦، ١٤٦٧، ١٤٦٨، ١٤٦٩، ١٤٧٠، ١٤٧١، ١٤٧٢، ١٤٧٣، ١٤٧٤، ١٤٧٥، ١٤٧٦، ١٤٧٧، ١٤٧٨، ١٤٧٩، ١٤٨٠، ١٤٨١، ١٤٨٢، ١٤٨٣، ١٤٨٤، ١٤٨٥، ١٤٨٦، ١٤٨٧، ١٤٨٨، ١٤٨٩، ١٤٩٠، ١٤٩١، ١٤٩٢، ١٤٩٣، ١٤٩٤، ١٤٩٥، ١٤٩٦، ١٤٩٧، ١٤٩٨، ١٤٩٩، ١٥٠٠، ١٥٠١، ١٥٠٢، ١٥٠٣، ١٥٠٤، ١٥٠٥، ١٥٠٦، ١٥٠٧، ١٥٠٨، ١٥٠٩، ١٥١٠، ١٥١١، ١٥١٢، ١٥١٣، ١٥١٤، ١٥١٥،

[illegible]

44. Import and export VAT

[illegible]

سُورَةُ التَّوْبَةِ

یہ باب ہے سورہ مؤمنس کی تفسیر کے بیان میں

٢٢٨٣ حَدَّثَنَا بُدْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ بِإِسْنَانٍ عَنْ مَسْعُودٍ وَالْأَعْمَشِ هُنَّ قَبْرٌ عَنْ يَسْرٍ
الْحَضَرِيِّ عَنِ الشَّعْبَانِيِّ بْنِ يَسِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمْسَكَ عَنْ الْمَعَادِ كَمَ
قَالَ وَإِنْ تَكُنْ لِدَعْوَتِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنْ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاجِرِينَ هَذَا
حَدَّثَنِي عَنْ يَسْرٍ صَحِيحٌ ١٩

مَوتِ حَمْد: حضرت فحماں بن اشیر سے روایت ہے کہ میں نے پیغمبر ﷺ کو ملتا ہوا دیکھا تو مجھے اس کی خوشبو آئی۔ اَلْاَبْنُ (ابن ابی حاتم) نے کہا کہ میں نے بھی اس کی خوشبو کی۔ اَلْاَبْنُ (ابن ابی حاتم) نے کہا کہ میں نے بھی اس کی خوشبو کی۔ اَلْاَبْنُ (ابن ابی حاتم) نے کہا کہ میں نے بھی اس کی خوشبو کی۔

یہ اس وقت تک کہ پویشی کوئی چہ نہ ہو جب تک کہ اس میں محارم سے نہ ہو اور نہ ہی وہ اپنے والدین کے ساتھ ہو۔
 بعد ازاں باقی تمام چیزیں اس کے لئے جائز ہیں۔

- ۱۔ ہر علم جو حلال ہو
- ۲۔ کسی نے اس پر کوئی حرام نہیں کیا۔
- ۳۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۴۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۵۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۶۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۷۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۸۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۹۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۱۰۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۱۱۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۱۲۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۱۳۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۱۴۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۱۵۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۱۶۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۱۷۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۱۸۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۱۹۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے
- ۲۰۔ ہر چیز جو اس میں داخل ہے

تخریج و تفسیر

ہر چیز جو اس میں داخل ہے

میں نے کبھی سمجھا کرتا تھا کہ اس میں ہندوئی ہے۔ چہ تو ان لوگوں پر ایمان تھا کہ اس کے شرکیہ کے ہاتھوں سے تمہیں صوفیوں کا کرب سے وہی تفریق نہیں پہنچے گا اور وہ جس کے ہاتھوں کوئی شریعت تک نہ پہنچے گا۔^{۱۰}

حدثنا الحسن بن مرقۃ

قوله (أرسله من عند الله) في المتن

نفسه انتقوی سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔ اگر کہہ کے مشہور نہ ہیں اس میں سے ایک ہم تکلفہ لانا بھی ہے۔ یہ ہم، ہنسی و ہندو کے کہ شریک اور کثرت اور کتابوں سے یہ کہہ جاتا ہے۔^(۱۱)
بیزیر کہہ کر تھوڑی سیل ہے۔^(۱۲)

بعض لوگوں نے "لا الہ الا اللہ" کے ساتھ "محمّد رسول اللہ" کو بھی ملا ہے اور بعض لوگوں نے "وحدہ لا شریک" کو بھی ملا ہے۔

امام علی علیہ السلام نے یہ کلمہ انتقوی سے کہا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہے یہ کہ شریک نہیں ہوتے تھے اور وہ سے یہ کہہ کر میں انہوں نے اس کو کہنے سے منع کیا تھا۔^(۱۳)

تذکرہ شیعہ (جلد سوم)

۲۲۹۵۔ اس میں بھی کہ "لا الہ الا اللہ"۔ اس انتقوی سے۔^(۱۴) اساری کتاب الصبر ص ۱۰۰ (کتاب اللہ والعبادہ) حدیث (۲۲۹۳) و احمد ص ۲۰۰

۲۲۹۶۔ اس میں حدیث کتاب التوحید ص ۱۰۰ (کتاب اللہ والعبادہ) حدیث (۲۲۹۳) و احمد ص ۲۰۰

۲۲۹۷۔ اس میں حدیث کتاب التوحید ص ۱۰۰ (کتاب اللہ والعبادہ) حدیث (۲۲۹۳) و احمد ص ۲۰۰

۲۲۹۸۔ اس میں حدیث کتاب التوحید ص ۱۰۰ (کتاب اللہ والعبادہ) حدیث (۲۲۹۳) و احمد ص ۲۰۰

۲۲۹۹۔ اس میں حدیث کتاب التوحید ص ۱۰۰ (کتاب اللہ والعبادہ) حدیث (۲۲۹۳) و احمد ص ۲۰۰

۲۳۰۰۔ اس میں حدیث کتاب التوحید ص ۱۰۰ (کتاب اللہ والعبادہ) حدیث (۲۲۹۳) و احمد ص ۲۰۰

۲۳۰۱۔ اس میں حدیث کتاب التوحید ص ۱۰۰ (کتاب اللہ والعبادہ) حدیث (۲۲۹۳) و احمد ص ۲۰۰

۲۳۰۲۔ اس میں حدیث کتاب التوحید ص ۱۰۰ (کتاب اللہ والعبادہ) حدیث (۲۲۹۳) و احمد ص ۲۰۰

۲۳۰۳۔ اس میں حدیث کتاب التوحید ص ۱۰۰ (کتاب اللہ والعبادہ) حدیث (۲۲۹۳) و احمد ص ۲۰۰

۲۳۰۴۔ اس میں حدیث کتاب التوحید ص ۱۰۰ (کتاب اللہ والعبادہ) حدیث (۲۲۹۳) و احمد ص ۲۰۰

سُورَةُ الْحَجَرَاتِ

یہ باب ہے سورۃ حجرات کی تفسیر کے بیان میں

۳۰۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصُّغُرِ مَا تَرْفَعُ مِنْ إِسْمَاعِيلَ مَا تَلَعُ مِنْ حَمَلٍ لِحُمَلَى قَالَ تَأْتِيهِمْ
أَمْرٌ مُبْتَلَاةٌ قَالَ نَبِيُّ هَذَا إِلَهُ بْنُ الرَّبِّهِ أَنْ الْأَقْرَبُ مِنْ حَمَلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَدَسَّ أَبُو بَكْرٍ يَارَسُولَ اللَّهِ اسْتَعِينَهُ عَلَى قَوْمِهِ فَلَمَّا عَمُرُ لَا اسْتَعِينَهُ يَارَسُولَ اللَّهِ فَكَفَلَهُ جَدُّ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دُشِعَتْ ضَوْأُهُمْ فَدَسَّ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَادَ الْأَحْلَافُ فَقَالَ عُمَرُ مَا
أَرَادَتْ حَلَائِكُ قَالَ مَرَلَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرَوْهُمْ أَصَوْرًا كَمَا تَرَوْهُمُ قَوْمٌ مَبُوتٌ نَبِيُّ قَالَ
وَكَانَ عُمَرُ مَعْدُوكَ إِذْ تَنَافَسَ جَدُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْمَعْ كَلَامَهُ حَتَّى تَسْتَعِينَهُ لَأَنْ وَمَا
دَعَا بِنُ الْقَوْمِ حَتَّى أَتَى بِكُفْرٍ هَذَا خَلِيفَتِ عُمَرُ بْنُ حَسْرٍ وَلَمْ يَرَوْهُ بَعْضُهُمْ مِنْ الْقَوْمِ بِنُ مَلِكُهُ
مُرْسَلًا وَلَمْ يَدْعُهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِّهِ (ص ۱۱۰)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اقرب بن حاتم نے یہ کرم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو
حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جسکی ان کی قوم پر حال متروک کر دیجئے اور حضرت عمرؓ نے کہا جس عاقل
نہ بتائے۔ چنانچہ دونوں میں گفتگو ہوئی یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ
اے کرم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھے سے اختلاف کرے۔ انہوں نے فرمایا: ہر شخص آپ کی مخالفت کرے۔ دونوں فرماتے ہیں
کہ اس پر یہ آیت ۱۰۰ ہونے لگی۔ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا" (۱۰۱) "الْأصْوَارَ" (۱۰۲) "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا" (۱۰۳)
اور ۱۰۴۔ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا" (۱۰۵) "الْأَصْوَارَ" (۱۰۶) "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا" (۱۰۷)
حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہر شخص نے عرض کیا کہ یہ حال تھا کہ یہ کرم اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلمات کرتے تو ان کی آواز
اس وقت تک نکلتی رہتی جب تک کچھ کہتے نہ کرتے۔ امام ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکرؓ سے یہ حدیث
سنی ہے وہاں ابوبکرؓ کا اس حدیث میں ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث غریبہ حسن ہے پہلی اس حدیث کو ابن ابی
سیدہ سے مرسل بھی کرتے ہوئے عبد اللہ بن مسعودؓ نے یہ گواہ کر نہیں گئے۔

۳۰۱ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانٍ الْحَسَنِيُّ بْنُ حَرْفُظٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَرْفُظٍ عَنْ أَبِي حَرْفُظٍ عَنْ أَبِي حَرْفُظٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ
اللَّهُ إِذَا حَمَلَتْهُ نَبِيُّ وَإِنْ دَعَى حَسْبُ فَدَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا حَدِيثٌ

مجھ ان میں سے ہے مگر ہے کہ قبیلہ بنی مرہ یا قبیلہ بنی قحیر کے کچھ سردار میرے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں آئے آپ ﷺ کو فرما رہے تھے میں نے روزانہ پانچ سو روئے آٹھ دینا شروع کر دی تو مٹھنا شروع ہوا اس کے جواب میں قرآن کریم سے یہ کہا **قَدْ دَنَا أَهْلَهُمْ صِدْقًا حَقَّ غُرُجِ الْيَقِيمِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ** (اگر یہ لوگ میرے یہاں نہ آتے تو آپ خود سے نکل کر ان کے پاس آ جاتے تو یہی ال کے لیے بھلا ہوتا۔)

ابن ہشام میں تھا کہ وہیں کو لوگ سکھ رہے تھے آپ ﷺ کو بلانے والے سے پکارا برا بھی ہے اور عقل والوں کے یہ کام نہیں ہے۔

بنی مرہ یا قبیلہ بنی قحیر کی فتح ہے قحیرہاں کا سردار بنی کے گھر سے بڑے مکان کو کہتے ہیں جس میں کچھ کھنڈروں کو چھت بھی ہو آپ ﷺ نے اپنے روزانہ طہارت کے لیے حجرے بنوائے ہوئے تھے آپ ﷺ باہری باہری بڑا ایک کے حجرے میں پھر رہے ہوتے تھے۔

عمرہ عطاء حرامان کہتے ہیں کہ یہ حجرے چھوٹی شاخوں سے بنے ہوتے تھے ان کے دروازوں پر سوئے ہوئے چٹا کے پردے پڑے ہوئے تھے ہم بڑی سیٹا کہتے ہیں کہ حجرے کے دروازوں سے گھرے کی دھڑکی چوسات ہوا ہو گا کر اس کا رخ چھت کی اوپر کی سمت آتا تھا ہوگی (۱) یہ حرمت ولید بن مہد ملک کے دور میں سہ بنوئی میں شمال کر دیئے گئے اس وقت عین میں لوگوں میں گہرا ڈیٹا تھا

"بَلَّ حَسْبِي دَانُ بَيْنَ شَيْئَيْنِ" پانی تحریف کرنا مقصود ہے کہ حسی کی میں تحریف کر دوں تو کاٹنی تحریف ہو جاتا ہے اور جس کی اس خدمت کر دوں تو دوبر ہو جاتا ہے یہی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کام تو اللہ تعالیٰ کرتے ہیں میں روایت عن ابن عباس کے ہوتا ہے "مَنْ قَوْلِهِ صَلَّيْ عَلَى الْقَدْنِ يَنْزِلُكَ بَنِي دَوَاكِبِ النُّجُجِ" ایک دوسری روایت میں صلوات آتی ہے بعض لوگوں نے آکر روزہ سے کہا کہ تمہارا محمد آپ ﷺ نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا اسوں نے پھر یہ کہا "تَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ حَفْصَةَ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ قَتَلَتْ نَفْسَ"

حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ

(۱) (اور نہ کسی کو بڑا لقب۔۔۔)

عطاء قرظی کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا دوسرا اثر ان دنوں یہ بھی نقل کیا ہے کہ کون شخص حملہ کرنے کے بعد قہر کرے مگر پھر بعد میں ہوگے اس کا وہی گناہ کی طرف منسوب کر دیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے کسی مصلح کو ایسے گناہ پر عار دلایا جس سے اس نے قہر کر دیا ہے تو وہ غلامی سے لیے اسے نیا ہے کہ اس کو ایسی چیز میں ہتکار کے نیر و اثرات میں دھاک کریں گے۔ (۲)

لوگوں کو اچھے القاب سے یاد کرنا چاہیے

یہ روایت میں آتا ہے کہ کون کا کون یہ ہے کہ اس واقعے ہم ہر اچھے لقب سے یاد کرنے جس کو چاہندے کرتا ہوا ہے

تو میں نے کہا کہ میں نے وہاں کی عورتوں کی قسم لی کہ میں اور میری دوسری ساتھیوں نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔

شماره

وَبِئْسَ الْيَوْمُ الْحَاقُّ وَلِلَّهِ عِلْمُ السَّاعَةِ وَمَنْ يَتَّبِعْ أَهْلَ الْبَيْتِ يُجْزَئْهُ مِنْهُمْ

میں نے تم کو تمام اہل اللہ اور اہل کلمہ سے ملانے کے لیے

اور نر جوڑے میں لڑائی نہ ہو سکتی ہوگی۔

۱۳۹۰ء میں کنگھڑی کی تہذیب کو سامنے لے کر ایک کتاب لکھی۔

عبداللہ عظیمی نے حسب ذیل مورخہ ۱۹۷۹ء میں

لا تَرَالْ حَقْمُ نَعْمَ ۖ اَصْرَ ۱۲۳ ح ۱۶ یَیْ وَفِی رَاٰیثِ عَلٰی اَتَاۤیَ ۚ لَا تَرَالْ حَقْمُ نَعْمَ ۖ

لازمی حجت مسمیٰ اند بلکہ اے کلمہ شعلہ میں کوئی ہے جس کی مدد سے کوئی گناہ کوئی گناہ سے بچ سکتا ہے۔

۱۰۔ یہ تو وہ ہے ازل۔ جو حق تعالیٰ کے لیے بہت سے بہت میں سے میں نے حقیقت اخذ کیا ہے۔

کہا کہ "حسنیٰ! اڑو، وہاں وضم لہ حسن قطعہ دیا" کے بھی الفاظ بھی تھے میرے

مختصر حقایق

[illegible][illegible]

سُورَةُ الدُّرِّيَّاتِ

یہ باب ہے سورہ ذاریات کی تفسیر کے بیان میں

[illegible]

النجاد ہیں اسی واسطے ہی اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی فلاح مند انسانوں کو "تمسجد دوا" اور
عاصی انسانوں کو "سوز و گداز" کا علاج دیا ہے۔ ان میں سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلمہ نے مسلمانوں کو "پہرہ" پہننے کی تلقین کی اور بعد میں انھوں نے "تہجد" کی تلقین کی۔
حدیث میں ہے: "مَنْ شَاؤَ رَمَلَ فِي لَيْلَةٍ مِثْلَ حَبْلٍ مِنْ حَبْلٍ" (جو شخص چاہے رات کو
تہجد کی طرح چلے، وہ رات کو جیسا کہ چلے گا، اس کی عمر میں اضافہ ہوگا۔)

تہجد کی عادت سے انسان کی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں آتی ہیں۔ پہلے تو وہ صبح کی
پہرہ پہنے گا، پھر رات کی پہرہ پہنے گا، پھر صبح کی پہرہ پہنے گا، پھر رات کی پہرہ پہنے گا۔
اس سے انسان کی زندگی میں بہت سی تبدیلیاں آتی ہیں۔ پہلے تو وہ صبح کی
پہرہ پہنے گا، پھر رات کی پہرہ پہنے گا، پھر صبح کی پہرہ پہنے گا، پھر رات کی پہرہ پہنے گا۔

تہجد کی عادت

یہ عادت ہے کہ صبح کی پہرہ پہنے اور رات کی پہرہ پہنے۔

یہ تہجد کی عادت ہے کہ صبح کی پہرہ پہنے اور رات کی پہرہ پہنے۔

یہ عادت ہے کہ صبح کی پہرہ پہنے اور رات کی پہرہ پہنے۔

یہ عادت ہے کہ صبح کی پہرہ پہنے اور رات کی پہرہ پہنے۔

یہ عادت ہے کہ صبح کی پہرہ پہنے اور رات کی پہرہ پہنے۔

یہ عادت ہے کہ صبح کی پہرہ پہنے اور رات کی پہرہ پہنے۔

یہ عادت ہے کہ صبح کی پہرہ پہنے اور رات کی پہرہ پہنے۔

یہ عادت ہے کہ صبح کی پہرہ پہنے اور رات کی پہرہ پہنے۔

یہ عادت ہے کہ صبح کی پہرہ پہنے اور رات کی پہرہ پہنے۔

یہ عادت ہے کہ صبح کی پہرہ پہنے اور رات کی پہرہ پہنے۔

ملنے تھے دونوں میں نظام تھا۔

چوتھا ① سادقت سالانہ وقاصت میں محرم کے عشر کی طرح جوئے تھے نسائی کے علاوہ (حاکم وغیرہ) ابی بن و
برہہ ۱۱۸ھ تک

چوتھا ② ابتدا میں ان محرم کے عشر کی طرح ہے مگر بعد میں دو مکی کلہ ۱۸۰ھ میں روئے ہو گئے۔^{۱۱۱}

حدیث بخاری میں حدیث (ص ۱۶ س ۱۱)

عاصم بن مالک (ص ۱۱۲ س ۱۱) کہہ دوں سے بھری ہوئی تھی۔

رہاٹ ۱۱۲ھ میں یہ روایت کی جمع ہے ابھی جتنا

دیکھا تھی ایک طرہ

انصاف بطور یہ حدیث سند انہ سالانہ میں ۱۱۲ھ میں روئے ہوئی ہے۔

وہیں کہ تھا کہ اس حدیث میں ترمذی کو روئے ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے

نکات ۱۱۲ھ میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے

تخریج چوتھا

۱۱۲ھ میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے

۱۱۲ھ میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے

۱۱۲ھ میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے

۱۱۲ھ میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے

۱۱۲ھ میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث میں روئے ہوئی ہے

سُورَةُ طُورٍ

یہ باب ہے سورہ طوری تیسرے کے بیان میں

۳۵۱۱ حدیث ابو قحسہ بن ابراہیم عن ابن عباس عن ابن عباس عن ابن عباس عن ابن عباس عن ابن عباس

صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال: "مَنْ لَمْ يَنْتَهِمْ عَنْ تَرْكِ الْفَرْقِ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ وَلَا بِمُسْلِمٍ وَلَا بِحُرٍّ وَلَا بِعَبْدٍ وَلَا بِأَنْفٍ وَلَا بِجَنَّةٍ وَلَا بِنَارٍ وَلَا بِسُورَةٍ وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا بِإِذْنِي"

حدیث بخاری میں حدیث (ص ۱۱۲ س ۱۱) کہہ دوں سے بھری ہوئی تھی۔

رہاٹ ۱۱۲ھ میں یہ روایت کی جمع ہے ابھی جتنا

دیکھا تھی ایک طرہ

انصاف بطور یہ حدیث سند انہ سالانہ میں ۱۱۲ھ میں روئے ہوئی ہے۔

(ص ۳۳۰ ج ۱۰)

مگر چونکہ حضرت ابراہیمؑ ہزار ہزاروں روایت سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلاوی کے بعد (یعنی فجر سے پہلے اور)
 "میں اور گود (سحر) کے بعد بھی دو نعت سنتی ہیں۔ یہ صبحِ غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن یحییٰ کی
 روایت سے اسی سند سے مرفوعہ جانتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ، فضل اور شہین بن کریم سے نقل کرتے ہیں۔ (امام ترمذی ہستہ
 کہتے ہیں) اسی نے امام بخاری ہیچٹ سے پوچھا کہ محمد اور شہین بن کریم میں سے کون زیادہ ثقہ ہے؟ تو انہوں نے
 فرمایا کہ دونوں ہی ایک جیسے ہیں لیکن محمد سیرۃً زیادہ راست ہیں محمد بن یحییٰ نے (یعنی امام ترمذی ہیچٹ نے) عبد اللہ
 بن عبد الرحمن سے بھی یہی سنا لیا تو انہوں نے بھی فرمایا: دونوں یک جیسے ہیں لیکن شہین میرے نزدیک زیادہ
 راوی ہیں۔"

تَفْہِیْمُ

سرت جوڑی ہے۔

جب تسمیہ اس میں کوہ طور پر تم کھائی گئی ہے۔

اور اس میں ۴۹ آیات اور دو رکعات ہیں۔

اس سرت میں گہات کی تعداد ۸۷۰ ہے۔ یہ سرت کربلا کی تعداد سے زیادہ ہے۔

حدیث ابو ہشام، ص ۱۲۳، ص ۱۰۸

إِذَا نَا الْفَجْرَ الْمَرْفُوعَ (ص ۱۰۸، ص ۱۲۳) یہ قرآن مجید کی آیت غُرُورُ الْبَلَدِ قَسِيحُهُ وَدُنْرُ الْكُحُومِ (n) (۱۰۸)

(اور سرت کو بھی اس کی شش پڑھا اور سرتوں کے ڈوبنے وقت گئی) کی تسمیہ ہے۔

امام ترمذی ہیچٹ سے یہ روایت نقل کی ہے مگر مفسرین سے "وَيْسُ اللَّيْلِ مَبْنُوحٌ" سے مغرب اللہ عشاء کی نماز سرت کی

سے اور "إِذَا نَا الْفَجْرَ الْمَرْفُوعَ" سے فجر کی "خَمِيسُ" اور "قَسِيحُ" نے "وَيْسُ اللَّيْلِ" سے سرت کو نقلی (تجدید) پڑھا، مردیو ہے۔"

تَفْہِیْمُ جَزَائِرِ

(۲۱) - مرقہ یہ تسمیہ صحیحہ ہے (۱۶-۱۷) حدیث (۱۵۸) میں اصحاب الکتاب سے: رَدِّهِ السَّيِّئُ لِيَوْمِ الْقِيَامِ (۱۵۸/۱۶)

وَعَمَّا لَا يَسْمَعُ وَنَحْنُ أَمْرٌ عَاطِمٌ مِنْ حَيْثُ

(۱۶) - مرقہ طور آیت ۱۶، (۲۱) مرقہ ۳۳۰

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ - (ص ۱۶۲، ص ۱۶۳)

مکہ مکرمہ میں قوسنس بن ارقم نے کہا کہ میں نے وہاں سے دس کلوگرام چمکے ہوئے اس کے مقابل میں کمان کی ڈھکے میں دیکھے ہیں۔ یہ وہی ہے جن دنوں کے درمیان ناصبہ کو قاتل سمجھے ہیں جو قریب ایک ہزار ۲۰۰ ہے۔

وہی وہی وہی کہ قاتل عرب میں جب وہ آئی "مکہ میں پہنچے اور وہی کہنے تو ہوں، اپنی کمانوں کی ٹکڑی اپنی طرف کرتے اور کہاں کی اور دوسرے کی طرف دھڑکناؤں کی آوازیں آجیں میں ملاتے اس سے پہلے وہی بھی جانتی تھی۔ قاتل سے پہلے پر قریب سے کہ یہ ہے، پھر یہ ہے "اگر وہی" کہہ کر اس قریب کو دیکھ کر ہزاروں نے قہقہے مچا دیے۔

راوی جابر بن عبد اللہ (ص ۱۶۳، ص ۱۶۴) اس سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں جو اس سے قریب جہاد ہوا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے بہت زیادہ قریب تھے اور ان کو انہوں نے پہچانی اس کے سے میں آپ کو کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں تھا۔

وہی یہی وہی کہ قاتل (ص ۱۶۴، ص ۱۶۵) حضرت جبریل علیہ السلام کے چہرے پر ہیں وہ اپنے دو پردوں سے شرمیلے اور مغرب کو نکلتے ہیں یہ چہرے پر اس کی وحشت پھر کہاں تک پہنچتا ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَرَ - (ص ۱۶۶، ص ۱۶۷)

وَالْحَدَّثُ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ هَلْ رَأَى مُحَمَّدًا رَأَى مُحَمَّدًا رَأَى (ص ۱۶۷، ص ۱۶۸)

لَقَدْ رَأَى بَنِي إِسْرَافِيلَ رَأَى لَكَ كُورَى (ص ۱۶۸، ص ۱۶۹) اس میں صحابی نے دو اقوال ہیں۔

پہلا قول: بہت سے صحابہ اور تابعین جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی مسکو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی جبریل علیہ السلام کی صورت میں دیکھ چکے ہیں کہ وہ ایک جہاں مراد حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھنے کے اس قول کو عامہ میں کثیرا کثیرا سن، نہ ملے۔ تاہم اس کی تائید دیکھنے کی ہے۔

ثانی قول: دوسرے بعض صحابہ اور تابعین میں حضرت اس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیکھنا ہے اس قول کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی صاحبہ عیسیٰ علیہا السلام کے ذریعہ قرار دیا ہے۔

پہلے قول کو ترجیح دینے والے اس سے ظاہر ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے پہلے مرتبہ کہ جس دن حضرت جبریل علیہ السلام کی پہلی حالت میں دیکھا تو وہ دوسری مرتبہ شہدائے معراج میں "القیل والذیل" کے قریب دیکھا یہی مرتبہ تھا۔ نے کلمہ میدان میں حضرت جبریل علیہ السلام کی صورت میں ظاہر ہوئے اس وقت ان کے سر پر تھے اور انہوں نے ہرے کی شکل میں ہوا تھا۔

دوسرے قول کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مذکور ہے کہ ان میں سے کسی کا وہ ہے کہ وہی کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ان آیات کی تمام صفات پر مختلف حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف کوئی چیز بھی قریب اور اطراف سے ہر جہاں تک بارگاہی آیت ہے یعنی ماکذوب لہو لہو

حدیث حسن صحیح (ص ۱۶، ۱۷)

ترجمہ ”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ (آپ ﷺ) کے حجرے سے (خانہ) نکلے ہوئے ایک گھوڑا باز کے اس پر دو دروازاں پار چنانچہ ہی گرم لکڑی کے م سے فرمایا کہ گھوڑا بٹاؤں ”فَرَسٌ مِنَ السَّاعَةِ وَنَشَقُّ الْقَمَرُ“ (آیت) ”(قیامت قریب ہے) اُسی اور چاند پھٹ جائے گا“ (ص ۱۶، ۱۷)

۳۱۲۲ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ فَتَاةٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”يَكُونُ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ الْقِيَامَةِ مَرَّةً مِنْهُ وَنَشَقُّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ“ (ص ۱۶، ۱۷)

ترجمہ ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ تو چاہتے ہو کہ (آپ ﷺ) کے حجرے سے (خانہ) نکلے ہوئے ایک گھوڑا باز کے اس پر دو دروازاں پار چنانچہ ہی گرم لکڑی کے م سے فرمایا کہ گھوڑا بٹاؤں ”فَرَسٌ مِنَ السَّاعَةِ وَنَشَقُّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ“ (ص ۱۶، ۱۷)

۳۱۲۳ - حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”يَكُونُ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ الْقِيَامَةِ مَرَّةً مِنْهُ وَنَشَقُّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ“ (ص ۱۶، ۱۷)

ترجمہ ”حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میں چارہ دیکھے ہوئے تھے کہ (آپ ﷺ) کے حجرے سے (خانہ) نکلے ہوئے ایک گھوڑا باز کے اس پر دو دروازاں پار چنانچہ ہی گرم لکڑی کے م سے فرمایا کہ گھوڑا بٹاؤں ”فَرَسٌ مِنَ السَّاعَةِ وَنَشَقُّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ“ (ص ۱۶، ۱۷)

۳۱۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”يَكُونُ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ الْقِيَامَةِ مَرَّةً مِنْهُ وَنَشَقُّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ“ (ص ۱۶، ۱۷)

۳۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ”يَكُونُ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ الْقِيَامَةِ مَرَّةً مِنْهُ وَنَشَقُّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ“ (ص ۱۶، ۱۷)

و فرقة فرقة
و فرقة فرقة

الشيخ محمد بن الشيخ في النسخة واللعنهم وسبعه ولا امر مرفوعة وبه يهي في اللؤلؤ لائل، عن جابر بن عبد الله، عن أبي قتادة
(۱) تفسير لم يفسر (۲) سورة الرحمن تحت (۳) ابو الهيثم، ۲۶۹ م، ۲۶۹ م، ۲۶۹ م

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ

یہ باب ہے سورۃ واقعہ کی تفسیر کے بیان میں

۳۴۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ - عَبْدَةُ بْنُ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَقْوَةَ قَالَ - أَخْبَرَنَا
سَلَمَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَفْلَحْتُ بِبَيْتِي الصَّالِحِينَ
مَالًا غَيْرُ رَأْبٍ وَلَا أَكُونُ سَجَنًا وَلَا حَطَرًا عَلَى قَسَبٍ بِسَبِّ عَقْرَةٍ وَإِنَّ لِبَيْتِي فَلَا نَفْسَ مَا أَحْبَبِي لَهُمْ
مَنْ قَرَأَ غَيْرَ حَرَاءٍ مَا كَانُوا يَتَعَلَّمُونَ وَيَسْأَلُونَ شَجَرَةَ بَيْتِي الرَّائِبُ مَنْ يَطْلُبُ بِلَاغَةَ عَمٍّ لَا يَفْطَعُهَا
وَأَقْرَبُهَا إِنْ سَتَمْتُ وَطَلَّ مُنْذُودٌ وَمَوْجِعٌ سَاطِعٌ فِي أَنْجَةِ حَبِيرٍ مِنْ أَدْنَى رَمَاهَا وَالرَّاءُ وَالرَّاءُ بَيْتِي شَتَمْتُ مِمَّنْ
رُحِمَ عَنْ النَّارِ وَذُخِرَ النَّفْسُ لَهَا زَاوَا الْأَنْجِيَةُ الدُّنْيَا الْأَمَانَةُ الْقُرْآنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

(ص ۲۹۸)

توسیع کے حضرت جوہر دینار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہذا تو قرآن ہے جس کو میں نے اپنے
تک بندوں کے لئے ایک چر (بست) تواری ہے جو نہ کسی کلمے سے سمجھا جاتا ہے نہ کسی کان سے (اس کے متعلق) نہ
کے اور نہ کسی انسان کے دوس میں اس کا حبال ہے۔ اُن کی ہے جو یہ آیت پڑھ "فَلَا نَعْمَ نَفْسُ الْآيَةِ"
ذہبی کو نہیں جانتے کہ ان کے لئے کیا چیز تیار کی گئی ہے جو انھوں کی تحفہ ہے اور یہ اس کے عمال کا بدلہ ہے۔
اور حنت میں ایک اور حنت ہے کہ کوئی سوار اس کے سامنے میں چلے گئے تو سوار تک چلے گئے باوجود بھی اسے لے لے
کر گئے۔ اُن چاہتو یہ آیت پڑھو "وَجِبْ مِنْهُ دُونَ" (اور پڑھو)۔ (واقعہ بیت ۳۰) اور بہت میں ایک گنڈا رکھے کی
جگہ نہ اور اس میں موجود تمام چیزوں سے بچنے کے لئے ہذا چھوٹا ہے۔ (واقعہ بیت ۳۰) افسر رُحِمَ عَنْ النَّارِ الْآيَةِ"
(جس کی ہر شخص دوزخ سے دور رہا) کیا اور بہت سے داخل کر، یہ وہ کامیاب ہو کر ہذا دنیا کی رہنمائی تو صرف دعو کے کا
سازا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

۳۴۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ - أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ - عَبْدَةُ بْنُ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَقْوَةَ قَالَ - أَخْبَرَنَا
سَلَمَةُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَفْلَحْتُ بِبَيْتِي الصَّالِحِينَ
مَالًا غَيْرُ رَأْبٍ وَلَا أَكُونُ سَجَنًا وَلَا حَطَرًا عَلَى قَسَبٍ بِسَبِّ عَقْرَةٍ وَإِنَّ لِبَيْتِي فَلَا نَفْسَ مَا أَحْبَبِي لَهُمْ
مَنْ قَرَأَ غَيْرَ حَرَاءٍ مَا كَانُوا يَتَعَلَّمُونَ وَيَسْأَلُونَ شَجَرَةَ بَيْتِي الرَّائِبُ مَنْ يَطْلُبُ بِلَاغَةَ عَمٍّ لَا يَفْطَعُهَا
وَأَقْرَبُهَا إِنْ سَتَمْتُ وَطَلَّ مُنْذُودٌ وَمَوْجِعٌ سَاطِعٌ فِي أَنْجَةِ حَبِيرٍ مِنْ أَدْنَى رَمَاهَا وَالرَّاءُ وَالرَّاءُ بَيْتِي شَتَمْتُ مِمَّنْ
رُحِمَ عَنْ النَّارِ وَذُخِرَ النَّفْسُ لَهَا زَاوَا الْأَنْجِيَةُ الدُّنْيَا الْأَمَانَةُ الْقُرْآنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ

(ص ۲۹۸)

مِنْ التَّسْلِيَةِ الَّتِي كُنْ مِنْ الْقَدَرِ مُخَافِرٌ مُخْشَا وَمَعًا هَذَا خَبِيرٌ بِمَرِيَّةٍ لَا تَمْرُقُهُ مَرْغُوتُ الْأَمْنِ
حَدِيثُ مُوسَى بْنِ عُثَيْدٍ وَمُوسَى بْنُ عُثَيْدٍ وَيَزِيدُ بْنُ أَنَسٍ الرَّقَاشِيُّ يَصُحَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ (ص ۱۰ ص ۸)
مَرْغُوتُ الْوَحْيِ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”يَا نَسَاءُ هُنَّ“ آپ (رحمہم اللہ) نے انہی اہل گھریلو کو ایک
فحش اٹھان پر اتفاق کیا (۲۵) کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ حاس طہ پر چلی جائے، اہل
گھریلو وہ ہیں جو دنیا میں براہی تھیں ان کی آنکھیں کڑوا تھیں اور ان کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا۔ یہ حدیث غریب
ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اس کی امید کی روایت سے مرفوع جانتے ہیں۔ موقوف تہامیدہ اور یروغی بیان مذہبی
اور احادیث کے نزدیک ضعیف ہیں۔“

۳۴۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مَعْمُورُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مُهَيَّبَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ
قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَبَيْتُ لَكَ شَيْئِينَ هُوَذَا وَالْوَأَقَةُ وَ مَوْسِلَاتُ زَعَمَ يُحْسِنُ لَوْسٍ وَإِذَا
الْفُحْشُ كَوَّرَتْ فَلَا حَبِيْبِيَّ حَسَنٌ عَرَبِيٌّ لَا تَمْرُقُهُ مِنْ حَبِيْبِيٍّ ابْنِ عُبَيْدٍ الْأَمِنْ هَذَا الْوَجْهَ رَوَى
خَلْفُ بْنُ صَالِحٍ هَذَا لِيُخْبِرَنَّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ هَذَا مَرْسَلًا (ص ۱۰ ص ۸)

مَرْغُوتُ الْوَحْيِ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ کو بڑھے
ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ”سورة اعراف، مراءات، حم، یس، دن اور ذی القیس اور“ نے بڑھا کر دیا
ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ اسی
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ اہل قہر سے اسی کی مانند تھا کرتے ہیں۔ پھر کوئی مادی الحقیقی سے ابوہریرہ کے
حوالے سے بھی کچھ مرسل نقل کرتے ہیں۔“

تَفْصِيْلُ الْوَحْيِ

وہ تفسیر الہامی میں قرآن کریم کا ذکر ہے اور اہل قیامت کے مہملوں سے آپ ﷺ سے۔
سورت باطنی ہے مگر اس میں (تَبَيَّنَ الْقَوِيْبُ اَنَّهُ مُلْهِجٌ) (۱) یہ آیات مدنی ہیں۔
اس میں ۹۱، ۹۲، ۹۳ آیات اور میں روح ہیں۔ اس سورت میں کلمات کی تعداد ۷۷ ہے جب کہ عربی کی تعداد ۱۱۷

۷۷

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مَعْمُورُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ مُهَيَّبَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُرَيْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ

توں کے لئے اس کی قدرت اور حکمت تک پہنچنا سے عرصہ نہ تو فی کا علم، اس کی قدرت اور اس کی حکمت و ہند ہے
 اور اس پر سے جیسا کہ اس نے خواہی کتاب (خرائید) میں لکھ کر دیا ہے۔

== تَفْہِیْمُ ==

دستِ صریح میں "فہم" سے لکھا گیا ہے کہ جیسا کہ لکھا گیا ہے۔

جہاں تفسیر میں قدرت میں ۲۹ قیادت ہے، یہاں لکھا گیا ہے۔

یہ جہاں میں قدرت کی تعداد ۵۴ میں ہے کہ لکھا گیا ہے۔

حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوَاهُ حَرَجُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس پر اس کے لیے پہلا استدلال کیا گیا ہے کہ جس طرح اس کے دشمن کو سیراب کیا، وہ اس کی طرف سے
 اس کے لیے بھی قدرت کی پادشاہی کو سیراب کرتے ہیں۔

اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ
 اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ

اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ
 اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ

اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ
 اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ

اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ
 اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ

اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ
 اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ

اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ
 اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ

اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ
 اس کے کفر و کفر ۱۰۰ سے ۱۰۰ کے درمیان پتے آج کے وقت میں اس کو اس کے دشمن کو سیراب کرتے ہیں کہ

ایک چوں سے یہ کہہ کر بھی پھرئی ہوئی پہنچ کر طرح نماز ہو کر تہجد میں سر ہری جان کے سر یا میں کی حرا ہے
وہ راہ اور تہجد سے نو گھنٹہ نہیں جتا اس حرا کے سے اس دن اس پر نام ہوئی ہے جب تک کہ ظہر ظہار اٹا نہ گیا
ظہر ظہار سے پہلے کے قیام ظہر سے پہلے کے قیام کے ساتھ صلیبی ہوتا تھا۔ مالک غلامان نے اپنی اور انی کے
تذکرہ میں سے بھی ظہار و عوامات میں نو ہر شمس کے نزدیک ظہر میں سے اور انی کے ساتھ تہجد ہے۔ یہاں سے
نہیں ہے کہ اس میں شمس کے قیام کے قول یہ ہے کہ ظہار میں سے ہاں کے ساتھ تہجد ہے یہ ہے یہاں سے۔

جو لیٹ علیہ السلام ۱۶۷۷ھ وادی ۱۰۷۷ھ میں شمس علیہ السلام میں مرث غسبہ کے القاد و اور جوئے میں
فعلی بنیہ ۱۶۷۷ھ میں ۱۶۷۷ھ میں سے پہلے علیہ کے گھار میں ظہار میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
میں سے مسیحی روڈ و گھار میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے ظہار میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
نہیں ہے کہ اس میں شمس کے قیام کے قول یہ ہے کہ ظہار میں سے ہاں کے ساتھ تہجد ہے یہ ہے یہاں سے۔
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں

اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں

ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں

ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں

ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں
ظہار میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں اور انی کے قیام میں سے پہلے جوئے میں

۱۰۰۰ روپے اور دس ماہ کی اجرت پر اس کو رہا کر دیا۔

اس صورت پر اس حالت کی قدر ۲۵۰ روپے سے زیادہ کر دی گئی تھی۔

حسابداری میں اس کی ایک طرف اس کی اصل قیمت ۱۰۰ روپے اور دس ماہ کی اجرت پر اس کو رہا کر دیا۔

اس کی ایک طرف اس کی اصل قیمت ۱۰۰ روپے اور دس ماہ کی اجرت پر اس کو رہا کر دیا۔

اس کی ایک طرف اس کی اصل قیمت ۱۰۰ روپے اور دس ماہ کی اجرت پر اس کو رہا کر دیا۔

اس کی ایک طرف اس کی اصل قیمت ۱۰۰ روپے اور دس ماہ کی اجرت پر اس کو رہا کر دیا۔

اس کی ایک طرف اس کی اصل قیمت ۱۰۰ روپے اور دس ماہ کی اجرت پر اس کو رہا کر دیا۔

اس کی ایک طرف اس کی اصل قیمت ۱۰۰ روپے اور دس ماہ کی اجرت پر اس کو رہا کر دیا۔

اس کی ایک طرف اس کی اصل قیمت ۱۰۰ روپے اور دس ماہ کی اجرت پر اس کو رہا کر دیا۔

تیسری

میر: محمد دلی ہے

میر: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔

سید: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔

حاجی: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔
الاصد: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔

میر: محمد دلی ہے

میر: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔
سید: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔
حاجی: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔
الاصد: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔

میر: محمد دلی ہے

میر: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔
سید: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔
حاجی: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔
الاصد: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔

میر: محمد دلی ہے

میر: ۱۳۱۱ء میں ۱۳ اگست میں دروگاہ میں۔

دوسرے کی وجہ سے چھوڑ دیں نہ سکتا۔^{۱۶}

قال عِثْنَا لِلَّهِ فَعَرَأْنَا عَلَيْنَا نَحْنُ كَتَبْنَا

حور ۲۶۴-۱۰

اس حدیث کی خصوصیت

اس قسم کی حدیث سے بہت سی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ اس پر مستقل کتابیں تصنیف فرمائی گئی ہیں۔
مسئلات تالیف عبد قریب بن عبد صالح، مسئلات تالیف ابن جوزی، مسئلات تالیف سیار التلمیذ، مسئلات تالیف شمس الدین
بنی، دی، مسئلات تلمیذ بنی، جیہ، مسئلات تالیف حاتم الدین بن علی، مسئلات تالیف حسین بن علی بن محمد بن عمر، مسئلات
شمس الدین بن حسین بن علی، مسئلات حافظ محمد احمد بن عقیقہ علی، مسئلات تالیف حافظ عمر بن قیس الزبیری، مسئلات تالیف
امام ترمذی بن عبد اللہ بن احمد، بعض المسائل فی التفسیر، مکرر حدیث ابنی، ابن تالیف شاہ ولی اللہ علیہ رحمۃ اللہ، تالیف ابن
موسویٰ پر لکھی گئی ہیں۔

اس حدیث کو مسلسل بقراءۃ صوت و الصوت بہت سے نسخے کی طرف بیان کیا گیا ہے۔ "مترجمی نے کچھ بھی مترجم نہیں کیا ہے۔ آج
تک محدثین نے اپنے شاگردوں کو سنا ہے (یہ کہ وہ کچھ حدیث بیان کریں) مسئلہ بقراءۃ صوت غرض سے مسائل حاصل نہ
حضرت مولانا عاشق الہی مدنی نے یہ حدیثی حدیث متاخرہ "م"۔ نقل مثالی راستہ رکھنے کے واسطے سے "قال صاحب العمل
السنة قال ابن الخطيب الحديث صحيح متصل الاستد والتسلسل ور جہ اس سیدہ تالیف مل قال بعض
التحقيق هو الصحيح حديث وفتح في مسلسلة ووضح مسلسل يروي من الصحابة"

تفہیم حدیث

۱۶۔ آخر حدیثی میں کتاب لکھا ہے۔ "الجهاد في سبيل الله افضل لعمل" (الحمد ۱۵۶:۱۰)

(۱۶) تفسیر ابن کثیر میں اس حدیث کے تحت (۲) سورۃ التکوین ہے۔ ۲۳ (۲۶۸) معارف القرآن تفسیر صفحہ ۱۵۵/۱ (۱) سورۃ تہیم

۴۷

سُورَةُ التَّوْبَةِ

یہ باب ہے سورۃ جمعہ کی تفسیر کے بیان میں (ص ۲۶۴-۱۰)

۲۶۴- حَدَّثَنَا عَنْ بَنِي تَيْمِيٍّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ نَزَّاهُ بِنَ دَهْرٍ الْقَطِيبِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ
مَرْثُومٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِ ابْنِ ابْنِ سُورَةِ التَّوْبَةِ فَتَلَاها فَتَلَاها
وَحَمْدُ اللَّهِ ثُمَّ يَلْعَنُوا وَيَسْتَعِينُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَسْتَغْفِرُوا لَنَا فَلَمْ يَكُلِّمَهُ قَالَ

— [بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ] —

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَقَرٍّ لَمْ يَمُوتْ بَرَكَاتُ مَنْ فِي النَّهْمِ اَدْنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّ اَذُنُ
وَصَحَّتْ بَنِي وَجْهِهِ لَمَّا كَانَ يَسْرُسُ اَنْ يَنْ يَبَا اَلْخُبْرَ اِي الْقَتْلَ لَمْ اَنْ اَمَّا يَكْفَرُ لِحَقِيقِ فَقَالَ مَا قَالَ لَنْت
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَكْ - قَالَ لَمْ يَلْبَثْ اِلَّا اَنْهُ غَرَّكَ اَدْنَى وَصَحَّتْ بَنِي وَجْهِهِ فَقَالَ
اَسْرَأْتُمْ بِمَقَرِّهِ عَمْرُ لَنْتَ لَهْ صَرَّ بَوْلُكَ لَأَنْ يَكْفَرُ لَمَّا اَمْسَخْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَوْرَهُ السَّنَابِلِيْنُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ (ص ۱۱۶ ص ۱۱۷)

ترجمہ: "حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرمؐ کے ساتھ جنگ کے لئے گئے تھے ہمارے
ساتھ چوہا بانی بھی تھے۔ ہر وقت چوہا سے پانی کی طرف دوڑے۔ وہاں سے پہلے وہاں پہنچ گئے اور ایک
دیہاتی نے پیچ کر حوض جبر میں اس کے گرد پتھر کا کراں پر بند ڈال دیا۔ "اے کوئی پانی نہ لے سکے" اسراف اس
کے ساتھی وہاں تھے۔ یہ قصہ نبیؐ اس کے پاس آیا اور پوچھا کہ یہ کیسی بات ہے۔ وہ پانی پی لے۔ لیکن
دیہاتی نے پتھر کر دیا۔ اس پر قصہ نبیؐ پانی کی روک ٹاک (تاکہ پانی بہہ جائے) اس دیہاتی نے ایک ٹکڑی
افغانی اور بھاری کے سر پر باندھی جس سے اس کا سر چھٹ گیا۔ وہ منافقوں کے ساتھ عبداللہؓ میں پہلے کے پاس آیا۔ یہ
تصویر کہ عبداللہؓ میں پہلے کے پاس کہیں لوگوں کو خرچ نہ کر، جو نبی اکرمؐ کے ساتھ ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ان کے
پاس سے چھ جائیں۔ یعنی اس بات کو کہ ہر لوگ رسول اللہؐ کے پاس کھانے کے جنت حاضر ہوا کرتے تھے۔
عبداللہؓ میں اس کے بچنے کا مقصد یہ تھا کہ ان کا حق سے کر جایا کہ جب لوگ جا چکیں کہ صرف وہ لوگ کے
ساتھ ہی کھائیں۔ پھر کہنے لگا کہ جب ہم نہ رہا ایسا جائیں گے تو وہاں سے غارت و لوگوں کو جانے کو کہ لوگوں
(یعنی عرب) کو وہاں سے نکال دیں حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت نبی اکرمؐ کے پیچھے ہوا تھا۔
میں نے عبداللہؓ کی بات سنی "پھر اپنے پیچ کو باندھ لیا۔ رسول اللہؐ کو بتایا اور آپؐ نے عبداللہؓ میں پہلے
کو بلایا اور اس نے آخر قسم کھائی اور اس بات کا اذکار کر دیا کہ میں نے یہ نہیں کیا۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں
اکرمؐ کے ساتھ تھا۔ اسے سچا سمجھ رہے تھے۔ پھر میرے پیچ پر سے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم یہاں پہنچے تھے کہ میں
اللہؓ کے لئے ہمارے دار میں اور آپؐ کے لئے اور مسلط نہیں تھا۔ حضرت زیدؓ فرماتے ہیں۔ مجھے اس کا فائدہ
دیکھ گیا کہ میں اور کہہ ہوا ہوا۔ پھر میں نبی اکرمؐ کے ساتھ ہوا تو ہر حکانے محل و اماں سے نبی اکرمؐ میرے پاس
تشریف لائے اور میرا کال بھیج کر میرے لئے چنے لگے۔ مجھے کہہ دیا میں ہمیشہ اپنے کی خوشحالی بھی سنتی تو میں میں
ان کا حق نہ دیتا اس وقت ہو۔ پھر حضرت زیدؓ نے مجھے اور پوچھا کہ میں اللہؓ کے لئے تم سے کیا کہا؟ میں
نے کہا کہ میں نے کیا تو نہیں اس میرا کان ملا اور مجھے مجھے حضرت زیدؓ کے لئے فرمایا جس میں بات ہو۔ پھر حضرت میر

عبداللہ سے ملے۔ انہوں نے اسی طرح پر پھاڑ مارا کہ مجھے وہی جواب دے۔ چنانچہ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سورہ منافقون پڑھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي أَبِي عُبَيْدٍ قَالُوا لَيْسَ شَيْعَةً غَيْرَ الْحَكِيمِ بْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ كَثِيرٍ الْقُرَظِيَّ سَمِعَ لَوْثَمِينَ سَمِعَ هَمْدَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَفَعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ لَيْسَ شَيْعَةً غَيْرَ
عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْ الدِّيَارِ فَكَانَ مَائِثُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَدَّكَرْتُ ذَلِكَ فَهُوَ مَعْبُودٌ فَلَا مَسَ عَظِيمِي فَقَالُوا مَا أَرَدْتَ إِلَّا هَبْ عَائِشَةَ لَيْسَتْ وَبَشَّارُ كَيْفَا
حَرْبٍ قَالَتِ الْأَنْبِيَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا بَدَأَ اللَّهُ لَكَ مِنْكَ قَوْلٌ قَرَأْتُ هَذَا الْآيَةَ هُمْ
الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْظُرُوا عَلَى مَنْ بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى يَنْقَضَ عَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ص ۳۱۷)

۱۲۴

تذکرہ حضرت مولانا رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے عمرؓ کو کعب قرظی سے چالیس سال پہلے زیہ میں ادم کے خانے
سے یہ حدیث سن کر بہت متعجب رہا کہ عروہ بن زیدؓ کے مرنے کے وقت یہ کہا کہ جب ہم مدینہ جاؤ گے تو وہیں کے وقت وہ
لوگ ذیل لوگوں کو باہر کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بات سن کر عبداللہ بن علی
نے قسم کھالی کہ میں نے یہ بات نہیں سنی۔ اس پر عروہ بن زیدؓ کے لوگ مجھے مات کرتے ہوئے کہنے لگے کہ میں بھوت
ہوں سے تہہ دار کیا متعدد تھا؟ میں نے گھبرا کر جواب دیا کہ میں نے آپ ﷺ سے اس حدیث کو نہ سنا ہے۔ اس پر
آپ ﷺ نے میری خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری بات کی تصدیق کی ہے۔ پھر یہ آیت
تاری ہوئی "هَمُّ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تَنْظُرُوا" (۱۲۴) (وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ جا رہا ہوں
میں رسول اللہ ﷺ کے یہاں تک کہ مفرق ہو جائیں۔ المنافقون آیت ۷) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۳۱۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْ عَمِرُو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَدَّ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَتَا بَنِي غَزَاةٍ قَالُوا
سُحْبَانُ نَزَّوْنَا نَحْنَا عَرُودَا بَنِي مُصْطَلِبٍ فَكُنْصَ رَجُلٍ مِنْ الْمُنَافِقِينَ وَجَلَّأَ مِنْ الْأَنْصَارِ بِ الْأَنْصَارِ
فَصَمِعَ ذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَدَأَ دَغْوَى التَّحَابِلَةِ فَقَالُوا رَجُلٌ مِنْ الْمُنَافِقِينَ كُنْصَ
رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ مَعَالِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَرَا هَالِكًا سَمِعَ ذَلِكَ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي
سُورٍ فَقَالَ قَدْ فَعَرْنَا هَذَا وَلِلَّهِ بَيْنَ رَحْمَتَا إِلَهِ الْعَالَمِينَ لِيُخْرِجَ الْأَعْرَابَ مِنْهَا الْأَذْنَ فَقَالَ هَمْرُبُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَغْوَى لَا يَحْدُثُ الْفَأْسُ إِلَّا مُحْمَدٌ بِمَنْتَلِ أَصْحَابِهِ وَلِلَّهِ غَيْرُ عَمْرٍو فَقَالَ قَدْ
أَبْنَى عَبْدُ اللَّهِ نَبِيَّ عَبْدَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا نَقْلِبُ حَتَّى نَمُوتَكَ الْفَذِيرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible][illegible]

طلاق دے دی ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ حصہ ﷺ تا کرم ہمارے محرم ہوگی۔ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مسک کی غارتگری اور کپڑے وغیرہ کے کرکل کھڑا ہوا۔ جب حصہ ﷺ کے پاس پہنچا تو وہ دوری تھی۔ میں نے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ کہنے لگی مجھے نہیں معلوم۔ نبی اکرم ﷺ اس صبر و کرم کے میں اب تک ہر کچھ بھول گئے ہیں۔ پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس گیا اور اسے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے مرخصی کے لئے اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور باہر آکر آیا کہ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں سہرہ کی توڑ کھا کہ منبر کے گرد چھ دولی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب بیٹھ گیا لیکن وہی سوجا غالب ہوئی تو وہاں اس کے کہ اجازت پینے کے لئے بھیجا۔ اس نے ہانسی کر دی جواب دیا۔ میں دوبارہ سہرہ کی طرف اٹھی لیکن اس مرتبہ اور شدت سے اس ٹکر کا طعہ ہوا اور میں پھر لڑکے کے پاس آیا اور اسے اجازت لینے کے لئے بھیجا۔ اس مرتبہ بھی اس نے ہانسی کر دی جواب دیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں جانے کے لئے مڑا تو وہ اس لڑکے نے مجھے پکار کر کہا کہ اندر چلے جاؤ کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے جس کے منامیت نبی اکرم ﷺ کے دونوں جانب واضح تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”نہیں“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ہم قریش والے عورتوں پر غالب دہتے تھے پھر جب ہم مدینہ آئے تو ہم انکو قوم سے ملے جن کی عورتیں ان پر غالب ہوتی ہیں۔ اور ان کی عادتیں ہادی اور تم بھی کیجیے لگیں۔ چنانچہ میں ایک مرد چٹائی پٹی پر فہم ہوا تو وہ مجھے جواب دینے لگی تو مجھے بہت برا لگا تو کہنے لگی کہ تمہیں کہیں برا لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم رسول اللہ ﷺ کا صبر ہاں بھی آپ ﷺ کو جواب دیتی ہیں۔ اور انکا بھی ہیں جو ہر چاند دن نبی اکرم ﷺ سے فدا رہتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر میں نے حصہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہو؟ انہوں نے کہا ہاں اور ہم میں سے لکھا بھی ہیں۔ جو دن سے رات تک آپ ﷺ سے غارتگری ہیں۔ میں نے کہا بے شک تم میں سے جس نے ایسا کیا وہ برباد ہوگی۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے نہیں راضی کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض نہ ہو جائیں اور وہ مالک ہو جائے اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے حصہ ﷺ سے کہا تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے مست ہانا۔ ان سے کوئی چیز ست مانگا۔ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے مانگ لیا کرو اور اس خیال میں مت رہو کہ تمہاری سوگن تم سے زیادہ خواہرورت اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ (یعنی اس کی برادری نہ کرنا) اس مرتبہ رسول اللہ ﷺ دوبارہ مسکرائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا

میں تھیں۔ ان میں سے ایک شخص تھا جس کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔ اس کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

اس شخص کا نام تھا۔

وَمِنْ صَوْرَةِ الْحَقِيقَةِ

یہ وہ ہے سورۃ حاقہ کی تفسیر کے بیان میں

۳۹۵۔ حَقِيقَةُ الْحَقِيقَةِ مِنْ صَوْرَةِ الْحَقِيقَةِ

حَقِيقَةُ الْحَقِيقَةِ مِنْ صَوْرَةِ الْحَقِيقَةِ

حَقِيقَةُ الْحَقِيقَةِ مِنْ صَوْرَةِ الْحَقِيقَةِ

حَقِيقَةُ الْحَقِيقَةِ مِنْ صَوْرَةِ الْحَقِيقَةِ

حَقِيقَةُ الْحَقِيقَةِ مِنْ صَوْرَةِ الْحَقِيقَةِ

ابن مال سبعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یحدث عن قریب نوحی فقال فی حدیثہ یسعا
 ۱۰۸۱۱۱ سبعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یحدث عن قریب نوحی فقال فی حدیثہ یسعا
 ۱۰۸۱۱۱ سبعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یحدث عن قریب نوحی فقال فی حدیثہ یسعا
 ۱۰۸۱۱۱ سبعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یحدث عن قریب نوحی فقال فی حدیثہ یسعا
 ۱۰۸۱۱۱ سبعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یحدث عن قریب نوحی فقال فی حدیثہ یسعا

تو حضرت امام علیؑ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ آپ سے آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے
 آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں
 آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں
 آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں
 آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں

۱۰۸۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ - الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ نَهْعٍ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي
 سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْدُ حِلٌّ مِنْ نَارٍ بَعْدَهُ فِيهِ سَجِينٌ عَرِيضٌ ثُمَّ
 يَهُوئِي بِهِ كَذَلِكُ بَدَا هَذَا حَدِيثٌ لَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ مَوْضِعَهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي نَهْعٍ وَقَدْ رَوَى ابْنُ
 عَدِي عَنْ عِيسَى عَنْ سَعِيدٍ مَوْلَا ابْنِ عَرَفَةَ

تو حضرت امام علیؑ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ آپ سے آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے
 آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں
 آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں
 آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں اور آپ کے آقاؐ کی سنتیں سیکھوں

۱۰۸۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو - سُبَّانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ النَّضْرِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ
 أَبِي سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَرَّمَ جَاهِلٌ حَرَامًا فَهُوَ حَرَامٌ وَإِنْ
 حَرَّمَ حَرَامًا فَهُوَ حَرَامٌ وَإِنْ حَرَّمَ حَرَامًا فَهُوَ حَرَامٌ وَإِنْ حَرَّمَ حَرَامًا فَهُوَ حَرَامٌ

پیر کہ میں نے لائق ہوں بہت سے مجھ سے اریں جس وجہ سے وہاں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا تو میں نے
کا دل ہوں کہ اسے موت فرماؤں۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ سبکی تحفہ میں کے نزدیک تو انہیں لڑھکھیل ہے۔ یہ
حدیث ثابت سے قائل ہے۔

تفسیر

یہ صریح بذاتہ ثابت ہے۔

چونکہ اس سورت میں ۵۵ آیات ہیں اور ان کو ۱۲ جہیں

تقریباً ۲۵۵ میں سب کے ۲۰۰۰ کے قریب ہوں گے۔

حدیث عبد بن حمید (ص ۱۰۰)

حدیث ابو یوسف (ص ۱۰۰) کہ وہ دن کی حد ہر سال کی ۱۰ سے بھرے ہوئے ہیں کہ بعض روایت سے میں نے سبکی
محکم داتا ہے کہ بعض لے لیں میں انہیں جس کے چشمہ پانی کے ہیں۔

حدیث ابی یوسف (ص ۱۰۰) کہ اس سے باقی حدیث جبریل علیہ السلام میں ہے۔

حدیث ابی یوسف (ص ۱۰۰) کہ وہ دن کی حد ہر سال کی ۱۰ سے بھرے ہوئے ہیں کہ بعض روایت سے میں نے سبکی
محکم داتا ہے کہ بعض لے لیں میں انہیں جس کے چشمہ پانی کے ہیں۔

حدیث ابی یوسف (ص ۱۰۰) کہ وہ دن کی حد ہر سال کی ۱۰ سے بھرے ہوئے ہیں کہ بعض روایت سے میں نے سبکی
محکم داتا ہے کہ بعض لے لیں میں انہیں جس کے چشمہ پانی کے ہیں۔

حدیث ابی یوسف (ص ۱۰۰) کہ وہ دن کی حد ہر سال کی ۱۰ سے بھرے ہوئے ہیں کہ بعض روایت سے میں نے سبکی
محکم داتا ہے کہ بعض لے لیں میں انہیں جس کے چشمہ پانی کے ہیں۔

حدیث ابی یوسف (ص ۱۰۰) کہ وہ دن کی حد ہر سال کی ۱۰ سے بھرے ہوئے ہیں کہ بعض روایت سے میں نے سبکی
محکم داتا ہے کہ بعض لے لیں میں انہیں جس کے چشمہ پانی کے ہیں۔

حدیث ابی یوسف (ص ۱۰۰) کہ وہ دن کی حد ہر سال کی ۱۰ سے بھرے ہوئے ہیں کہ بعض روایت سے میں نے سبکی
محکم داتا ہے کہ بعض لے لیں میں انہیں جس کے چشمہ پانی کے ہیں۔

حدیث ابی یوسف (ص ۱۰۰) کہ وہ دن کی حد ہر سال کی ۱۰ سے بھرے ہوئے ہیں کہ بعض روایت سے میں نے سبکی
محکم داتا ہے کہ بعض لے لیں میں انہیں جس کے چشمہ پانی کے ہیں۔

قہار نے یہ یہاں پر ہر جہ سے ہر عبادت اس نام (توں کی صورت ہے۔

یہ سوال: آپ رحمہ اللہ تو بھی توں کی عبادت کیا کریں؟

جواب: آپ رحمہ اللہ کے واسطے سے شریعت اور عبادت ہے۔

جواب: اگر عبادت اولیٰ دامت جبرائیل پر کیا ہے جو اب سے جو ہر سے کیونکہ توں کی عبادت سے اس سے پہلے ہے کہ وہ اپنی عبادت نہ کر سکتے تھے۔

شاید یہی ہے کہ یہاں پر وہی ہے۔ خدا کریم ہے، یہاں میں کہ "وَلَا تَسْبُحْ لَهُ سُبْحَانَكَ وَبُصْرَ مُحَمَّدٍ" ہے۔

قرآن فہرست، المصنف، ص ۱۰۰ میں: "اما تو بعد میں آئے ہوں کہ اس کے اہل کے ساتھ ہر غریب تک، ہر شخص پر ان کو اس کے لئے میں میں مشہور ہے کہ یہ مجموعہ نہ کہ ہے میں سے مگر یہ مستقل علم ہے۔"

حدیث عبد اللہ بن حبیب: قال: سمعنا جبرائیل بن ہاشم (ص ۱۰۰) کہ

ان صریح و واضح ہے: یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے

حدیث ابن ابی عمیر (ص ۱۰۰) کہ

ہم کہہ دیا کہ اس صریح و واضح ہے: اس (ص ۱۰۰) میں میں مشہور ہے کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے۔

حدیث ابن ابی عمیر (ص ۱۰۰) کہ: جب یہ کہہ کر کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے، یہ عبادت کا یہی ہے کہ اس کے لئے میں میں مشہور ہے کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے۔

ابن ابی عمیر (ص ۱۰۰) کہ: جب یہ کہہ کر کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے، یہ عبادت کا یہی ہے کہ اس کے لئے میں میں مشہور ہے کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے۔

حدیث ابن ابی عمیر (ص ۱۰۰) کہ: جب یہ کہہ کر کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے، یہ عبادت کا یہی ہے کہ اس کے لئے میں میں مشہور ہے کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے۔

حدیث ابن ابی عمیر (ص ۱۰۰) کہ: جب یہ کہہ کر کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے، یہ عبادت کا یہی ہے کہ اس کے لئے میں میں مشہور ہے کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے۔

حدیث ابن ابی عمیر (ص ۱۰۰) کہ: جب یہ کہہ کر کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے، یہ عبادت کا یہی ہے کہ اس کے لئے میں میں مشہور ہے کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے۔

حدیث ابن ابی عمیر (ص ۱۰۰) کہ: جب یہ کہہ کر کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے، یہ عبادت کا یہی ہے کہ اس کے لئے میں میں مشہور ہے کہ یہ مجموعہ ہم میں گذر چکا ہے۔

لَا تُعْرَضُونَ بِهِ لِبَنَاتٍ يَفْعَلُونَ (ص ۸۷، س ۱۶) ان "بہ" کے بعد آپ ﷺ کو پیش کر دینے اور اسے
جبرئیل میں لے کر اترنے کے لئے جاتے تو آپ علیہ السلام کو مکمل پہنچنے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نہایت ہی
کہ بخاری شریف کی روایت میں آیت "لَا كَانَ رِسْوَالُ اللَّهِ فِي الْاَلَمِ اَوْ لَا اِلَٰهَ جِوَالِ اِسْتَعْفَا اَنْطَلَقَ جَبْرِيْلُ قَرِئَةً
فَلْيَسْمِ الْاَلَمِ كَمَا تَقْرَأُ" (۱) حضرت علیہ السلام کو پہنچنے کے لئے نہایت ہی پہنچنے کا ایک فرشتہ اتر کر رہا تھا کہ وہی آپ
ﷺ کو لے کر جاتے تھے۔ (۱)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ (ص ۶، س ۱۲) اَنْ اَتَى اَهْلَ اَشْحَةِ حَنْزَلَةَ لَمْ يَنْتَفِرْ (ص ۷، س ۱۲)
اس سے معلوم ہوا کہ یہ امت کے دن اہل اللہ جنت اللہ تعالیٰ کا دھڑا رہنے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اہل اللہ
و الجہنم کا انتقام ہے۔

کچھ لوگ جن میں معز بن جندبہ اور غزوہ جندبہ ہیں، روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ اہل اللہ
کے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کو دیکھنا چاہتے ہیں، انہوں نے کہا کہ یہ جو شہداء ہیں، جنت اور جہنم کے درمیان
ان کا حق نہیں ہو گا جب یہ اہل جنت اور جہنم کے درمیان ہیں۔ "خیر" میں اللہ تعالیٰ کی رویت تمام شہداء سے زیادہ ہوگی
نہیں بہت سست سے اس کا حق ہو گا کہ کسی خاص شکل و صورت سے۔ (۲)

تفسیر جبرئیل

۱۰۶۷: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۶، س ۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۶، س ۱۲)
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۶، س ۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۶، س ۱۲)
۱۰۶۸: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۶، س ۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۶، س ۱۲)
۱۰۶۹: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۶، س ۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۶، س ۱۲)
۱۰۷۰: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۶، س ۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۶، س ۱۲)

وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

یہ باب ہے سورۃ عبس کی تفسیر کے بیان میں (ص ۱۳، س ۱۲)

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ (ص ۱۳، س ۱۲) اَنْ اَتَى اَهْلَ اَشْحَةِ حَنْزَلَةَ لَمْ يَنْتَفِرْ (ص ۱۳، س ۱۲)
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَى اَهْلَ اَشْحَةِ حَنْزَلَةَ لَمْ يَنْتَفِرْ (ص ۱۳، س ۱۲)
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۳، س ۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِکَلِمَةٍ فَجَعَلَ بِهَا رَسُوْلُکَ عَلٰی رَسُوْلٍ (ص ۱۳، س ۱۲)

فَصَدَّ السَّنَدَ عَنْ حِمْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِمَدَنٍ عَنَّا وَہُنُوْا عَلٰی الْاٰخِرِ وَہُوْلُوْا
سَرٰی بِمَا لُوْلُوْا بِاَنْتَ یَقُوْلُوْنَ لَا هُنَّ حُدُودٌ اَقْبَلُ حُدُودِہٖتَ حَسَنَ عَرَبٍ وَرَوٰی عَنْہُمْ ہٰذَا الْحَدِیثَ
عَنْ جَسَّاسٍ فَرَعُوْہُ عَنِ ابْنِہٖ قُلْتُ لِمَ عَنِ وُتُوْا بِرَاسِہٖمْ وَہُوْلُوْا بِدُکْرِہٖ عَنِ عَوْنِہٖ ۝ ۳۰

ترجمہ: حضرت جاسس بن سہل سے روایت ہے کہ سورہ جس میں اللہ نے (ایسا صحابی) کے متعلق بارگاہِ نبوی
آپؐ پر یہ روایت کی کہ حضرت جاسس بن سہل سے روایت ہے کہ سورہ جس میں اللہ نے (ایسا صحابی) کے متعلق بارگاہِ نبوی
آپؐ کے پاس اس وقت تک کہ ایک آدمی ایسا نہ تھا کہ آپؐ سے روایت کرتے رہے اور اللہ نے اس کو
پہلے سے عفو کیا۔ انہوں نے عرض کیا: یہ میری ماں میں وہی تھا کہ آپؐ سے روایت کرتے رہے۔ اس پر یہ
آیت نازل ہوئی: یہ حدیثِ غریب سے نقل کی گئی ہے اس حدیث کو مفسرین نے مراد سے اور وہ اپنے وعدے سے
کرتے ہیں کہ سورہ جس میں اللہ نے اس کو حکم کے متعلق نازل ہوئی۔ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر
کرتی ہے۔

۳۱:۱ - ۳۱:۲ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہُمَا رَاٰہُمَا یَوْمَئِذٍ یُّرٰدُہُنَّ جَلَالًا ہِیَ خَلَابٌ عَنِ عَمْرٍو
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْشَرُوْنَہَا فَعَادَہَا کَہَا لَوْلَا فَلَاحَ اَمْرٌ اَدْبَرَ وَ
بَرٰی بِعَصَا نَحْوَةِ نَعْبِ لَیْلِ ہَا فَلَاحَ اَمْرٌ اَدْبَرَ وَہِیَ یَوْمَئِذٍ لِّمَنْ یُّؤْمِنُہَا فَعَادَہَا فَعَادَہَا فَعَادَہَا فَعَادَہَا
وَعَدَہَا وَیَوْمَئِذٍ وَجَّہُہَا لَیْلِ عَمْرٍو ۝ ۳۱

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن قرآن
کے مرتبہ ہوں، ابھی غائب تھے ان کے پاس ایک عورت تھی۔ پوچھا کہ یہ سب کچھ اس کے ساتھ دیکھیں گے
آپؐ نے فرمایا: ہاں، ان عورتوں کی ایک ایسی عورت ہے جو قیامت کے دن اپنے رب کے ساتھ ہے۔ ان عورتوں سے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے نقل ہے۔

تَفْہِیْمُ الْقُرْآنِ

ترجمہ: جس بھی قرآن کی ایک آیت آپؐ کے پاس آئے اس سے قرآن نازل ہوئی ہے۔
ہر آیت میں بلا لائق کی ہے۔
ان میں سے کچھ آیتیں اور کچھ نکلے ہیں۔

اُن دن پر اگر ایسا سمجھا جائے قیامت پر سے انھوں نے رہنے لگی ہے۔

۱۰۱۔ التَّمَعُّنُ فِی رُبِّهِمْ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ

وَاللَّشَّمَاءُ مُنْعَرِثٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ

وَاللَّشَّمَاءُ مُنْعَرِثٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ

تَفْہِیْمُ حَبِیْبِیَّتِ

۳۲۔ حَرْجَةُ لَمْعَةٍ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ

۱۰۲۔ حَرْجَةُ لَمْعَةٍ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ

وَمِنْ سُوْرَةٍ وَابِلٍ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ

یہ باب ہے سورۃ مُطَفِّفِیْنَ کی تفسیر کے بیان میں

۳۱۷۔ حَرْجَةُ لَمْعَةٍ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ

۳۱۸۔ حَرْجَةُ لَمْعَةٍ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ قُلْ لَّیْسَ لَہُمْ عِلْمُ شَیْءٍ عِندَ رَبِّہِمْ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسَیَکُونُ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۚ

مئی دو برادر ہوئے۔ رہنمائی میں کریم نے فرمایا کہ رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”حَلَقَهُ مِنْ رُؤْسِي وَكَفَّاهُ بِجَبِينِهِ طَرَفِي“ (وہ جس کو ملا اعلیٰ انداز کے وہ ہے ہاتھوں میں تو اس سے حساب نہیں کے آسان حساب۔ سورۃ النفاق آیت ۷۰) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو صرف نیکوں کا جیسی ہوتا ہے۔ یہ حدیث صحیح صحیح ہے۔ محمد بن ابان اور کی راوی بھی صحیح ہے آپ ﷺ سے روایت ہے کہ ”ابن ابی سبک سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور روایتی کریم صحیح ہے اکی را مات حدیث نقل کرتی ہیں۔“

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُنْدَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَمَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرِو النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خُوسِبَ غُيُبٌ هَذَا خُوسِبٌ عَرَبِيٌّ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ سَبِّ لَا يُعْرَفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عِيسَى صَنِیُّ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ (ص ۱۷۷، ص ۱۷۸) مُتَوَحِّدًا ”مصرمت اس سے فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا حساب کیا گیا وہ غیب میں پڑ گیا۔ یہ حدیث قنادہ کی روایت سے عرب ہے وہ اس سے روایت کرتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے مرفوعہ جانتے ہیں۔“

== تَفْصِيْل ==

یہ تفسیر آج کل کے مشن ہونے کے ذکر اس صورت میں کیا گیا ہے۔

صورت النفاق بالتحقیق کی ہے۔

اس میں ۲۵ احادیث اور ایک روایت ہے۔

اس صورت میں احادیث کی تعداد ۱۰۹ ہے جب کہ درود فی قراءہ ۳۲۰ ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ (ص ۱۷۷، ص ۱۷۸) بِهَذَا مِنْ تَوْفِيقِ الْحَسَنِ (ص ۱۷۷، ص ۱۷۸)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں آپ ﷺ سے جب یہ فرمایا ”مَنْ خُوسِبَ غُيُبٌ هَذَا خُوسِبٌ عَرَبِيٌّ“ یعنی قرمت کے دن اس سے حساب ہوئے گا وہ غیب سے نہی کے اس پر حضرت عائشہؓ سے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمودے (مَنْ خُوسِبَ غُيُبٌ هَذَا خُوسِبٌ عَرَبِيٌّ) (۱) کا حساب تو جی ”سناں سے لیا جائے گا۔“ اس پر آپ ﷺ نے عرض فرمایا کہ ”وَجِبَانُكَ قَبْرًا“ (۲) کا مطلب یہ ہے کہ اول چشم ہو جائیں اور دگر دگر دیا جائے اور جس کا حساب لے لیا گیا وہ بزرگ وہ حساب سے نہیں کیے گئے۔“

اس پر علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومنوں کے اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جائیں گے مگر یہاں برکت سے سخت نہیں کہ ان کا نام جلیا ہوگا۔“

تفسیر القرآن (ص ۱۷) س ۱۷۱ اس آیت کے کایم بعض روایت میں ہے کہ یہ آیت ہے۔

لَا تَحْذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 انصاف "رَبِّهِمْ أَصْلَ مَا خَشِيَ" ۱۷

منعہ اصم (ص ۱۷) س ۱۷۱ "سُورَةُ الرَّحْمٰنِ" کی روایت میں آیت ہے "لَا تَحْذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 تَحْذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 كَبِيرًا" (۱۷)

وقل للآخر الجنۃ الخیری (ص ۱۷) س ۱۷۱ "سُورَةُ الرَّحْمٰنِ" کی روایت میں انصاف آتی ہے کہ یہ "رَبِّهِمْ أَصْلَ
 لِرَجْعِ عَنِ الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 وَيَعْرِضُونَ" (ص ۱۷) س ۱۷۱ "سُورَةُ الرَّحْمٰنِ" کی روایت میں آیت کے "تَحْذَرُوا الْوَيْلَ ۚ
 أَصْلَ مَا خَشِيَ" (۱۷)

كَبِيرًا فَتَعْلَمُ وَأَنَّهَا الْوَيْلُ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 اللَّهُمَّ اكْشِفْ عَنْهُمْ الْعَذَابَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 حِينَ يُرْسِلُ سَحَابًا مِّنْ سَحَابٍ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 يَدَّ بِي ضَرْبِهِ فِي مَوْجِ الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ

خروج میں دوسرے نمبر میں انصاف کی وضاحت ہے (ص ۱۷) س ۱۷۱ "سُورَةُ الرَّحْمٰنِ" کی روایت میں آیت کے "تَحْذَرُوا
 الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 تَحْذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 حِينَ يُرْسِلُ سَحَابًا مِّنْ سَحَابٍ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 يَدَّ بِي ضَرْبِهِ فِي مَوْجِ الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ

حَذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 حَذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 حَذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ

لَا تَحْذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 حَذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 حَذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ

لَا تَحْذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 حَذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ
 حَذَرُوا الْوَيْلَ ۚ أُولَٰئِكَ فِي الْوَيْلِ ۚ

تفہیم

محدث ناشر ہال انڈیا میں ہے اس میں بھی پیرا پیرا ریپ کوٹ ہے۔

اس سہت میں کہتے ہیں کہ اگر اسے جب کہ خود اس حد تک ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ النَّاسُ حَتَّى (ص ٧ م ١٠)

انہا اہل مذکر کسٹ علیہم السلام میں سے آپ کو پہلا و قلیل ذی جاری ہے کہ آپ ان لوگوں میں سے

آپ کی موت کیوں نہیں آتی آپ ملوث کیا جاسے ورنہ وہ اس میں ملوث نہ ہو صرف حق کو سمجھتے ہوئے آپ پر ہدایت
 نہیں ملے ہوئے نہ کہ آپ کو ہرگز چھوڑے۔۔۔^(۱۶)

تحریر: جیو نیٹ

١٧٦ "موجّه المسند" (٢)، "وعم قديم الإسلام" (٣) "لا من بطان القاس من بطان" (٤) "الله" (٥) "عبد" (٦) "الله" (٧)

ہاں ابھی سوچ رہی تھی عامر کیسے؟

۱۰۔ یہ کتاب جو کہ جنگی سوانح، ان کے مصنفین کی زندگی کے بارے میں ہے، ۱۹۷۶ء

وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

یہ باب ہے سورۃ فجر کی تفسیر کے بیان میں (حصہ ۱۳ ص ۱۱)

۳۲۸ حَقَّقْتُ أَبُو جَعْفَرٍ عَمْرُو بْنُ عَیْسَى نَا عَمَّادَ بْنِ عَمَّادٍ وَابْنُ دَاوُدَ فَلَا نَا هَمَّامُ بْنُ فَزْدَةَ عَنْ

عَنْ زَيْنِ بْنِ عَصَمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ غُلَامِيهِ أَنَّ بَعْضَ أَهْلِ بَغْدَادِ سَأَلَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُئِلَ عَنِ الْمَشَقِّ قَالَ مِنْ أَصْلَابِهِ مَضْجَاعٌ وَنَعَصٌ وَرَمَدٌ خَبِيثٌ غَيْرُهُ لَا يَصْرِفُهُ إِلَّا مِنْ خَبِيثٍ

تأليفه وبعد وفاة خالد بن قيس ايها من قتلة (٢٠) م

حضرت عمرؓ ان شخصوں میں سے ہیں کہ میں نے ان سے "قَالَ السَّمْعُ وَالْوَعْدُ" (یعنی نعمت اور

علاقہ "نہایت" کے متعلق پوچھ لیا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد علاقہ نہیں، بلکہ پھر کھسکتا ہے اور

مخلص جانیں۔ یہ حدیث فریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف قرآن و حدیث سے جاننے ہیں۔ نہ بدھن فیکس بھی اسے قرآن و

ہوئے نظر کرتے ہیں۔

تشریح

— 22 —

میں نے کہا کہ میں نے اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا۔

二、

— 20 —

سید محمد آیت، پیر پور۔

۱۱۱ مکتبہ شریعت دہلی، ۱۳۸۱ھ (۱۹۶۱ء) میں طبع شد۔

— ۱۷۸ —

”پس سونچو گئے حضرت صاحبِ خیرؑ کی رائی اور اس وقت کہ اے محمدؐ کا ذکر کر رہے ہو، یہ ہے میرا نصیحت نامہ۔“

تجدید بحریہ :

[illegible]

2019 9 10 10:00 10:10 10:20 10:30 10:40 10:50 11:00 11:10 11:20 11:30 11:40 11:50 12:00 12:10 12:20 12:30 12:40 12:50 13:00 13:10 13:20 13:30 13:40 13:50 14:00 14:10 14:20 14:30 14:40 14:50 15:00 15:10 15:20 15:30 15:40 15:50 16:00 16:10 16:20 16:30 16:40 16:50 17:00 17:10 17:20 17:30 17:40 17:50 18:00 18:10 18:20 18:30 18:40 18:50 19:00 19:10 19:20 19:30 19:40 19:50 20:00 20:10 20:20 20:30 20:40 20:50 21:00 21:10 21:20 21:30 21:40 21:50 22:00 22:10 22:20 22:30 22:40 22:50 23:00 23:10 23:20 23:30 23:40 23:50 24:00

و = 6. بعد از ۱۰ روز، با استفاده از دستگاه سنجش رنگ، میزان جذب نوری در طول موج ۴۹۰ نانومتر را اندازه‌گیری کردند. نتایج را به صورت میانگین و انحراف معیار بیان کردند.

1. 2. 3. 4. 5. 6. 7. 8. 9. 10. 11. 12. 13. 14. 15. 16. 17. 18. 19. 20. 21. 22. 23. 24. 25. 26. 27. 28. 29. 30. 31. 32. 33. 34. 35. 36. 37. 38. 39. 40. 41. 42. 43. 44. 45. 46. 47. 48. 49. 50. 51. 52. 53. 54. 55. 56. 57. 58. 59. 60. 61. 62. 63. 64. 65. 66. 67. 68. 69. 70. 71. 72. 73. 74. 75. 76. 77. 78. 79. 80. 81. 82. 83. 84. 85. 86. 87. 88. 89. 90. 91. 92. 93. 94. 95. 96. 97. 98. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 84

وَمِنْ سُورَةِ الْبَيْلِ إِذَا نَمَسَ

یہ ادب ہے مولیٰ والیہ کی تھیں کے بیان میں۔

[illegible][illegible]

أَمَّا أَنْتُمْ فَمَنْ تَبْتَغُونَ مِنْ رَبِّكُمْ أَنْ يَخْلُقَ لَكُمْ كُنُوزًا لَا تَحْصِيهَا أَيْدِيكُمْ فَتَمْلِكُوا فِي الْأَرْضِ كَذَلِكَ يَتَبَوَّسُونَ عَنْكُمْ وَيُعْذِرُونَ عَنْهُمُ ذُنُوبَهُمْ قُلْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ ذُو فَضْلٍ

وَمِنْ مَعْنَاهُ أَنْ يَكُونَ لِلْمَلِكِ الْمَوْلَى الْقَائِمُ بِشَأْنِهِ إِذَا سَارَ وَبِأَمْرِهِ إِذَا عَادَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible][illegible][illegible]

دوسری جہالت جو اسے انصاف سمجھا کرتا ہے اس کے بھی تین اقسام کا ہے ۱) منہ پر لکھنے والے کے فرق کرنے میں ناکامی ۲) سنی و بدعت کوئی سے بے رحمی و انتہاء ۳) کذب و سنی و اچھی بات کو ہی کہہ دینے کی عادت۔

بہل کا یہاں جہالت کے بارے میں تفسیر لہنسری فرمایا جب کہ دوسری اقسام جہالت کے بارے میں تفسیر لہنسری فرمادے۔

سُورۃ کے معنی "ماں اور آہ" اور حجر کے جیسا۔ مردوں سے جہالت ہے۔

عسکر کے نام کے معنی مثل ہوا، خشک کے ہیں اور جہم کے مطلب یہ ہے کہ جو کامیاب جہالت ہے اور اچھے لوگوں کو اس سے لیے ہم لوگوں سے مستحق تر دیتے ہیں اور وہ جہالت جو ہرے اعمال کرتی ہے اس کے لیے جہم کے اعمال کو آہنا کہتے ہیں۔

یہاں پر جہالت مختلف مقامات پر گئے کا ذکر کران کے لیے غلام صمد، غلام جنم و آسمان، دیکھ جائیگا کہ اعمال و مشکل ہونا صفت اعمال ہی کی ہو سکتی ہے کیونکہ خود و دولت تو ان اعمال ہوتے ہیں اور یہی مشکل مقرر کرنے والے ہیں اس طرح لہنسری خود ان لوگوں کی ذات اور ان اعمال کے لیے سنہ کرانے کا یہی مطلب ہے کہ ان لوگوں کے عجیبوں کو ایسا کر دیا جاتا ہے جیسا کہ ان صفت میں ان تمام کے غلام کیا ہے اس کا مطلب بھی یہ ہے کہ جو ایک غلام کو اسے تین تیرے اعمال کی طبیعت و عادت میں جو ہرے اعمال کرنے والوں کے لیے کافی کرانے کی صفت ہے۔

تفسیر جہالت:

عنا ۳۱۱ - لغت - سورہ جہالت

۱۱ سورہ جہالت ص ۱۱، سورہ جہالت ص ۱۱

وَمِنْ سُورَةِ الصَّحٰی

یہ باب ہے سورہ فتح کی تفسیر کے بیان میں (ص ۱۱۱ ص ۱۱۲)

۳۱۱۱ حَقَّقْنَا لَكَ بِعَدْرِ مَاضِيَانِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنِ الْأَسْوَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَنْدَبٍ نَحْمَلِي قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ قَدِيمَةٍ احْتَسَبَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ ثَابِتُ الْأَصْبَحِ دَمَتْ وَفِي سَهْمٍ لِلَّهِ مَا احْبَبَ لَكَ وَأَهْلًا غَنِيَةً جَبْرِئِيلُ قَالَ الْمَشْرُوكُونَ هُوَ وَخَ مُحَمَّدٌ فَانزِلْ

لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَةً مِنْ عَمَلٍ صَبِيحٌ وَدُجُوعٌ هِيَ كَرْزُومَةٌ ص ۳۰۳
 حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اس حدیث کو پڑھا تو وہ بے ہوش ہو گیا۔
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منع نہ کیا (یعنی مرتبہ کی حد دہری) آپ پر تین روزے کا رُکھ لگا دیا۔
 کہے گا: تم بے ہوش ہو کر مجھ سے زیادہ کسی کے محبت میں نہیں ہیں۔ اسی پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات، سَافِرٌ كَذِبٌ
 فَلْيَذْخُرْ فَلْيَذْخُرْ (یس ۱۰۱) اپنی مجلس اعلان کو بھیجا، اور بھی ہو گئیں دروغ کو جو میرا ہے، اعلق آیت ۷۸
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم اگر وہ اپنے پیروں کو لے کر توبہ نہ لے کر فرشتے سے بچ
 لیتے۔ یہ حدیث حسن مرثیہ صحیح ہے۔ اس بات میں جو ہر روز پڑھتا ہے یہ بات ہے۔

تفسیر

سورۃ طہ اللہ تعالیٰ کی ہے وہاں میں لکھا ہے آیات اور یک روز ہے
 اس سورۃ میں لکھتے ہیں کہ تو اللہ کے لیے سب اور عباد کی تعداد ہے۔
 حَذَّاءٌ عَذَابُهُمْ كَذِبٌ ص ۳۰۳ اور ۳۰۴ عَذَابُهُمْ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ
 شان نزول: اسی عذاب کا کوئی نام نہیں ہے۔ جو سورۃ طہ سے لکھ کر کہا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔
 ”تپ“ لکھا ایک دن سب عباد میں شہداء پڑھتے تھے اور ان کے اے دوزخی کی قسم کیا، اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر تم
 (عذاب) میں سے اپنا چہرہ دلائل کے (یعنی عذاب میں) نہ لکھتے تو تم ان کی نراں بہ چاہی دھواں گاہ کے بعد تپ پڑھتے
 کو اس سے نہ پڑھتے ہوئے دیکھا تو تپ میں لکھ کر نہ لکھتے تھے۔ لکھتے تھے۔ اسی دن وہاں
 دوزخ میں اپنے انھیں اس طرح لکھا تھا جس کی چیز ہے تپ اور عباد میں لکھ کر نہ لکھتے تھے۔ لکھتے تھے۔ اور
 (عذاب) کے ”میں“ لکھ کر نہ لکھتے تھے۔ اور اسی حالت میں، ”وہاں“ لکھ کر نہ لکھتے تھے۔ اور اسی حالت میں
 فرمایا: ”وہ“ لکھ کر نہ لکھتے تھے۔ اور اسی حالت میں، ”وہ“ لکھ کر نہ لکھتے تھے۔ اور اسی حالت میں

حَذَّاءٌ عَذَابُهُمْ كَذِبٌ ص ۳۰۳ اور ۳۰۴

فَلْيَذْخُرْ فَلْيَذْخُرْ (یس ۱۰۱) اور ۱۰۲ عَذَابُهُمْ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ
 نے کہا کہ یہی وہی کھڑوں اور کھڑوں کے ہر دوں کا۔
 سَلَّمَ عَالِيًا يَذْخُرْ (یس ۱۰۲) اور ۱۰۳ عَذَابُهُمْ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ كَذِبٌ
 دوسری حدیث میں علامہ شمس الدین نے لکھا ہے۔

ان میں سے ایک حدیث ہے کہ اگر وہاں ”وہ“ لکھ کر نہ لکھتے تھے۔ اور اسی حالت میں، ”وہ“ لکھ کر نہ لکھتے تھے۔ اور اسی حالت میں
 لکھتے۔ (۳)

میں تو انہیں پارس کے پورے ایک دن ۱۵۰ ہلاک کر دیا۔ ایک دن کھڑے ہوئے یہ حدیث عریض ہے۔ اہل اہل حدیث کو صرف اسی حد سے قیام بنی فضل کی روایت سے جانتے ہیں بطور سے قیام بنی فضل سے اور وہ یسوع بن ماری سے نقل کرتے ہیں۔ قیام بنی فضل حدیث کو کئی بن سیدہ و عرواح بن عبدی نے نقل کر دیا ہے اس سند میں یوسف بن سعید ہیں۔ ہم اسے ان الفاظ سے صرف اتنا حدیث سے جانتے ہیں۔

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَاتِبُ بْنُ عَزِيزَةَ عَنْ ابْنِ ثَابِتٍ وَعَدِيبِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَكْنَظَ قَالَ قُلْتُ لَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هُوَ الْقَسْبُ الْأَجْمَعُ مِنْ رِجَالِهِمْ وَأَنَّ لَهُ لُبًّا مَبْنِيًّا وَحُشْرًا وَلَكِنَّهُ لَمَّا دَانَ لَا يَكُنُّ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ خَلَفَ لَا يَنْتَشِي لَهْهُ لُبًّا سَمِعَ وَبَسْمِيسَ قَالَ قُلْتُ لَهُ هَذَا سَمِعَ قُلْتُ لَهُ هَذَا سَمِعَ الْقَسْبُ قَالَ يَا لَيْلَى قُلْتُ يَا لَيْلَى أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْقَسْبَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا يُدْفَعُ لَهَا لَهْدٌ حَتَّى تَصْبَحَ صَبِيحًا (مس ۶۷ ص ۱۱۷)

ترجمہ: "حضرت خود ابن کثیر کو فرماتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب کو کہا: تم کہتے ہو کہ تمہاری بھائی عبادتہ بن مسعود کو کہتے ہیں کہ جو شخص اس بھر جائے گا (یعنی رات کو عبادت کرے گا) وہ شب قدر کو پا لے گا۔ حضرت ابی بن کعب فرمایا: اللہ تعالیٰ بلا ہمدانی (یعنی عبادتہ بن مسعود) نے ان معصیت کرے وہ چلتے تھے کہ یہ رات رمضان کے آخری شریٹ میں ہے اور یہ کہ یہ سائیکس رات ہے سیکس مہینوں نے چاکا کوٹ اس پر ہمارے کر کے نہ بیٹھ جائیں پھر انہوں نے قسم کھائی کہ یہ وہی سائیکس شب ہے۔ میں نے عرض کیا کہ: یہ ہفت روزہ (یعنی ابی بن کعب) کو کہتا ہے کہ صبح کہہ سکتے ہو۔ اس نے فرمایا: اس شرف سے ہوا، اس عبادت کی وجہ سے جو ان کو کم لگتا ہے اس سے بڑھ کر اس میں صبح اس صبح لگتا ہے کہ اس میں شرف نہیں ہوتی۔ یہ حدیث مسیح ہے۔

تفسیر بیاج

سورت نورا الخ علاء کے: "یہ کی حدیث کے ایک دن ہے اس میں پانچ بات لکھی ہوئی ہے۔
ن سورہ میں کلمات کی تعداد ۳۰۰ ہے۔ ہر حرف کی تعداد ۱۴۱ ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَاتِبِ بْنِ عَزِيزَةَ عَنْ ابْنِ ثَابِتٍ وَعَدِيبِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَكْنَظَ قَالَ قُلْتُ لَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هُوَ الْقَسْبُ الْأَجْمَعُ مِنْ رِجَالِهِمْ وَأَنَّ لَهُ لُبًّا مَبْنِيًّا وَحُشْرًا وَلَكِنَّهُ لَمَّا دَانَ لَا يَكُنُّ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ خَلَفَ لَا يَنْتَشِي لَهْهُ لُبًّا سَمِعَ وَبَسْمِيسَ قَالَ قُلْتُ لَهُ هَذَا سَمِعَ قُلْتُ لَهُ هَذَا سَمِعَ الْقَسْبُ قَالَ يَا لَيْلَى قُلْتُ يَا لَيْلَى أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْقَسْبَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا يُدْفَعُ لَهَا لَهْدٌ حَتَّى تَصْبَحَ صَبِيحًا (مس ۶۷ ص ۱۱۷)

وَحُشْرًا وَلَكِنَّهُ لَمَّا دَانَ لَا يَكُنُّ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ خَلَفَ لَا يَنْتَشِي لَهْهُ لُبًّا سَمِعَ وَبَسْمِيسَ قَالَ قُلْتُ لَهُ هَذَا سَمِعَ قُلْتُ لَهُ هَذَا سَمِعَ الْقَسْبُ قَالَ يَا لَيْلَى قُلْتُ يَا لَيْلَى أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْقَسْبَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا يُدْفَعُ لَهَا لَهْدٌ حَتَّى تَصْبَحَ صَبِيحًا (مس ۶۷ ص ۱۱۷)

یہ امیہ علی صبرہ ۱۵۷ ص ۶۷ ایک اور روایت میں ہے "اَوَّلُ مَنْ سَمِعَهُ يَوْمَئِذٍ أَنَّهُ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ حَبِيبَةُ

خَبْرُهُ"

اَنْ تَرْتَلُوْا مِنْ لَدُنْهِ الْقُسْیَ (۱۷۲) سورہ "قدر" قدر کے لغت میں کنی معنی آئے ہیں مثلاً غنیمت و شرف، قدر یہ قسم لگنے میں یہ وقت قسمت میں ہے اور وہ بہتر وقت ہے کہ فرماتے ہیں غنیمت کا مطلب ہے کہ گناہ کا آئی بھی اس رات میں قرآن سنا اور عبادت کر کے غنیمت حاصل بن جاتا ہے۔ لیلۃ القدر کو تقدیر کے معنی میں کہا جائے تو مطلب یہ ہے کہ اسی رات میں تم مخلوقات کے لیے ۶ کچھ عذریہ باتیں لکھا گیا ہے ایک سال تک پیش آنے والے مواعیت مختلف فرشتوں کے حوالے کر دیے جاتے ہیں۔

وَمَا لَئِذَا كَانَ لِلسَّاعَةِ الْقَدْرُ (۱۷۳) سورہ القدر کی رات کے قصص میں اختلاف ہے اس بات میں طرہا جائیس لوال میں اس میں سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں یہ رات آتی ہے اور غالب کر کے حلقہ راتوں میں یعنی ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ بھاری شرف کی راتیں ملتی ہیں آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا کسی پر تپ نہ لکھا ہے ارشاد فرمایا "سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: رَأَيْتُ فِي رَأْسِ الْخَمْسِ رُفْعَ الْقَدْرِ فِي رَأْسِ الْخَمْسِ" کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ "میں نے پانچویں عشرہ کی راتوں میں عبادت کی راتوں کو عبادت کرنا شروع کیا ہے" (۱)

لَيْلَةُ الْقَدْرِ کے قصص نہ کرنے کی وجہ

① قصص نہ کرنے سے پہلے اس رات کی تلاش میں کئی راتوں میں جدت کر دینا سے اس سبب راتوں کی عبادت کا ثواب اسٹٹ لگا۔

② قصص نہ کرنے کے بعد اگر اس رات میں غنیمت ہو تو یہ زیادہ وقت اور بڑا کام ہوتا ہے کہ معلوم ہونے کے باوجود اس رات میں غنیمت نہ کرنا ہوگی۔

③ قصص نہ کرنے کے بعد اگر وہ رات کسی وجہ سے وہ جان تو بھر دو دوسری راتوں میں راتِ شریف کے ساتھ عبادت نہیں کریں۔

④ رمضان کی عبادت سے لگنے والی فرشتوں پر جو فرشتے ہیں وہ قصص نہ کرنے کی صورت میں یہ قدر فرمایا ہوگا۔ (امام غلام الصواب)

حَبْرٌ مِّنْ قَبْلِ نَسْفِ الْبَيْتِ (۱۷۴) سورہ ایک ہزار سال کی عبادت (یعنی ۱۸ سال ۶ مہینے) سے افضل ہے۔

اصل کتب میں اس کی وجہ سے قرآن مجید میں نہیں ہے ایک روایت میں آتا ہے جو شب قدر میں عبادت کے ساتھ لکھا رہا اس کے ساتھ تمام علماء صحابہ کو دیکھے جاتے ہیں۔ (۱)

ایک روایت میں ۳۴ ہے جو شب قدر کی عمروہ بنت مسعود سے مروی ہے تمام صحابی یہ رو سے عوام رہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے سنا کہ انہوں نے شب قدر کو پائی تو کیا دعا کر اس کو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا کہ "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ حَقٌّ تُجِيبُ حَقَّوْا فَخُصَّ عَيْنِيْ" سے کہہ دینا آپ بہت صحابہ گئے والے میں اور معافی کو پسند فرماتے ہیں یہی دعا اس کو معاف فرما

عہدِ تہذیب کے بارے میں فقہاء کے اقوال و علمائے دین جو یوں فرماتے ہیں۔

”وَلَا يَجُوزُ“ مضمره خلف من ينكر شفاعته النبي ﷺ ويحكم بجرام التكليف و عدم انظر كذا من ينكر الزيادة لآلة كذا ^{۱۸۰} محض آپ صریحاً کہ شفاعت ہرگز کاشین ہرگز ہے قرآن و حدیث میں تعالیٰ کا منکر ہر اس کے پیچھے نہ دوسرے میں کیونکہ وہ کافر ہے۔

علامہ ابن خلدون کا یہ قول ہے۔

”وَلَا يَجُوزُ لِمَنْوُودُ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْكُمْ مَخْلُوعًا وَلَا يُنْزِلُ عَلَيْكُمْ غَافِقًا مِنْ السَّمَاءِ يَكْبِتُ بِهَا الْإِصْنَاعَ إِنَّكُمْ لَعِنَاءُ اللَّهِ الْكَافِرِينَ“^{۱۶۹}

ہم، انہیں غی مشایخ پر ^{۱۶۹} نہایت اور اللہ تعالیٰ کا دیر، عذاب قرار دیا کہ تم لوگ اللہ کے پیچھے رہ کر۔

وہ جس کی جگہ جو کالہ رہا ہے کہ اس پر شورش طہا کے ہاتھ کے ساتھ ثابت ہیں۔

وہ اس پر اہل بیت کے ہیں۔

”مَنْكُمُ الشَّعْبُ الْخَاسِرُ الْكَافِرُ وَالْبُؤِیَّةُ وَعَذَابُ الْقَبْرِ وَشُكْرُ الْكَرَامِ فَتُكَذِّبُنَّ كَذِبًا“ (یونس: ۷۰) کہہ کر اے

ان طرح سے فقہ و مانگینی کا ۲۱ فائدہ مذکورہ القریٰ علی باب عبد الوہاب شریف ص ۳۹ وغیرہ متعدد کلام میں مقرر
مقابل فقر کو کھڑک رہا ہے۔ یہی ہمارا منت، حرمت کا حامل علیہ تعین۔

حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسٍ عَنْ عَمْرِو - (ص ١٣٣ م ١٥١) مِمَّنْ سَمِعَ الرَّبَّيُّونَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ (ص ١٣٣ م ١٥١) :

ہم! لا تَزِدْكَ الْفِتْرَةَ وَاتَّكِلْ عَلَىٰ رَحْمَةِ رَبِّكَ ۖ إِنَّ رَحْمَةَ رَبِّكَ هِيَ الْعَظِيمَةُ ۚ
 مَآں جی نعمتوں کے بارے میں سچے عربی کے کہہ دے بندہ تم نے ان نعمتوں کا ذخیرہ ہوا کیا؟ بہت کم؟ وہ عظیم کیا اس کی
 حدیث، ہر گز گنجد اور پان کے یہ ہے کہ میں نہ ٹپکا ہے خُلا "اِنَّ الشَّيْخَ وَالْحَبِصَ وَالْمَرْءَ شَيْءٌ اَوْ لَيْتَ كُنْ هُنَا مَوْلَا"
 جی تو یہ شہنشاہِ قرطبی جیسا ہر مل یہ صرت تین نعمتیں ہیں ہے بلکہ اس ضمن میں دیکھیں کہ کتنی۔ تو ان نذرنا
 فَسَبَّحْتَ لِلَّهِ لَا تَخْضَعُ لَهُ۔

۱۰۔ نظم و ضبط، جس سے راجہ طاقت کے استعمال کی ممانعت کے نقطہ نماں ہیں۔^(۱۰)

عالم قرطبی بخیر فرما، یہ کہ صحیح ہی ہے کہ حلال کسی غاصحت کے بارے میں ہیں بلکہ ہر نعمت کے بارے میں

اللہ تعالیٰ سے جو قسم بھی صحابہ و قرباء سے وہ جہاد سے بھری کمر بستہ تھے۔ انھوں نے کہا کہ: "اے اللہ تعالیٰ! ہم نے تم سے جو قسم لی ہے، تم نے اسے سچا کر دیا ہے۔" (صحیح مسلم، ج ۱، ص ۱۰۰)

لَا تُعَذِّبُ مَا هَذَا قَالَ عَنِ الْكَوْثَرِ الَّذِي أَضْلَاكَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ هَرَسَ بِهِ إِلَى جَنبِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْكَ قُرْآنًا وَاجْتِثَ لِي بِسَبْرِ الْمُتَعَبِ فَرَأَيْتَ عِنْدَهَا نَوْرًا عَظِيمًا هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُثَيْمٍ وَخَبَرَهُ عَنْ أَبِي (ص ۱۷۳ س ۱۲۹)

تفسیر مجید ”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں جنت میں ہوں، اچھا کر میں نے ایک شہر رکھی جس کے دروازوں کا دروازہ پر موتیوں کے نیچے ہے۔ میں نے فرشتے سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کیا ہے۔ پھر انہوں نے اچھا مارا اور اس کی کئی لکائی تھوہ تکھی۔ پھر میرے سامنے سداۃ الخلد آگئی اور میں نے اس کے قریب ٹھہر دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس کی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔“

۲۱۹۷ - سَدَقْنَا عَنَّا تَابَ مُحَمَّدٌ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّيْبِ عَنْ مُخَارِبِ بْنِ وَذَّاهٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ مَهْرٌ لِي الْجَنَّةُ خَلْفَتُهُ بِيْنِ ذَهَبٍ وَمَحْجَرُهُ لَوْ غُلِيَ الذَّهَبُ وَالنَّاقُوسُ ثَوْبُهُ أَطْبَقَ مِنَ الْمَسِّ وَمَا كُنْتُ أَغْلَى مِنَ الْغَسْرِ وَأَنْظُرُ مِنْ السَّعْيِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ص ۱۷۳ س ۱۲۹)

تفسیر مجید ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوثر جنت کی ایک سہر ہے جس کے دروازوں کا دروازہ سونے کے نیچے ہیں۔ اس کا پانی سوتی اور برسات بہتا ہے۔ اس کی کئی تک سے زیادہ خوشبودر ہے۔ اس کا پانی شہد سے زیادہ شہاد اور ہلکے سے زیادہ مفید ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

تفسیر

کوثر لاکھوں کے نزدیک سورت کوثر کی ہے مگر امام قتادہ، مجاہد، عکرمہ اور حسن بصری کے نزدیک دہلی ہے اس میں تین آیات اور ایک رکوع ہے۔

اس سورت میں کلمات کی تعداد ۳۰ ہے جب کہ حروف کی تعداد ۴۴۰ ہے۔

خَلَقْنَا عَالَمًا مِّنْ عَمَلٍ (ص ۱۷۳ س ۱۲۹)

اَنَا اَعْطَاكَ الْكَوْثَرَ (ص ۱۷۳ س ۱۲۹) علامہ قرطبی نے جس کوثر کو کثیر کو کہتے ہیں اس میں ہفت کاٹا اور سہ نبیاء ہیں اور آفریں اس کا ساتھ پروردگار میں دین اسلام کی وضاحت، آخرت میں خاتم مہود کا ساتھ وغیرہ وغیرہ یہ سب کوثر میں داخل ہے امام راوی نے کوثر کے صحابی میں پندرہ اقوال نقل کیے ہیں (اور ان سب کی تفصیل بھی بیان کی ہے)۔^(۱)

رَأَيْتُ مَهْرًا لِّي الْجَنَّةُ (ص ۱۷۳ س ۱۲۹) کوثر کی ایک تفسیر امام ترمذی بھی نقل فرما رہے ہیں کہ کوثر سے مراد جنت کی نہر

عِيسَى قَالَ كَانَ عُمَرُ بِسَبْعِينَ مَعَ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْغُرُوحِ فِي غُرُوبِ
اِسْتَأْذَنَ وَتَلَابُثُونَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّهُ مَنْ خَبِثَتْ بُلُغُهُ فَسَأَلَهُ عَنْ هَذِهِ الْأَنِيَّةِ إِذَا جَاءَتْ نَصَرَ اللَّهُ
وَالْقَبْحُ نَفْسٌ بِمَا هُوَ أَحَدٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ رِبَاةٌ وَقُرْآنُ السُّورَةِ الَّتِي لَمْ يَجْرِمِ فَطَالَ
لَهُ عُمَرُ وَاللَّهُ مَا تَعْلَمُ بِهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ص ۱۳۱ ر ۱۱)

ترجمہ: حضرت امی ماسی جڑ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں مجھ سے مسائل
پوچھتے تھے۔ ایک مرتبہ ہمارے مکتب میں ایک شخص آیا آپؐ سے مسائل پوچھتے چلا۔ جب کہ یہ پہلی بار کے
باد میں حضرت عمرؓ کے لئے تم انجی طرح بات ہو۔ میں کہوں ان سے پوچھا ہوں۔ پھر میں ہوا کہ جڑ سے
”اِذَا جَاءَتْ نَصَرَ اللَّهُ وَتَلَابُثُونَ“ (بسم اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آجی۔ نصر بیت ۱) کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے فرمایا
”میں میں نبی کریمؐ کی روایت تھان کی طرف سے وفات کی خبر دی گئی ہے۔ پھر یہی سورت پڑھی۔ اس پر حضرت عمرؓ
خبر فرمے جس کے میں بھی وہی سورت پڑھ چکا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔“

۱۲۹۹ - ۱۳۰۰ - ”اِذَا جَاءَتْ نَصَرَ اللَّهُ وَتَلَابُثُونَ“ بِشَآءِ تَامُحَمَّدٍ بْنُ حَفَظٍ رَا سَعْدَةَ عَنْ لَمِ بْنِ سَهْبٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ مَشْهُودَةً الْاُثْلَ ذَال
فَطَالَ عِيسَى خُضِيَ فِي غُرُوبِ اِسْتَأْذَنَ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْغُرُوحِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (ص ۱۳۱ ر ۱۱)

ترجمہ: محمد بن طار محمد بن جعفر سے دو شبہ سے دور وہ روایت ہے اسی سند سے ان کی مانند نقل کرتے ہیں لیکن اس
کے یہ الفاظ ہیں۔ ”اِذَا جَاءَتْ نَصَرَ اللَّهُ وَتَلَابُثُونَ“ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

تَفْصِيلُ الْغُرُوحِ

سورت فتح جیسے کے روایت کی ہے کہ اس کا ہر ایک آیت التوالیج کی ہے مگر رحمت کرنا اس سورت میں بھی آپ
ﷺ کے رحمت کے لیے کی طرف اشارہ ہے کہ سورت میں ایک روایت ہے۔
اس سورت میں کلمات کے تعداد ۱۹ ہے جب کہ حرف کی تعداد ۹۷ ہے۔

حَدَّثَنَا عَفَّيْنِ حُصَيْنٍ (ص ۱۳۱ ر ۱۲)

يَسْأَلُنِ مَعَ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ص ۱۳۱ ر ۱۲) ایک اور روایت میں کہ ہے کان عمر
يُنْجِيهِ مَعَ اَنْبِيَآءِ بَقَرِ (۱)

سورت پر تمام تفسیریں کا اتفاق ہے کہ اس سورت میں فتح سے مروجہ کہ ہے مگر بات پر اختلاف ہے کہ اس سورت
کا نزول فتح کے بعد ہوئے یا پہلے۔ تفسیریں نے دونوں آوں میں بھی نے خبر فرمادہ میرے واسطے پر یہ سورت نازل ہوئی
ہے آپ ﷺ اس سورت کے نزول کے بعد وہاں مذکور ہے۔ (۱)

اس حدیث میں کلمات کی تعداد ۳۳ ہے جب کہ حرف کی تعداد ۱۷۷ ہے۔

خُذْنا مِنْهُ لَقَبًا ﴿۱۷۷﴾ صَبَّحَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ۝ (ص ۱۷۷، ۱۷۸)

مسلم شریف کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے "فَعَمَّ وَحَصَّنَ" یعنی عامر وہب بھی فرمایا "۱۷۸" حاس بھی یعنی سہ فیضہ جلیس کے نام لے لے کر اور غدار لایا۔

اَوَّلُ لَقَبٍ اَلْقَيْنَا حَضْرَةً (ص ۱۷۷، ۱۷۸) وہب کا نام عبدالعزیٰز تھا لہٰذا کے معنی ہیں "ت" کا طلاء پہلے اس کو اس لیے کہ ہوتا تھا کہ اس کا چہرہ بھی سرخ تھا، ان کا ہایت میں خوبصورتی کی وجہ سے اس کو پہلے کہ ہوتا تھا قرآن مجید سے بھی اس کو وہب کہہ کر قرآن مجید کے کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کو ختم کی آیت ہوتے تھے جو لقب اس کی حقیقی کا لقب تھا وہی لقب اس کے لیے ولید اور حمت میں رسولی میں بظاہر لے کر خیر ہے نے لیے استعمال ہو گیا۔

۱۰۔ "ہا میں اس طرح کہ اس کے جسم پر عروا ہر کے بعد عدنان شہر کی چھک ٹک کی ٹوٹ تھن کر کے تھے اس کو ایک عمر میں ڈن دیا گیا کوئی روایت نہیں جانتا تھا اس موت میں دو مرتبہ تھیں بن تک اس کی شہ چڑی رہی تھیں ان کے بعد لوگوں سے کہنے پر یہ کہ مر رہا تھا، جسم میں بے لکھن اس کی روایت میں ۳۰ ہے بلکہ بن الہب نے لوگوں سے کہہ کر کچھ (ماتھور) کہنے میں کہہ کر نے کے بعد عدنان حلال کام ہوں "پھر اپنے انصاف کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے۔

تیسری روایت کو صورت لہب میں اللہ تعالیٰ سے خود بیان فرمائی ہے۔
 "مَنْتَ مَيْدًا اَبِي نَهْبٍ وَتَبَّ" (ص ۱۷۷، ۱۷۸) (پہلے کے دلوں ہاتھ نوٹ گئے اور (خود) جاک
 ہو گا۔) پہلے جاکت کی سبب انھوں کی طرف کی گئی اس کی وجہ یہ ہے کہ ولید تر کام آئی بات سے ہی کرتا ہے اس کے ہے
 بیان پر یہ کہ مر رہا تھا، جسم میں بے لکھن اس کی روایت میں ۳۰ ہے بلکہ بن الہب نے لوگوں سے کہہ کر کچھ (ماتھور)
 کہنے میں کہہ کر نے کے بعد عدنان حلال کام ہوں "پھر اپنے انصاف کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے۔
 "يَا لَكَ مَا تَزِي هَكَذَا شَيْئًا جَفَ بَعُوْنَ مُحَقَّةً" (ص ۱۷۷، ۱۷۸) "تم برا ہو جاؤ میں تمہارے اعدائے چیزوں میں سے تم بھی نہیں
 دیکھتا جس کی ہوسے کی خبر کہ (ص ۱۷۷، ۱۷۸) دیتے ہیں اسی بنا پر حمت سے اللہ تعالیٰ نے جاکت کی نسبت اس نے انھوں کی طرف
 کی۔"

تَبَّ (ص ۱۷۷، ۱۷۸) یہ جملہ جو دہانے ہے کہ جاکت اور ... ہو جائے۔

وَتَبَّ یہ جملہ جو خبر کے ہے کہ اس میں جاکت کا نتیجہ بھی ہوتا تھا یا کہی کہ وہ جاکت اور مر رہا ہو بھی گیا۔

تَفْسِيْرُ الْقُرْآنِ

۱۰۔ "حرف الف عربی ۲۶/۱۵" کتاب التفسیر ۱۰ "والله اعلم بالصواب" (ص ۱۷۷، ۱۷۸) "والله اعلم بالصواب" (ص ۱۷۷، ۱۷۸)
 ۱۱۔ "ص ۱۷۷، ۱۷۸" کتاب التفسیر ۱۰ "والله اعلم بالصواب" (ص ۱۷۷، ۱۷۸) "والله اعلم بالصواب" (ص ۱۷۷، ۱۷۸)

— تفسیر —

میں نے یہ صورت فضل اور سعادت حاصل کرنے کے لیے۔

حکومتِ قلعہ بہ صورتِ سرور کے ڈھونڈ کر ملی جبہ شہرِ حسن میں مقیم تھیں۔ ان کے بیٹے و خواتین، ایک ٹی۔ اے۔ اے۔ میں چارچاق پت اور پتہ ملوان میں

۲۴۔ رتہ ستر گم نہ لی قولہ "۲۴" ہے اس آیت کو پانچ مقام پر ۲۴ ہے۔

سورۃ الریح کے مضمون کے تحت ہے جس کے تحت ہے سورۃ الریح کے مضمون کے تحت ہے۔

نہایت حسرت و غم ہے کہ یہ کج رویوں کا نتیجہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مقرر إلى القصر العظمى ٢٠١٩ - ٢٠٢٠ في لندن

میکروٹ: جو نیم ریفریج میں ۲۰ روز تک برقی ہوتی ہے اس سے عارضی کا سہارا ملے گا۔

نہایت حساسہ دل سے کہ "اے سوا اللہ! انہی کے عیب سے ہمیں شہرہ پہ : وہب ای ازل اور
داخل : حق تعالیٰ نے انہی کے لیے چھ دروازے رکھ دیے ہیں۔"

خیونٹ (ک) پھ۔ ص۔ پسپا ہوا ہے۔ دکر۔ پھر چلا ہے تو۔ رکت ہوئی آج ہے اس قدر سے اس کو نہ سن رہا تھا

۱۰۱۔ ہذا فوائد جو ادا و عید ص ۷۰ سے ۷۱ مفسرین نے صحابہؓ کے دعاؤں میں جس وقت ہے کہتی ہے کی کتاب۔
۱۰۲۔ ص ۷۱ کے تحت: اللہ تعالیٰ

[illegible]

عبدالرحمن محمد بن بشر (میں نے) خدا کی قسم اللہ علیٰ کتابہ، نور و ظہور، ص ۶۶، ص ۱۰۱، ص ۱۰۲ کے الفاظ اس سے پہلے لکھ کر انہیں جس قدر چاہے۔

[illegible]

الذی (ص ۶۷۲) میں ہے: "میں نے چاہا کہ میں اس پر کلمہ پڑھاؤں کہ وہ اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔" میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔

میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔ میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔

دوسرے جہاں میں وہ ہے: "میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔" میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔

دوسرے جہاں میں وہ ہے: "میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔" میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔

دوسرے جہاں میں وہ ہے: "میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔" میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔

وَجِ الْغُفْرِ وَبِ الْغُفْرِ وَبِ الْغُفْرِ

وَجِ الْغُفْرِ وَبِ الْغُفْرِ وَبِ الْغُفْرِ

وَجِ الْغُفْرِ وَبِ الْغُفْرِ وَبِ الْغُفْرِ

وَجِ الْغُفْرِ وَبِ الْغُفْرِ وَبِ الْغُفْرِ

قل خود پر پناہ مانگو۔ میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔ میں نے اس کے چاند کو دیکھ کر کہے کہ میں نے اس سے مل کر مخلوق پیدا کی ہے۔

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کیا ان کے پاس ہے میرا بیٹا جو تو بھلا ریاضت والا کوئی ہے؟ تو اب اسے ملے گا۔
وہ بھیہم فرما چکا ہے

جہلیب: یہ مقام دوا ہے، مقام صرح ہے یہاں پر گھروں کا ہونا ہی قبولیت دعا کے بار آور ہے۔

من غیر فلو محاسب الغنایں اسی نیت میں شیطان کو دوسرا ہلکا کر گیا ہے کہ دوسرا ہی سے شیطان کے دوسرے کا مطلب یہ ہے کہ شیطان ایک جگہ کام کرے اور پھر اس کی کوئی غلامت کی طرف ہوتا ہے۔^(۲۰)

حناں یہ فکر سے مشتاق ہے محفل پہنچے لو گئے گئے نہ رہی وہ جہاں ہے کہ جب کہی ہر قولی کا نام لیتا ہے تو شیون پھیلے
 بنا ہے جیسے کہ ایک راہت جس آیت ہے کہ تپ نہ کیجئے کہنے اور شاعر فریب شیون اپنی سوز کو انسان کے دس پر جلائے ہوئے رکھا
 ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پہنچے من جاتا ہے اور اثر وہ اللہ تعالیٰ کے اثر سے غافل ہو جاتا ہے تو اس کو دوسرے
 دل لگتا ہے ۴۵

من اللہ والہ ہے۔ دوسرے والے مالے صرف جنات اور جنسی ملکات بھی ہوتے ہیں انسانوں کا دوسرا اللہ اندر داخل ہو کر کسی ملکات باہر سے وہی طور پر قبول کرے، ریح اور جسمانی حرکات اور افعال کے ذریعہ ہوتا ہے انسانی طبقات کے شر سے مراد خود اپنے نفس کا دوسرے ہے یہ کہ جس طرح شیعوں میں جنات انسان کے دل میں رہے گا وہی کی رخصت کرتا ہے اسی مرتبہ خود اس کا باطن بھی اس کو رہے گا میں کی طرف مائل کرتا ہے اس پر چاہے چاہے نے خود اپنے نفس کے شر سے بھی باہر نکلا سکے گا ہے "اللہم ینقہ عن ذلک من شہ نفسی وشر اللہات وشری" (۷)

۱۴۰ فرماتے ہیں یہاں پر جو دوسرے سے ڈرایا گیا ہے وہ قیرونی دوسرے سے اور جو غیر انہی جی دوسرے جو دوسرے کا قائل ہوگا

[illegible]

பெரிய செய்தி

وَكُنْ مَكْرُوفًا عَنِ الْإِنْسَانِ مَعْرُوفٍ مِنَ الْغُفْرَةِ وَهُوَ الْقَرِيبُ لَكَ تَكُنْ فِي مَضْجَعِهِ فَكَيْفَ مَوْضُوعٌ لَا يَصْغَحُ زَانِبًا صَحَّتْ عَنْهُ قِرَاءَةُ عَصَمٍ عَنْ دِيَّانٍ فَجَبَّلَ عَنِ الْإِنْسَانِ مَعْرُوفٌ وَفِيهَا الْقُرْآنُ وَالْغُفْرَةُ ^(١٠)

علامہ اعلیٰ پورہ لکھتے ہیں

وَمِمَّا نَقُفُّ بِهِ دَعَى الْإِتِّخَاعِ عَلَى قُرَائِيهِمَا وَقَالُوا إِنَّا كُنَّا دُونَ الْيَوْمِ كُنْزُوا لَعَلَّ الْيَوْمَ مُسْتَوْدِعُكُمْ

عَنْ يَكُفُّ (۷۸)

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں:

"أَمَّا هَٰذَا ثُمَّ يَسْتَفْتِي بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْوِهِ جَدًّا ثُمَّ لَعَلَّهٗ قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ ذَٰلِكَ إِلَى قَوْلِهِ الْجَمَاعَةُ وَفِي الصَّحَابَةِ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْقَبْلِ جَبَّ الْأَيْمَةُ وَنَفَذَ وَهِيَ إِلَى سَائِرِ الْأُمَمِ كَذَٰلِكَ فَلَهُ الْحُكْمُ وَالْحُكْمُ."

"حضرت امام عاصم (جس کی قراءت متواتر ہے) جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے اس میں جمعہ و جمعین نور مسودہ ہیں قرآن مجید کی کسی حد یا سورت کا انکار کرتے ہیں کیسے ممکن ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اس کا انکار کریں ان کی طرف انکار کی نسبت ان خطبے میں نہیں ملتا ہے جس میں انہوں نے کہا کہ اسے اس کا ذکر نہ کریں۔ (۷۸) امام ترمذی صریحاً ماری ائمہ اور کثیری ابو بکر بن عمرؓ میں عربی میں ہے بھی اس روایت کو صحیح سمجھتے ہیں اسے انکار کیا ہے۔ (۷۹)

علامہ عظیم قرطبی فرماتے ہیں:

"لَيْسَ بِإِتِّكَافٍ كَوْنُهُمَا مِنَ الْقُرْآنِ إِلَيْهِ خَطُّ فَاجِسٌ وَمَنْ أَسْنَدَ الْإِتِّكَافَ إِلَى أَنَّهُ مَسْنُودٌ فَلَا يُشَاءُ بِسَبْمٍ عِنْدَ مُتَوَاتِرِهِ هَذِهِ الْأَسَانِيدُ الصَّحِيحَةُ بِالْإِجْمَاعِ وَالْمُتَّفَقَةِ بِالْقَبُولِ عِنْدَ الْمُعَلِّمِينَ الْفُكْرَامِ بَلْ وَالْأَثَرُ كَيْفَ كَانَ، فَظَهَرَ أَنَّ بَسْمَةَ الْإِتِّكَافِ إِلَى بَنِي مَسْنُودٍ بَاطِلٌ."

"حضرت حماد بن مسعودؓ بخلاف مسودہ میں کے جڑ قرآن ہونے کا منکر تھا نہایت قوی علی ہے اور جس شخص نے اسے انکار کیا نسبت ان کی طرف کہ اس کی سندیں شاید کے حدیث میں نا کافی اعتبار ہے جو اجماعی حدیث پر بھی ہیں اور جنہیں علماء کرام بلکہ پوری امت نے نور کیا ہے اس سے واضح ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ کی طرف انکار کی نسبت باطل ہے۔ (۸۰)

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں:

وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ ثُمَّ يَكْفِي بَيْنَ مُصَنِّفِهِ الْقَائِمَةِ وَالْمُتَوَدِّعَاتِ أَوْ أَنَّهُ كَلَّمَ نَحْبُ الْمُتَوَدِّعَاتِ فَكَأَيُّ قَضَاءٍ أَوْ وَاهِمٍ مِنْ غَيْرِ قَضَاءٍ وَالْمُتَوَدِّعَاتِ مُؤْجِدَاتٍ لَهَا فِي قِرَاءَةٍ وَانْهَى مَسْنُودٌ مَسْنُودٌ عَنَّا بِعَرَبِيٍّ أَصَحَّاهُ وَكَذَٰلِكَ الْفَانْحَةُ وَقِرَاءَةُ هِيَ بِرَأْسِ عَاصِمِ الْمُتَوَدِّعَاتِ لَيْسَ يَسْمَعُهَا الْمُتَوَدِّعَاتُ فِي عَشَائِهِ فِي الْأَرْضِ وَصَدْرُهَا فِي كُلِّ حِينٍ وَفِي كُلِّ مَقَامٍ وَأَنَّى يُنَاصِرُ خَيْرَ الْأَحْبَادِ الْمُرَاوَةَ الْمُتَوَدِّعَاتِ - وَنَدَّ أَجَلَهُمْ حَرَمَ الرَّدِّ عَلَى مَوْلَايَ الْمُتَوَدِّعَاتِ مِنْ هَذَا الْقَضَاءِ بَيْنَ قَلْبِي بَيْنَ مَوْلَايَ."

"مروی شخص کا یہ ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ کے صحابہ میں کا حق اور جمعہ و جمعین میں اسے انکار کیا ہے۔ (۸۱)

مکتب سے منادیا کرتے تھے تو وہ کھس پاتو جان بوجھ کر بیعت ہوتا ہے یا غیر شعوری طور پر وہم میں مبتلا ہے، کیونکہ حوثین اور اسی طرح سوادہ فخر حضرت ابو مسعودؓ کی اس قرأت میں موجود ہے۔ ان کے شاگردوں کی سند سے سواترہ منقول ہے، اور ابن کی قرأت مام کی وہ مشہور قرأت ہے جسے مشرق و مغرب کے تمام مسلمان ہر زمانے اور ہر طبقے میں سنتے چلے آئے ہیں، اور یہ فقہ و آئمہ اس حدیث قرأت کا محتالہ کیسے کر سکتی ہیں؟ اور علامہ ابن حزمؒ نے اپنی متعدد کتابوں میں اس قسم کے قول کی بڑی اچھی تردید کی ہے۔^(۱۶۶)

یہ چند قول صرف کہنے کے لیے پیش کیے گئے ہیں، اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے عقلی علماء نے ان روایات کو صحیح ماننے سے انکار کیا ہے۔

بیروالی: حافظ ابن جریرؒ نے اور علامہ نور الدینؒ نے بھی بیروالی نے تصریح کی ہے کہ وہ روایات جن میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے انکار ثابت ہے ان روایات کے تمام راوی لکھ جیرہ۔^(۱۶۷)

جلیلی: جو حضرات علم حدیث سے واقف ہیں ان پر یہ بات قطعی نہیں ہے کہ صرف راویوں کا لفظ ہونا کی روایت کے صحیح ہونے کے لیے کافی نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں کوئی علت یا تشدد نہ پایا جائے۔ تمام محدثین نے تصدیق کی کہ قرابت میں یہ بات لکھی ہے کہ علامہ برقم کی طبع اور شدور سے خالی ہو۔ چنانچہ اگر کسی روایت میں کوئی علت یا تشدد پایا جائے تو راویوں کے لفظ ہونے کے باوجود اس کو صحیح قرار نہیں دیا جائے۔ حافظ ابن الصلاحؒ نے اپنے مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں:

"فَالْحَدِيثُ الْمَعْنَى الَّذِي أُطْلِعَ بِهِ عَلَى بَلَاءٍ فُطِنَ فِي حُجَّتِهِ نَعَى لَفْظِ الظَّاهِرِ السَّالِخَةِ بِهَا وَيُضَرَّفُ ذَلِكَ إِلَى الْإِسْتِوَالِ الَّذِي بِرِجَالِهِ هَذِهِ التَّحَابُصُ شُرُوكُ الصَّبْحَةِ مِنْ خِلْفِ الظَّاهِرِ وَيُسْتَعَانُ عَلَى إِفْرَاجِهَا بِتَفْرِيدِ الرَّوَاةِ وَبِخِلَافِيَةِ غَيْرِهِ لَمْ يَسَّحْ قَرَأَ لِي تَضَمُّ إِلَى ذَلِكَ تَبَيُّنُ الظَّاهِرِ بِهَذَا الْمَثَلِ."^(۱۶۸)

"میں تصدیق مطلق اور حدیث ہے جس میں کوئی لفظ "علت" معلوم ہوئی ہو جو اس حدیث کی صحت کو برادر کرتی ہو یا نہ ہو، کیونکہ ہماری نظر میں وہ حدیث صحیح عالم معلوم ہوتی ہو اور یہ علت اس سند میں بھی واضح ہو جاتی ہے جس کے راوی لکھ جیرہ ہیں اور جس میں ظاہر صحت کی تمام شرائط موجود ہوتی ہیں، اور اس میں علامہ اور اک علم حدیث میں بصیرت رکھنے والوں کو مختلف طریقوں سے اوجھا ہے، کبھی راوی کو احتیاط کیے کہ، اور کبھی یہ دیکھ کر کہ وہ راوی کی دوسرے راوی کی مخالفت کر رہا ہے اور اس کے ساتھ کبھی دوسرے قرآن بھی پڑھ جاتے ہیں۔"

حدیث کی ایک قسم "متواتر" ہے، اس کے راوی بھی لکھ جیرہ ہیں لیکن چونکہ وہ اپنے سے زیادہ شیعہ راویوں کی مخالفت کرتے ہیں اس لیے ان کی حدیث قبول نہیں کی جاتی۔

حتیٰ اللہ تعالیٰ سے فریادیں۔ وقتوں نے عمریں ملاں سے محبت نہ فرمایا ہو۔ عمریں یہ اس سے بھی محبت کوں ہونے سے فرمایا ہو۔ یہ سے بھی محبت ہے، وہ اس "م" (کا و صحت) سے جو اس سے دیکھا دس کے، میں، تھو و اس کے نہ ہوں، جو یہ صحت عریب سے جو اس حدیث کا صرف دس سے جو اس سے ہوتے ہیں۔

تشریح

تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱

تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱۔ پھر اس میں سے بھی سب سے پہلے اصل انہیں کوہا تو ملے ہیں۔
تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱۔ اس میں سے بھی سب سے پہلے اصل انہیں کوہا تو ملے ہیں۔
تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱۔ اس میں سے بھی سب سے پہلے اصل انہیں کوہا تو ملے ہیں۔
تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱۔ اس میں سے بھی سب سے پہلے اصل انہیں کوہا تو ملے ہیں۔

تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱۔ اس میں سے بھی سب سے پہلے اصل انہیں کوہا تو ملے ہیں۔
تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱۔ اس میں سے بھی سب سے پہلے اصل انہیں کوہا تو ملے ہیں۔
تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱۔ اس میں سے بھی سب سے پہلے اصل انہیں کوہا تو ملے ہیں۔
تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱۔ اس میں سے بھی سب سے پہلے اصل انہیں کوہا تو ملے ہیں۔

تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ

تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱۔ اس میں سے بھی سب سے پہلے اصل انہیں کوہا تو ملے ہیں۔

تَرْغِیْلُ الْکَلْبِ (جلد سوم) ص ۱۱۱۔ اس میں سے بھی سب سے پہلے اصل انہیں کوہا تو ملے ہیں۔

ابواب الدعوات

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ ابواب ہیں دعاؤں کے بین میں

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں

یہ دوسری کتابیں ہیں یہاں پر، جس پر تم سب کو، جب کہ غرض کوئی تمہاریوں، تمہیں نہیں ہے
دعوت۔ ہجرت کی فتح سے پہلے نہ پتا۔

یہ دلائل اس بات پر، ہمارے حسب حرب حاکم کے ساتھ ہمارے بھی ہوتے۔۔۔ یہی باتیں۔

علاوہ اس کے کہ یہی تہذیب ہے۔ لایا تو یہی یہاں لیتے ہیں کہ وہاں ناسمجھ ہے۔

"صلب الآدمی بالفلل من الآغلام سبھا علی صیۃ الاسکفۃ" میں قول ہے کہ "ان فلل سے کسی
جزیرہ جڑی اور انکسار کے ساتھ طلب کر۔

دعا کرنا افضل ہے یا شوقیہ بختل ہے

مصلحت ہو یا نہ ہو۔ کہتے ہیں کہ سکوت اور تفریق تو کلی بختل ہے۔

مگر سپرد غلام نہ رہا۔ میں کہ قریب مجید اور یہ تو یہی ہے کہ بھولوں کو ان کی فضیلت پر اہل امت لڑیں ہیں۔ میں مجید
سے مست سے انتہا۔ ہمارے دماغی غلط کی ہیں۔ چاہ کر یا نہ مل، تو کل کے خواب ہیں سے ہندوئی کا حکم کہہ کر دیا کہ
رہا ہے کہ ہر اپنے آپ و ہر وقت کہ خالی کا محتاج سمجھتے ہیں۔ ہر ساجھ مائیہ لے میں حاکم و افلاک کے جی ہندوئی
ہوں کہ ہندوئی میں حال میں مجید اور مجید کے ہیں، یہی رہا۔

تفسیر

اس حدیث کا مفہوم قرآن مجید کی آیت (وَلَا تَكْفُرُوا بِالْأَنْعَامِ الَّتِي كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ) (۱) سے نقل کیا درست ہو چکا ہے۔۔۔ اس بھی پتا چاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر صلا باذات (تصديق) ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا مرض مستحق جلد حاصل ہو جاتا ہے۔

اس کی مثالیں اس حدیث میں صریحاً بیان کی گئی ہیں۔ اور یہ ذکر پورا اہمیت حاصل ہو جائے گا۔ حدیث کے بعد علامہ محمد بن علی بن سید مرتضیٰ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ بھی بخیر اور خیر سے ہے۔ اس پر بہت زیادہ اثر ہوا ہے۔ علامہ محمد بن علی بن سید مرتضیٰ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ بھی بخیر اور خیر سے ہے۔ اس پر بہت زیادہ اثر ہوا ہے۔

تفسیر حدیث

۳۰۷۳۔ انصاری نے اس حدیث کو (ص ۱۰۷) میں نقل کیا ہے۔ (۳۰۷۳) میں فرمایا: کہ حدیث میں صریحاً بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی بخیر اور خیر سے ہے۔ اس پر بہت زیادہ اثر ہوا ہے۔ علامہ محمد بن علی بن سید مرتضیٰ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ بھی بخیر اور خیر سے ہے۔ اس پر بہت زیادہ اثر ہوا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ بِجَلِيسُونَ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

یہ باب ہے جس میں ذکر کی فضیلت کے بیان میں

۳۵۱۹۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرمائے، میں اسے عطا فرماتا ہوں۔ (حدیث صحیحہ)۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرمائے، میں اسے عطا فرماتا ہوں۔ (حدیث صحیحہ)۔

۳۵۱۵۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرمائے، میں اسے عطا فرماتا ہوں۔ (حدیث صحیحہ)۔

أَجْسِدَكُمْ إِلَّا ذَٰلِكَ قَالَ إِنَّمَا يَأْتِي مَا أَسْأَلُكُمْ تَهْمَةً لَّكُمْ وَمَا كَانَ خَدَّيْهِمَا مِنْ دُسُولٍ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ ذَا بَيْنٍ إِنَّ دُسُوزَ اللَّهِ ضَلُّوا ضَلًّا سَرِيحًا عَلَىٰ خَلْقِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا يُخْبِرُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا بِذِكْرِ اللَّهِ وَنَحْمَدُهُ لَمَّا خَلَقْنَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّا سَلَّمْنَا إِلَّا ذَٰلِكَ قَالَ أَمْ يَسِّرَ لَكُمْ اسْتِخْلَافَكُمْ فِيهِمْ أَنْ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ جِبْرِيلَ وَآخِرِينَ أَنَّ اللَّهَ يَهْدِيَ بَيْنَكُمْ الْفَلَكَيْنِ هَذَا حَدِيثٌ خُصَّ بِهِ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَوَّلُ مَعَانِيهِ السَّعْيُ فِي إِسْمَةِ غُضُوذٍ وَبُيُوتٍ وَبُيُوتٍ لَمَّا نَزَلَ الْفَلَكُ سَمِعَ عِزَّةَ الرَّحْمَنِ بَيْنَ مَثَلٍ (ص ۱۷۰ ص ۱۷۱)

ترجمہ "حضرت ابراہیم علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولا یحییٰ علیہ السلام آئے تو لوگوں سے پوچھا کہ کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت جواد علیہ السلام نے پوچھا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے ہی بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ قسم ہم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ حضرت مولا یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا سو میں نے کسی اہرام یا تہمت کے پیش نظر قسم قسم نہیں لی اور تم لوگ تو جانتے ہو کہ میں شدت احتیاط کی وجہ سے نبی کرم علیہ السلام سے کمال احتیاط نقل کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام ایک مرتبہ صحابہ کے چلنے کی طرف تشریف لائے اور میں سے چلنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس کی تعریف کر رہے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی مہبت دی اور ہم پر صلح فرمایا۔ ہمیں اس دولت سے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو۔ صحابہ کرام علیہ السلام نے عرض کی اللہ تعالیٰ کی قسم ہم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا میں نے تمہیں نبوت کے گمان کو وجہ سے قسم نہیں دی۔ جان لو کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے۔ یہ حدیث حسن طریق ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے دیتے ہیں۔ ابولحسن سعدی کا نام غزوہ بنی سہمی اور ابوحنان نبوی کا نام ابوہریرہ رضی عنہما ہے۔"

تفسیر فرج

حدیث بالا میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کے لئے چار نعمات کا وعدہ فرمایا ہے۔ (۱)

پہلا نعم

خُفِّضَ رِجْلُكَ الْمَلَائِكَةُ (ص ۱۷۰ ص ۱۷۱) اور ذکر کرنے والوں کو فرشتے ٹھہر پڑتے ہیں ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ فرشتے ایک دوسرے کو جرات دیتے ہیں اور آسمان تک الہ کا اہتمام ہو جاتا ہے۔

دوسرا نعم

وَعَلَيْهِمْ سَلَامٌ بِرُخْمَةٍ (ص ۱۷۰ ص ۱۷۱) اور رحمتِ حق پر چھا جاتی ہے جس کی وجہ سے ذکر کرنے والوں کے دل نرم ہو

مذکورہ پر درود نہ پڑھا جائے تو کسی مجلس کے دوران میں ہیں۔ میں لکھنؤ میں پائے تو انہیں یہ سب سے اچھے تو
 کہیں کہیں اسے یہ حدیث صحیحہ اور معتبر ہے اور انہوں نے بھی اگر سچا ہو گئے تو اسے کئی سندوں سے منقول
 ہے۔

== فیضیہ ==

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرفوعہ صحیحہ

حدیث صحیحہ میں اس حدیث کے ساتھ ساتھ کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے
 کہا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس حدیث سے کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے
 کہا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس حدیث سے کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے

تبعہ صحیحہ

حدیث صحیحہ میں اس حدیث کے ساتھ ساتھ کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے
 کہا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس حدیث سے کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے
 کہا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس حدیث سے کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے

حدیث صحیحہ

باب ما جاء في دعوة المسلم استجابة

یہ باب ہے مسلمان کی دعا مقبول ہے اس کے بیان میں

حدیث صحیحہ میں اس حدیث کے ساتھ ساتھ کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے
 کہا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس حدیث سے کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے
 کہا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس حدیث سے کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے

حدیث صحیحہ میں اس حدیث کے ساتھ ساتھ کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے
 کہا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس حدیث سے کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے
 کہا ہے کہ یہ حدیث صحیحہ ہے اور اس حدیث سے کئی دوسری حدیثیں بھی ملتی ہیں جن سے اس حدیث میں یہ ہے جو انہوں نے

تیسرا اہمیت رکھتی تھی۔ حضرت علیؓ

اور اہل بیتؓ کی اصلاح و تہذیب کے لئے لا معارفہا مدانی نہ تھی۔ سوائے ان کے کہ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔

قومیت سے ان کو اپنے لئے کسی دھڑائی کی ضرورت نہ تھی۔ ان کے لئے وہاں کے لوگوں کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔

ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔

ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔

ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔

ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔

ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔

ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔

ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔

ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔ ان کے لئے یہ تہذیب و تمدن ہی تھا۔

۳۵۰ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۖ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ
 ۱۰۱۱ مِّنْ اَللّٰهِ صَدَقَ ۚ اِنَّ عَلِيَّهٗ سَلَامٌ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ يَوْمَ تَصُغُ حُدُودُ صِفَتُكَ اَللّٰهُمَّ ۚ صَبَّحَ
 وَبَكَ نَسَاوِيْثُ حَبِيْبِي رَيْثُ مَبْنِيَّاتٍ وَبَاثِلُ تَنْصِبٍ ۚ اِنَّا اَلْفَسِي بَغْضٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ نَسَاوِيْثَ وَبَكَ
 وَبَكَ حَبِيْبِي وَبَكَ مَبْنِيَّاتٍ وَبَاثِلُ التَّوْبَةِ هَدَىٰ حَبِيْبُكَ حَسْبُ ۚ ۷ س ۱۱۱

تقریباً حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کو خطا کرتے تھے تو آپ نے دلت
 سے منع کیا ۱۰۱۱ اَللّٰهُمَّ اِنَّ نَسَاوِيْثَ وَبَكَ حَبِيْبِي وَبَاثِلُ تَنْصِبٍ ۚ اِنَّا اَلْفَسِي بَغْضٍ اَللّٰهُمَّ ۚ صَبَّحَ
 سَاوِيْثُ اِنَّ اَوْتَرَعِيْ مِّنْ M

== تَفْصِيلُ الْفَرَاقِ ==

۱۰۱۲ صَبَّاحٌ كَبِيْرٌ وَوَسِيْلٌ
 صَبَّاحٌ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ مِّنْ M
 ت ۱۰۱۲ صَبَّاحٌ كَبِيْرٌ وَوَسِيْلٌ

۱۰۱۳ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ
 ۱۰۱۳ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ
 ۱۰۱۳ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ

۱۰۱۴ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ
 ۱۰۱۴ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ
 ۱۰۱۴ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ

۱۰۱۵ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ
 ۱۰۱۵ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ
 ۱۰۱۵ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ

۱۰۱۶ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ
 ۱۰۱۶ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ
 ۱۰۱۶ مَبْنِيَّاتُ بِنِ مَعْنَى قَاعِدَةٍ مَعْنَى جَعْلٍ ۚ مَبْنِيَّاتُ مِّنْ مِّنْ مَّخْرَجٍ مِّنْ بِنِ عَنِ اِيْمَانٍ هَرَبٌ ۚ دَلَّالٌ

کات میں۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَیِّدٍ الْأَسَدِ - (ص ۷۱، س ۱۵۸) اس دعا میں سختیِ عظیم بشارت دی جا رہی ہے جب جو شخص بندہ اللہ
شام تک نہ مہرچہ یہ ۷۰، دینا ہے تو خدا دوسرے ساتھ ہے۔ یہ دعا ہے ایمان تقویٰ کو خدا اور مستحکم کر لیتا ہے یہ دعا
نے نفس ہے کہ اس دعا میں قبر کے نیچوں سوال ہے۔ کہ جہنم کی عذاب بھی بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی دعا کے اجر سے قبر
کے سوالات کے جواب میں یہ فرود ہوگا

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ (ص ۱۵۹، س ۱۵۹) جب آپ قبر کے استخوان میں کامیاب ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ پھر یہ
عطا کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہت عطا کرے اور اس پر افرامیں گے اور پھر اللہ تعالیٰ اس طرف سے اس پر احسان کی بارش ہوگی
ہی جائے گی۔

حَدَّثَنَا مُسْتَفَانُ بْنُ وَجَّحٍ - (ص ۱۵۹، س ۱۵۹) اگرچہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں اس کا مہم
آج کا قہر کرید ساخا، تاکہ کے لئے اس کا بھی مضاد کر دیا گیا ہے۔

دَسَّالَتْ خَيْرٌ مَا بَيْنَ عِلْمِ تَلْقَائِهِ (ص ۱۵۹، س ۱۵۹) اس تحریر میں فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ اس راست میں
محبوب است کرنے کی دعا ہے کہ جو اس راست میں آئے ہوئے ہیں اس سے اس دعا کو اللہ تعالیٰ
بجلائی سے دے دے اس دعا سے ایک دوسری دعا ہے "اللَّهُمَّ إِيَّاكَ لَسْتُ مِنْ خَيْرِ عِبَادِكَ السَّالِكِينَ وَخَيْرِ مَا بَيْنَهُمْ"
کے الفاظ اور ہوئے ہیں۔

وَأَمَّا دَعَا بَيْنَ شَيْءٍ تَلْقَائِهِ (ص ۱۵۹، س ۱۵۹) ایک دوسری دعا ہے "وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا
فِيهَا" کے الفاظ اور ہوئے ہیں۔

وَسُورَةُ الْفَتْحَةِ (ص ۱۵۹، س ۱۵۹) (جہاں ہے حق تعالیٰ کا ماحول غارتی ہے فرماتے ہیں اس دعا میں عبادت پر کار و ہونے کی عقل
صلحت ہو جائے یا اس کی بات میں ملاحظہ ہو جائے۔

الْحَمْدُ (ص ۱۵۹، س ۱۵۹) اس دعا میں عبادت پر کار و ہونے کی عقل
پہلو جو عبادت کے کرنے میں تاخیر کرنا اس دعا میں عبادت پر کار و ہونے کی عقل
فرماتے ہیں اس دعا میں عبادت پر کار و ہونے کی عقل
پہلو اس میں ہے اس دعا میں عبادت پر کار و ہونے کی عقل

الْحَمْدُ (ص ۱۵۹، س ۱۵۹) اس دعا میں عبادت پر کار و ہونے کی عقل
پہلو اس میں ہے اس دعا میں عبادت پر کار و ہونے کی عقل

یہ دعا ہے اس دعا میں عبادت پر کار و ہونے کی عقل

تھیں وہ لوگ انہی کے لئے لا فسادات الا اهل اوس پکڑا ہوا نہ نہایت دور ملک میں تھے وہیں
 طبعاً ہوا حدیث حسن عریض میں ہذا الوجه میں حدیث واقع ہے (مر ۲ ص ۱۵)
 ترجمہ: "حضرت رفیع بن خدیج نے فرمایا کہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں فوت ہوں
 کر رہا ہوں۔ مجھے میری اسی رات میں مرنا تو ہجرت میں نہیں ہوگا۔" (مر ۲ ص ۱۵)
 قتالی میں ہے: اپنے آپ کو تیرے پروردگار بنا پیرہ تیری طرف متوجہ نہ کیا۔ اپنی پیروی کو حیرتی برہ میں دیا ہے کام
 تجھے سب سے پہلے تیرے مراد سے بچنے کا تیرے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں۔ میں میری کتاب اور تیرے رسول پر توکل
 کرتا ہوں۔ یہ حدیث رفیع بن خدیج سے روایت ہے (مر ۲ ص ۱۵)

۳۵۳۲۔ حدثنا احمد بن محمد بن عيسى بن مسلم - حدثنا عن ابي عبد الله عن ابي بصير عن ابي مالك عن ابي
 امامة عن ابي عبد الله عليه السلام قال: من اصاب مال الحنة لله فبني قطعاً وسدناً وكفلاً وراحاً
 فكله منس لا كسبي له ولا مؤبوءاً. حدیث حسن عریض مسجود (مر ۲ ص ۱۵)
 ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مال الحنة
 "الحنة" سے (یعنی تو متعلق نہیں ہوگا) کے لئے میں سے نہیں لکھا اور پلایا میں محرق
 کے شر سے پلایا نہیں لکھا۔ بہت سے لوگ اپنے میں اس کو کوئی چاہے والا ہے اور "ان کا ٹھکانہ ہے"۔ یہ
 حدیث صحیح ہے۔

تفسیر

عسی بعضاً من ۱۰۰۰ حضرت سے ۱۰۰۰ اسلام سے پہلے نہایت سب سے بڑی تسمیہ "دلی" ہے یہاں
 اور اطار کی مدت میں صحت کے اور "دعا" کے لئے کی جاتی ہے اس میں بہت آئے ہیں (تذکرہ)
 حضرت اسی اشعث بن قیس سے ۱۰۰۰ ص ۱۵۰ عظیم یہ ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو تسمیہ لکھا اور
 لکھا "عسی" ہے وہ "اشعث" کہتے ہیں۔ اس میں کہی کہ ہے کہ تو میرے ساتھ جو کاموں لکھا اس پر لکھ میں
 تیرے ہوا ہے جو اس میں ہے اس میں حال میں ہی تیرے ہوا میں ہے اس میں کہ میں نہیں کہوں۔

یعنی اس ۱۰۰۰ ص ۱۵۰ میں وہی کتاب کا تعلق

و ۱۰۰۰ ص ۱۵۰ میں وہی کتاب کا تعلق

و لاجاب طہری تھیں اس میں کہ میں نے اپنے ہوا تیری طرف پناہ دے گا۔ یہ اس میں کہ
 سے بہت ہوا ہے اس میں کہ میں نے اپنے ہوا تیری طرف پناہ دے گا۔ یہ اس میں کہ

حدیثاً محدثہ میں ہمارے ۱۳۳۷ھ میں عیسیٰ حبیبہ الکلبینی (ص ۱۳۲) ص ۷۰۰ کا یہ بیان درست فرماتے ہیں کہ انہیں کراہت پر لپٹے گا وہ پہلے ہوتا ہے کہ اولاً اس میں بائیں جانب ہوتا ہے تو یہ جسے دائیں کراہت پر لپٹے گا تو نجد میں بالکل مستحق نہیں ہوگا۔ اسی وجہ سے کہ انہیں کراہت پر لپٹے گا تو کبھی کبھار ان کی اور کراہت ہو سکتی ہے۔

اس وجہ کی تفسیر فرماتے ہیں کہ انہیں کراہت پر حواصت کے لئے مکی مہاجر ہے۔ لہذا طاعی کا نہ ہونا ہی ہے۔ یہ تو وہاں کراہت پر لپٹے اور اگر پہلے ہوا تو ان پر کراہت نہیں کراہت پر لپٹ جائے گا۔^{۱۱}
 نیز سوال: آپ پیغمبر کا سامان ہمیشہ بیدار ہونا تھا یا نل نہیں ہوتا تھا تو آپ انہیں کراہت پر کیوں پہنچتے تھے؟
 جواب: ۱) امت کی تعمیر کے لئے میں مرتے تھے۔

جواب: ۲) آپ پہلے شرب والے کاموں میں طرف سے ان کو کراہت پر لپٹتے تھے۔^{۱۲}

حدیثاً محدثہ میں منقولہ (ص ۱۳۲) ص ۱۹۱ و ۱۹۲ کا یہ بیان درست ہے کہ یہ وہاں پہلے پہلے وہاں کراہت پر لپٹے تھے اور پھر ان سے بخلاف ان کے اور عیسیٰ ضروریات کو پہنچا دیا۔^{۱۳}
 ورنہ (ص ۱۳۲) ص ۱۹۱ "تم کو کھانا پانی" مطلب یہ ہے کہ تم نے اسے کھانا دیا جس میں تمہارے جسم کو چھوڑتے ہیں بخلاف حیوانات وغیرہ کے کہ ان کے لئے کھانا نہیں دیا۔

نکاح میں لاکھوں فیروزہ و لا مؤوی، (ص ۱۳۲) ص ۱۹۱ کے لئے کہ عیسیٰ سے عیسیٰ مطلب بیان فرماتے ہیں۔
 پہلے مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ سے لاکھوں فیروزہ کے لئے کہ عیسیٰ سے عیسیٰ مطلب بیان فرماتے ہیں۔
 عیسیٰ داتا مہدی سے لاکھوں فیروزہ کے لئے کہ عیسیٰ سے عیسیٰ مطلب بیان فرماتے ہیں۔

دوسرا مطلب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو مسلمان بنایا۔ ان باتوں کے تکرار کرنے کا موقع دیا۔ دین میں کئے ہوئے کاموں و شرب میں جو اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ہم سے ملے ہیں۔ ہمیں پانچوں کی مدد سے ملتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے ملتی ہے۔

اس مطلب کی تفسیر ان جیدوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو مسلمان بنایا۔ ان باتوں کے تکرار کرنے کا موقع دیا۔ دین میں کئے ہوئے کاموں و شرب میں جو اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ہم سے ملے ہیں۔ ہمیں پانچوں کی مدد سے ملتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے ملتی ہے۔

تیسرا مطلب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو مسلمان بنایا۔ ان باتوں کے تکرار کرنے کا موقع دیا۔ دین میں کئے ہوئے کاموں و شرب میں جو اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ہم سے ملے ہیں۔ ہمیں پانچوں کی مدد سے ملتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی مدد سے ملتی ہے۔

کرات ہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" (یعنی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس سے میرے جان کو عافیت ملی، میری راز میری طرف لوٹاؤں، مجھے چنے و کر کے توکل دیں) اس باب میں حضرت چوہدری اور مالک رحمہما سے بھی احادیث متفقہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے۔

تشریح

رد عام اَحَدُكُمْ عَلٰی جُورَانِہ (ص ۱۲۷-۱۲۸) بعض روایات میں ذی اَحَدُكُمْ اَلرَّسُولَ فَاَنْتُمْ مَسْفُوفُونَ کے عائد ہوتا ہے۔^(۱)

بعضہ اِزْاِہ (ص ۱۲۷-۱۲۸) تبارک کی روایت میں "فَلْيَمْنُ فِرَاشَہ" بد جملہ اِزْاِہ "اور مسلم کی روایت میں "فَلْيَاخُذْ ذَا حِلَّةِ اِزْاِہ" بعضہ اِزْاِہ کے الفاظ درج کئے ہیں۔

اس سب کا مطلب یہ ہے کہ کپڑے کے کنارے بالذات کے بعد سے پہلے ستر بچھا دے تاکہ اوپر کے حصہ میں کوئی گند نہ لگے اور اس کا بعد پاک صاف رہے۔ یہی صورت میں ہے کہ سب کوئی رانگ کپڑا نہ "شرعاً کپڑا ہو تو اس سے صاف کرنا ہی جلی ہوگا۔"^(۲)

تہ بندہ کے اندرونی حصے سے ستر بچھانے کی بات۔

مرد کہ جس پریشانی کی وجہ سے بال نہ رہتے ہیں کہ بچھانے وقت انہیں کو اپنا ہاتھ تہ بندہ کے کنارے کے ساتھ چھپا کر رکھنا چاہیے تاکہ اس کے ہاتھ کو کوئی تکلیف نہ ہو اور نہ ہی چیز تکلیف نہ پہنچے۔^(۳)

ان جہز نے ظاہر پھاڑنے سے اس کی صحت پر نقصان ہے کہ تہ بندہ کے اندرونی کنارے سے بچھانے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ سونے والا شخص اپنے ہاتھوں کے ساتھ تہ بندہ کا بیرونی کنارہ نکلتے کا قاعدہ اس سے روک کر رکھ دے تاکہ تہ بندہ اس کے کنارے سے لپٹ کر نہ بچھا سکے۔^(۴)

لا بدو فی ما حلیہ علیہ امر ۲۷ ص ۱۳۳ عاصم علی اسیر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ستر پہلی رانگی کپڑے وغیرہ کی موٹی کپڑے وغیرہ بھی تم نے ہیں دو ٹوٹی کوتھان نہ پہنچا کر اس وجہ سے اس کو بچھانے کا حکم دیا۔^(۵) اس سے معلوم ہوا کہ ستر کو بچھانے کا حکم ستر پہلے ہے۔

فَاَسْتَلْطَوْنَا بِحَدِثِہٖ ۲۷ ص ۱۳۳ میں نے اپنے میں مردہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس طرح جسکے بندوں کو گناہوں سے بچاتا ہے اور ان کو نیک عمل کر کے کی توکل ملے اسے ہر قسم کی حفاظت کی جانی جائے اللہ تعالیٰ میری بھی اس میں حفاظت فرما۔

ترغیب اللہ

انھیں چھوٹ چاہئے^(۱)

عاصم ص ۱۳۶ (ص ۱۸) آپ غلام اپنے راوی باقول ہر دم لڑا کر چہرے جسم پر بھرتے تھے تاکہ اس کی برکت اور حالت پر کسی پر عہد جائے اور یہ ٹل جی مرتبہ ہے۔^(۲)

وما افسین جسدہ (ص ۱۳۶ ص ۱۸) بدن شریک کی ناپاکت میں نسیخ پہننا وجہہ وما یلغنا یلغنا بین جسدہ کے لفظ کا مادہ ہے۔ شہادہ پرست کر کے پڑے اور جسم کے سامنے کا حصہ ہر سر کے چھکے کے حصہ کا مع کرے۔ وہ جب معاف نہ ہوتے فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو مرنے کے وقت کی دوائے مائتورہ کرنا چکی صورت کو ہر کج حدیث پر عمل کر میں جو تا بھی استقام نہ کر سکے اس کی محرومی کا شہادت ہے۔^(۳)

تخریج حدیث

۱- أخرجه البيهقي في كتاب الطب باب لمعة من لوقية حميد (۱۹۹۹) ورواه كتاب الأسماء باب ما يعلل حد التور
حميد ۵۰۶، وانی جامعہ کتاب الطب باب ما يعلل حد التور ۵۰۶، ورواه حميد ص (۱۳۱)، حدیث
(۱۹۵۵)

(۲) ترک ۳۳۹ (عبد القاری ۳۳۹، شرح طب ۲، ۱۰۶۲) بہار الحدیث ۱۹۵۶

باب پنجم

باب اسی کے بارے میں

۳۵۳۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ بِأَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ سَيِّدِ السُّعَدِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ رُسُلِ اللَّهِ عَلِمَ بَيْنَ شَيْئًا أَقُولُهُ أَدَاؤُهُ إِلَى مَرْثِي فَقَالَ إِمْرَأَتُنْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا مَرَأَةٌ تَجْرِي فِي شُعْبَةٍ حَبَانًا يَقُولُ مَرَّةً وَاحِدَةً لَا يَقُولُهَا
(ص ۱۷۷ ص ۱۹)

ترجمہ: حضرت فرسہ بن وائل فرماتے ہیں کہ انھوں نے اپنے ہی کرم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: "سورۃ کا قول پڑھ کر کہ: یَا اَیُّہَا الْکَافِرُونَ فَإِنَّہَا مَرَأَةٌ تَجْرِي فِی شُعْبَةٍ حَبَانًا یَقُولُ مَرَّةً وَاحِدَةً لَا یَقُولُہَا"۔
۳۵۴۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حُوَّامٍ نَا یَحْيَى بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ رَسُلِائِشِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَرَسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ رُسُلِ اللَّهِ عَلِمَ بَيْنَ شَيْئًا أَقُولُهُ أَدَاؤُهُ إِلَى مَرْثِي فَقَالَ إِمْرَأَتُنْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا مَرَأَةٌ تَجْرِي فِي شُعْبَةٍ حَبَانًا يَقُولُ مَرَّةً وَاحِدَةً لَا يَقُولُهَا

إِسْحَاقُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْرُوفَةً وَهَذَا الشَّيْءُ وَاصِحٌّ مِنْ حَبِيبٍ شَدِيدٍ وَهَذَا مَضْمُونُ ضَعْفِ ابْنِ مَرْزُوقٍ فِي هَذِهِ الْحَبِيثِ وَكَذَلِكَ يَرَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا مَوْجِهٍ فَذَلِكَ أَنَّ الرُّخْمِيَّ بْنَ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ الرُّخْمِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ (ص ۱۷۷، ۱۷۸)

ترجمہ: ”ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے والد سے اور وہ اپنے والد اقل سے سنا کرتے ہیں کہ وہ بنی اکرم رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور پھر اس کے ہم مثنیٰ حدیث نقل کرتے ہیں یہ صریح مذکورہ بالا روایات سے زیادہ صحیح ہے (بہر حال اقل سے اور ثوبان سے اور وہ بنی کرم رضی اللہ عنہ سے کسی کی مانند نقل کرتے ہیں) روایت شعبہ، روایت سے شبہ ابرار صحیح ہے، بخاری نے اس میں اضطراب یا ہے اور یہ اس کے علاوہ اس سند سے بھی منقول ہے۔ غیر مطہری بن موطا (۱۱) کے بخاری) میں اسے اپنے والد سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں۔“

۳۵۱۱ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ نَالِ الْمَعْبُورِ عَنْ أَبِي الرُّثَيْبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَغْرَأَ سَبْرًا لِيُحْدِثَ وَتَقَارَكَ دُحُلُهُ وَوَيُؤَيِّ الْمُوَدَّةَ وَيُغَيِّرُ وَجْهَهُ هَذِهِ الْحَبِيثُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي الرُّثَيْبِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْرُوفَةً وَرَوَى دُؤَيْبُ بْنُ هَاشِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الرُّثَيْبِ فَلَا قَوْلَ نَا سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ صَفْوَانَ ابْنِ أَبِي صَفْوَانَ وَهَذَا رَوَى شَيْبَانُ عَنْ مُجَبَّرٍ عَنْ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِي الرُّثَيْبِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ص ۱۷۹، ۱۸۰)

ترجمہ: ”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تک ”سورہ“ ترجمہ نہ ہو سورا ملک نہ چڑھ لیتے اس جنت تک نہ جاتے۔ ثور بن ابی رزین اس حدیث کو اسی طرح روایت کرتے ہیں اور وہ بنی اکرم رضی اللہ عنہ سے ہی نقل کرتے ہیں۔ ابیہ نے ابیہ سے پوچھا کہ کیا یہ صحیح ہے یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے مثنیٰ ہے تو میں نے جواب دیا کہ میں نے یہ حدیث کسی سے نہ سنی بلکہ مثنیٰ یا اپنے اصحاب سے سنی ہے۔ شاید یہی صحیح ہے اور وہ جابر سے حدیث کی حدیث سے متعلق کرتے ہیں۔“

۳۵۱۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ نَالِ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبْشَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي الرُّثَيْبِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَغْرَأَ الزُّمْرُ وَيَسْأَلَ السَّوَابِلَ الْخَيْرَ مِنْ مُحَمَّدٍ بْنِ اِسْمَاعِيلَ قَالَ يَرْفَعُ يَدَهُ إِذَا اسْتَبَدَّ مَوْسَى خَيْرُ الرُّخْمِيِّ ابْنِ رِجَالٍ وَسَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ (ص ۱۷۸، ۱۷۹)

بَابُ مِنْهُ

بَاب

۲۰۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ - أَبُو حَسَنٍ الرَّسَبِيُّ مَاتَ بِشَدِّادٍ مِنَ الْخَزَرِيِّ مِنْ أَبِي الْفَضْلِ بْنِ
 الْقَبِيحِ عَنْ وَهْبٍ بْنِ يَزِيدٍ حَظَلَةَ قَالَ صَحَّحْتُ مَعَهُ ابْنَ أَبِي سَبْرٍ لَقَالَ لَا أَهْبَعْتُ مَا كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ ابْنُ نُفُوسٍ أَتْلُوهُمُ يَا - أَيْتُكَ الْكَلَامُ فِي الْأَمْرِ وَرَسُولُكَ عِبْرَتُهُ بَرْتَبِهِ
 وَاسْأَلْكَ شُكْرَ فَضْلِكَ وَخَيْرَ عِبَادَتِكَ وَاسْأَلْكَ لِسَانَ صَادِقٍ وَلِلَّهِ سَمْعًا وَعُودُهُ مِنْ شَيْءٍ مَا يَعْلَمُ
 وَاسْأَلْكَ مِنْ حَيْرٍ شَاعِعٍ وَأَسْأَلُكَ مِمَّا يَعْلَمُ أَنَّكَ أَنْتَ عَلَاءُ الْغُيُوبِ ذَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ بَاغَدَ مَفْخَعَةً بَدْرًا سُرُودَةً مِنْ كَلَمَةٍ إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ مَلَكَكَ فَلَا يَلُوكُهُ شَيْءٌ يَزِيدُهُ
 حَتَّى يَهْذَى مِنْ حَبِّ هَرْدٍ خَلِيفَتُكَ إِنَّكَ بِمَعْرِفَةٍ مِنْ هَذَا الْوَحْيِ وَأَمْرُ الْفَضْلِ مَنَحَهُ رَبُّكَ لَوْ عِبَادُ اللَّهِ يَوْمَ
 الْبَيْعَةِ ص ۲۷۲ س ۱۸

تفسیر: ”قبید جو عقلہ کے ایک شخص کہتے ہیں کہ میں شہداء بن اور بھگت کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ رسول نے فرمایا
 کیا میں تمہیں جو چیز نے سنا ہے جو رسول اللہ ﷺ میں سکھایا کرتے تھے۔ ”اللہم علیم الغیوب (جس
 نے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے کام کی مضبوطی، دولت کی پختگی، تین حق کا شکر، بارگاہ کی توفیق، اور اچھی طرح مہارت
 کر کے کی توئی کا طلب گزار ہوں اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے کچھ رہیں ہر کس سیم مالکوں جو تیرے علم میں ہے۔“
 تجھ سے ہوا میرا تھا ہوں تو تیرے علم میں ہے پھر میں تجھ سے شفقت مانگتا ہوں تو ہی غیب کی چیزوں کا عالم اور
 ہے (حضرت شہداء بن ابی ہریرہ سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سبب سے آیت قرآن کریم کی کوئی صورت
 پہنچاے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ چنانچہ تکلیف دینے والی کوئی چیز اس کے
 بظاہر نہ ملے بلکہ اس کے قریب نہیں آتی۔ اس حدیث کو ہم صرف کی سند سے جانتے ہیں۔ (ابوالحسن، کاظم، ۱۰۱۲)
 عجلہ بن حجر ہے۔“

تَفْسِيرُ

قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى ابْنِ أَبِي سَبْرٍ - ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ
 كَلَامُ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ
 اسْتَأْذَنَ ابْنُ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ ابْنِ أَبِي سَبْرٍ

عویضۃ الہدیہ ص ۳۶۹۔ البصر اورت میں بدیۃ علی الماسد بھی ہے۔
 سیکہ جمعہ ص ۱۲۷ س ۱۲۷ طلب ہے۔ بدیۃ علی الماسد پر حشون کے نام اور نے کی تہیہ ص ۱۲۷۔
 مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت
 اور اس وقت اس وقت ص ۱۲۷۔

تذکرہ حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی

۱۲۷۔ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت

۱۲۷۔ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالنَّكِيهِ وَالْحَمْدِ سُبُّهُ لَمَّا

یہ باب ہے سوتے وقت تسبیح، تبکیر اور تمجید کے بیان میں

۳۶۱۵۔ حنفیہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت
 عیدہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت
 الا نیکم غیر ما ہو حیۃ نیکم ص ۱۲۷ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت
 ۱۲۷۔ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت
 حیدر علی شہر دہلی دہلی ص ۱۲۷ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت

موجزہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت
 نکات ص ۱۲۷ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت
 مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت
 ۱۲۷۔ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت

۳۶۱۶۔ حنفیہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت
 مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت
 ۱۲۷۔ مہر شمسہ ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت ص ۱۲۷ مہر شمسہ پر اس وقت

[illegible]

تو حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ وہاں تھوڑے ہی عرصہ میں نماز کے لئے گھڑے سامنے تو ہاتھوں و کندھوں تک اٹھاتے قرأت کے احتیاط پر کھڑے میں جاتے وقت بھی ہاتھوں و کندھوں تک اٹھاتے اور جب شروع سے سر اٹھاتے تو بھی دونوں ہاتھوں و کندھوں تک اٹھاتے لیکن کب ملتی ہے تشبیہ اور سجدوں کے دوران ہاتھ نہ اٹھاتے (یعنی بغیر سر نہ اٹھاتے) بلکہ رکعتیں پڑھتے ہی جہد کھڑے رہتے تو بھی دونوں ہاتھوں و کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب نماز شروع کرتے تو عیسائی کے ہاتھ رکھاتے تھے و خبیث و حبیسی و نوادر البک (میں نے

اللہ لَّا سَمَ وَاللَّہُ کَبَرُ" جتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور مانا ہے میرے سو کوئی مسودہ نہیں اور
میں سب سے بڑا ہوں۔ اور جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ واحد کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود
نہیں میں اکیلا ہوں۔ اور جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ولا نعبد ولا شئوا کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے
کوئی معبود نہیں۔ میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں۔ جب بندہ کہتا ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہ اللہ کہ اللہ کہ
الحمد للہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے سو کوئی معبود نہیں، رسانی ہو عرف میرے سے ہے۔ جب بندہ کہتا ہے لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا خَوْلَ وَلَا مُؤَاوَاةَ وَلَا يَاللَّہُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور مسئلہ ہے کہ اور
بہتر کرنے کی قوت صرف میری ہی طرف سے ہے۔ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص پیامبر میں یہ کلمات
پڑھے اور پھر مر جائے تو اسے آپ جس کھائے گی۔ یہ حدیث شریفہ ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے ابوالفتح سے روایت فرمائی
مسلم سے وہ ابوجہر روایت کرتا ہے اور وہ ابوسیدہ رضی اللہ عنہ سے من کے ہم سنی غیر مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں۔ محمد بن ہشام
یہ حدیث محمد بن جعفر سے روایت کرتا ہے اللہ سے اللہ سے نقل کی ہے۔

تفسیر

نبی کریم ﷺ کہ اپنے ہر اچھے سے کلمے کی امت و شفقت تھی۔ لہذا وہ ان کلمات کا جو مسلمان اس دعا کی تلقین سے کلمہ
کا مانا دیا جاسکتا ہے۔ یہ حدیث میں آپ ﷺ نے مریدانِ حق سے یہ دعا تلقین فرمائی کہ اگر اس عرض میں اس کا
تخلال نہ آئے تو اس کا کوئی نقص نہ ہوگا اور جو کلمہ پڑھے وہ جہنم سے بچ جائے گا۔
مَنْ نَطَقَهُ اسْتُرَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ طارحی نے لکھا فرماتے ہیں علم سے مراد ہر وقت سے کہ یہ ہے۔

تخریج حدیث

۳۵۱۷۔ تخریج: جامع کتاب الادب باب فضل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حدیث (۳۵۱۷)۔ تصانیب ص ۱۳۰ (۱۶۱) حدیث (۱۶۱) ص ۱۶۱

ہَلْکُ مَا جَاءَ مَا يَمُوتُ إِنْ رَأَى مُبْتَلًی

یہ باب ہے مصیبت زدہ کو دیکھ کر کیا کہے اس کے بیان میں

۳۵۱۷۔ حَقَّقْنَا مُحَمَّدًا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ لَا يَهْدِي الْغُلَامُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ مِنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ
الْمَدَنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوَيْلَةَ عَنْ أَبِي اللَّهِ هَاشِمِ بْنِ الْفَلَّاحِ عَنْ سَالِمِ بْنِ
مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَادَى فِيهِمَا الْهَلَكَ بَدَّ وَفَضَّلَ فِيهِمَا الْخَيْرَ كَثِيرٌ مِمَّنْ خَلَقَ

بخاری ج ۱ ص ۱۰۰

۳۵۷۹ - أخرجه عبد بن حميد عن (۳۳-۳۴) حديث ۳۳۸۰

۳۵۷۸ - أخرجه الترمذي في معجمه (۲۶۰) حديث ۲۶۰۰ من أصحاب الكلب الس، وذكره البيهقي في معجمه (۱۰۰) حديث ۱۰۰۰

أخرجه الترمذي في معجمه (۲۶۰) حديث ۲۶۰۰ من أصحاب الكلب الس، وذكره البيهقي في معجمه (۱۰۰) حديث ۱۰۰۰

(۱) مطاوع عن ۳۵۷۸ - أخرجه الترمذي في معجمه (۲۶۰) حديث ۲۶۰۰ من أصحاب الكلب الس، وذكره البيهقي في معجمه (۱۰۰) حديث ۱۰۰۰

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ

یہ باب ہے مجلس سے کھڑا ہوتو کیا کہے اس کے بیان میں

۳۵۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو عَیْنَةَ بْنُ أَبِي السَّمِ الْكُوفِيُّ وَاسْنُهُ أَخْبَرَنَا أَبُو عَیْنَةَ الْهَمْدَانِيُّ مَا أَخْبَرَنَا عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ مَرْبُوحٍ خُذْرِي مَرْبُوحٍ مِّنْ غُفْرَةٍ مِّنْ سَهْلٍ بِي ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَنِي عُرَيْقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن جَلَسَ بَيْنَ مَجْلِسَيْنِ فَكَلَّمَ فِيهِ لَقَطَةً نَعَالَ فَبَلَ أَن يَقُولَ بَيْنَ مَجْلِسَيْنِ وَلَيْسَ مَعَهُ اللَّهُ وَبَعْدَهُ تَشَهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفْرَ لَكَ مَا كَانَ بَيْنَ مَجْلِسَيْنِ ذَلِكَ وَمِنَ الْهَلْ عَنِ ابْنِ مَرْبُوحٍ وَحَافَّةٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا تَرْفَعُهُ بَيْنَ مَجْلِسَيْنِ سَهْلٍ بِي ابْنِ هَذَا الْوَجْهِ (ص ۱۰۰)

ترجمہ: "حضرت" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجلس میں بیٹھا اور اس میں کسی نے کہا: "اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے" اور پھر اٹھ کر دوسرے مجلس میں پہنچے یہ کلمات: "سُبْحَانَكَ" (تیری ذات پاک ہے) اے اللہ تعالیٰ تمام قریشیں تیرے ہی لئے تیرے ہی کو الٰہ قرار دیتے ہیں اور تیرے ہی کو گواہی دیتے ہیں کہ تیرے ہی کو تعظیم و تکریم ہے۔ اگر تم نے یہ کلمات کہے تو اس نے جو باتیں اس مجلس میں کہی ہوئی ہیں وہ معاف کر دی جاتی ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ حدیث اس سند سے سن کر فریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مستعمل کی روایت سے صرف ہی سند سے جانتے ہیں۔"

۳۵۷۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ مَجْلِسِ الْكُوفِيِّ مَا أَخْبَرَنَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْوِظٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سُوَيْفَةَ عَنْ تَابِعٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَجْلِسَيْنِ الْوُجُودِ مائة مَرَّةٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَقُولَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ عَمَّا حَدَّثْتُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

(ص ۱۰۰)

ترجمہ حضرت سر محمد علی علیہ السلام سے ایت کے ترجمہ میں لکھا ہے انھیں جنت میں پہنچا دیا گیا ہے۔
 رب اغفر لی الخ ۱۱۔ رب اغفر لی الخ ۱۲۔ یہ دونوں ایتیں (۱) کے ساتھ لکھی ہیں۔
 صبح ۱۲ ہے۔

تیسری جگہ

سُحَابُكَ لِيَوْمٍ وَجَسَدُكَ

یہ دعا بھی چار بار پڑھ کر اس کے بعد توبہ کی نیت کی تو بھی تیرے دوسرے شریعت بھی لے اور اپنے
 گناہوں سے توبہ منظور ہوگی۔ کہ کہہ کر تیرے سوا کوئی کہا جاتا ہے۔ کہ کہہ کر طلب ہے کہ کہیں میں گناہ ہو
 خدا کے خلاف کوئی بات نہ ہو تو اس دعا کے پڑھنے سے اور طلب ہو جائے۔ کہ کہہ کر پڑھ کر اپنے گناہوں کے
 بخلاف تیرے ہوئے قابل گناہوں میں سے۔

نفع دہی ۱۱۔ اس دعا سے مراد اس بات ہے جس کو اللہ سے کہہ کر پڑھ کر اس کے بعد ایک چھوٹا سا دعا پڑھ کر
 کے سے اور پڑھ کر۔

۱۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں۔ دعا کی کئی کئی بار پڑھ کر اس کے بعد ایک چھوٹا سا دعا پڑھ کر
 کوہ کے قہر میں کہ میں تم کو اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو اور اس کی دعا بھی علی علیہ السلام
 سے ہے۔ اس دعا کے ساتھ بھی پڑھ کر۔

تیسری جگہ کوں ۱۲۔ پڑھ کر اس کے بعد توبہ کی نیت کی تو اس کے بعد ایک چھوٹا سا دعا پڑھ کر
 خدا کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں۔ دعا کی کئی کئی بار پڑھ کر اس کے بعد ایک چھوٹا سا دعا پڑھ کر
 کے سے اور پڑھ کر۔

اس دعا کی نیت ہے کہ میں تم کو اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو اور اس کی دعا بھی علی علیہ السلام
 سے ہے۔ اس دعا کے ساتھ بھی پڑھ کر۔

چوتھی جگہ

۱۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں۔ دعا کی کئی کئی بار پڑھ کر اس کے بعد ایک چھوٹا سا دعا پڑھ کر

۱۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں۔ دعا کی کئی کئی بار پڑھ کر اس کے بعد ایک چھوٹا سا دعا پڑھ کر

۱۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں۔ دعا کی کئی کئی بار پڑھ کر اس کے بعد ایک چھوٹا سا دعا پڑھ کر

مطلب یہ ہے کہ ہم وہابیوں کو ہے ہیں اپنے قصوروں اور قسروں سے توبہ کرتے ہیں اور ہم اپنے رب ہر مالک و
سزا کی عبادت اور حمد و ثناء کرتے ہیں۔

صاحب معارف الحدیث تحریر فرماتے ہیں کہ جب سڑک کے لئے سواری پر سوار ہوتے وقت آپ ﷺ کے قلب مبارک کی
یہ وارادت ہوتی تھی جس کو اس کلمات کے قالب میں رہاں مبارک پر چاڑھائی ہوتی تھی تو مخلوق کے خاص عبادت میں کیا مبالغہ
ہوگا؟

ابن تیمیہ حلیون (ص ۱۵۶، ص ۶۷) اپنے رب کی عبادت کرنا والے ہیں اپنے رب کے عباد کی ہر کی تحریک میں
کرتے۔

پیش رو

۲۵۷۲۔ آخر جہ آحد (۱/ ۲۸، ۲۹، ۳۰) من لویج من العباد من عباد ربہ

(۱) معارف الحدیث، ۱/ ۱۷۲، (۲) مرقاۃ، ۱/ ۱۸۲

بَابُ مِنْهُ

باب اسی کے بارے میں

۳۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرِو بْنُ حُرَيْثٍ نَا اِسْمَاعِيلَ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَسَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَطَرُ اِلَى جَدْرٍ اَنْ الْمَدِيْنَةَ اَوْ ضَعِرَ اجْتَمَعَتْ رِجَالُ قَارَةَ عَلَى ذَاتِهِ حُرُكَةً مِنْ حُبِّهِ هَذَا
خبر ہے حسن صحیح غیر متنبہ (ص ۱۵۶، ص ۶۷)

تقریباً: "حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر سے لوٹے تو مدینہ کی دیواروں پر نظر پڑنے پر
لوٹنے والوں سے کہہ اگر کسی اور سانس پر ہوتے تو اسے بھی تیز کر دیتے یہ مدینہ کی محبت کی وجہ سے ہوتا تھا۔ یہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے۔"

تفسیر

رُفِعَ رَأْسُهُ (ص ۱۵۶، ص ۶۷) اس پر عظمت کا حال کے لئے خصوصاً ہے کہ آپ ﷺ جب مدینہ مودہ کے
قریب ہوتے تو اپنی ساری کو ہیز فرما دیتے مدینہ مودہ کی محبت کی وجہ سے

مدینہ مودہ کی فضیلت پر بھی مدح لال کر دیا ہے نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے ملک
سے محبت رکھنی چاہیے۔

پیش رو

حسن غوثیہ (ص ۱۸۲ ص ۳۶)

مترجمہ "حضرت انس" کے لئے رات بھر باہر میں مجھے رات بھر دینے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا قارہ و عطا فرمائے اس نے عرض کیا اور: "وہ دینے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حیرے منہ مخالف کرے۔ اس نے عرض کیا میرے ہاں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اور یاد دہئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لئے خیر کو آسان کر دے۔ یہ حدیث حسن مرید ہے۔"

تشریح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر سے پہلے اپنے بڑوں سے نصیحت چاہنا ہے۔ اللہ کی درخواست بھی کرنی چاہئے۔ دعا دیے والوں کو بھی چاہئے کہ دعا کی درخواست کرے۔ ورنہ کوئی تعلیم دیں اور دعا بھی کریں تاہم اس کے سفر کے زمانہ ہونے کے لئے دعا بھی کریں۔^(۱)

مولانا ص ۱۸۲ ص ۳۶ "وہاں گرجا میں کھانے کو بیٹھے ہیں جو کھانے اور اس سفر کو تائب کرے یہاں پر مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی باتیں بولنا، فرمایا میں جو سفر کے اور میں کوشش کیے گا۔"

۱۸۲ ص ۳۶ "وہاں گرجا میں کھانے کو بیٹھے ہیں جو کھانے اور اس سفر کو تائب کرے یہاں پر مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کی باتیں بولنا، فرمایا میں جو سفر کے اور میں کوشش کیے گا۔"

روایت اللہ الطبری (ص ۱۸۲ ص ۳۶) اللہ تعالیٰ تم کو نصرت و توفیق عطا فرمائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خلق سے ہے جان انفرادہ فرمادہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کرنے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مسخ کی ہوئی چیزوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھ۔^(۲)

تذکرہ حضرت مولانا:

(۱) "میر جہاں میری (۱۲۸۲) خطبہ (۲۸۱۲) میں صاحب میں حسن بن مالک

(۲) "میر جہاں میری (۱۲۸۲) خطبہ (۲۸۱۲) میں صاحب میں حسن بن مالک

بَابُ مِنْهُ

باب اسی کے بارے میں

۲۵۸۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ قَالَ زَيْنُ بْنُ خَبَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زَيْنٍ

عنہم من ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دھور من مستحبات دعوۃ العظمری ودعوۃ النساہر ودعوۃ الوالد علی ویدہ خذنا عنہ بن حنبل و اسمعیل بن ابرہہ عن جہام الذہلی عن یحییٰ بن ابراہیم عن یحییٰ بن الاسود عنہ و ر ۱۰۰۰ مستحبات لا غلظ منہا حدیث حسن و ابو جعفر هذا هو الدی روى عنه یحییٰ بن یس کثیر و یقال لہ انہ جعفر السعوی ولا يعرف منہ (ص ۱۰۰۰ سر ۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین توہمیں کن جہا میں ضرور نہیں ہوتی ہیں مظلوم، مسافر اور والد کے خلاف، آپ کی روایت میں ہر نے یہ حدیث اسمعیل بن ابراہیم سے منقول ہے۔ اس کی سند اس میں ہے کہ اس کی روایت میں کوئی شک نہیں۔ یہ حدیث میں ہے اور ابو جعفر میں ہے کہ اس کی روایت کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ اس میں ان کا نام مظلوم نہیں۔

تَفْصِيْلُ الْفُرُقِ

ثلاث دھور من مستحبات (ص ۱۰۰۰ سر ۳) حدیث بالاس میں دعا کے لئے ہے۔ اس میں شہر و باہر ہر دو ہے کہ جو دعا میں جہا میں ہوتی ہے اور دھور کی روایت میں جہا میں ہوتی ہے اس کے لئے دعا کی اور دعا کی کا بھی ہر دو ہے تو اس میں کوئی حدیث نہیں ہے اس میں سے بھی کا ذکر ہے بالاس کا اس کی حدیث میں ہر دو کے لئے یہاں یہ حدیث کی قید لگائی ہے اس میں بھی ہے۔

دعوۃ العظمری (ص ۱۰۰۰ سر ۳) مظلوم کی دعا ہر دو بہت حد تک ہر دو ہوتی ہے۔ مظلوم کی دعا کا مفاد ہے کہ میں مظلوم کی مدد کی اس کو تسلی و تہمت دہی اس پر مظلوم بھی ہے اس کا دعا تو یہ ہر دو ہوتی ہے۔ چاہی ہے۔

اسی طرح جو مظلوم پر ظلم کرتا ہے یا ظالم کی مدد یا ظالم کی مدد کر کے مظلوم کی دہی یا جہا میں ظلم میں مدد کرتا ہے اس پر مظلوم کی غصہ کے حق میں جو وہ کرتا ہے وہ اس کی یہ دعا بھی جہا میں ہوتی ہے۔

ودعوۃ النساہر (ص ۱۰۰۰ سر ۳) مسافر سے مراد انھیں ہے جو اس سے شہر میں سے مسافر کے ساتھ ہو مظلوم اچھا مدد کرتا ہے اس کے لئے اس میں مسافر جو وہ کرتا ہے اس کا یہ بھی قبول ہو جاتی ہے اس طرح مسافر کو جو تکلیف ہو یا اس کے لئے دعا ہے تو یہ بھی مظلوم کی دعا ہوتی ہے۔

والد کے مسافر کی دعا مطلقہ قبول ہوتی ہے جو وہ اپنے لئے کرتا ہے یا کسی دوسرے کے لئے کرتا ہے۔

[illegible]

۳۵۶ = حضرت عابد بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے والد کو دیکھ کر کہے کہ اے والد! میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ تجھے دیکھ کر خوش ہو جائے، تو اللہ اس کی دعا قبول کرے اور اس کو دوزخ سے بچائے۔

[illegible]

— ۱۷ —

[illegible]

سیدنا علیؑ ظہر ہوا ہمسرا : میرا پیٹھے ہفت اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کو اللہ تعالیٰ سے ملنے کا وقت

الصحیح (۱) کہ حضرت خاتمِ پارس چاند کو حیرت و ہلاکت اور غلامی کے ساتھ عربوں نے لے کر آئے جو خدا پرست اور سچے
مذہب والے تھے۔ یہ حدیث مسندِ عمر ہے۔"

۱۔ عدوت و فامی سے کہ عود بالذہ من الشیطان مخرجاً۔

۲۔ لہو۔

۳۔ لہو۔

۴۔ ہر بے وقوف یا بیجا ہے۔

۵۔ عدوت و فامی سے کہ عود بالذہ من الشیطان مخرجاً۔

یہاں عدوت و فامی سے کہ عود بالذہ من الشیطان مخرجاً۔

یہاں عدوت و فامی سے کہ عود بالذہ من الشیطان مخرجاً۔

یہاں عدوت و فامی سے کہ عود بالذہ من الشیطان مخرجاً۔

یہاں عدوت و فامی سے کہ عود بالذہ من الشیطان مخرجاً۔

تذکرہ شریف

۱۔ عدوت و فامی سے کہ عود بالذہ من الشیطان مخرجاً۔

۲۔ لہو۔

۳۔ لہو۔

۴۔ ہر بے وقوف یا بیجا ہے۔

باب مہموز لہو و فامی بکرہا

یہاں مہموز لہو و فامی بکرہا سے بیان میں ہے۔

۱۔ عدوت و فامی سے کہ عود بالذہ من الشیطان مخرجاً۔

۲۔ لہو۔

۳۔ لہو۔

۴۔ ہر بے وقوف یا بیجا ہے۔

۵۔ عدوت و فامی سے کہ عود بالذہ من الشیطان مخرجاً۔

۶۔ لہو۔

۷۔ لہو۔

کے مال داخل ہوئے وہ ایک بیٹن میں دودھ سے گر گئیں۔ آپ ﷺ نے دودھ پیا۔ اس کا پلٹا پیچھا کر کے دیکھیں اور خالد
بائیں جانب تھے چنانچہ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: پیو کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ اس میں
سے کہا میں آپ ﷺ سے ہونے پر کسی روز چاہوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! یہ حق ہے کہ تجھ
خدا کے تو اسے چاہے کہ یہ دعا پڑھتے "اللھم" مع (اے اللہ قتل اہل بیت سے اہل بیت پر کثرت پور فرما پھر
میں کسی نہ بکھر سکوں اور اگر کسی کو اللہ تعالیٰ دلا دے گا تو وہ کہے (اے اللہ تعالیٰ ہمارے سے اہل بیت پر کثرت پور
فرما اور یہ دودھ) یہ دعا فرما) پھر یہی کرم بھیجتا ہے۔ لہذا دودھ سے علاوہ کوئی چیز جس میں کثرت نہ ہو اور پیو
دونوں کے لئے کافی ہو۔ یہ حدیث حسن ہے۔ بعض روایات میں یہ حدیث بھی مذکور ہے کہ میں نے ثمر بن حارثہ کے حوالے سے اس
کی اور بعض افسانہ عمر بن حارثہ کہتے ہیں لیکن یہ صحیح نہیں۔

تفسیر

عَدَالَتِی لِّلنَّبَاۃِ بِكَ (ص ۱۸۲، ۱۸۳) آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیو کی باری تمہاری ہے۔ اگرچہ اس میں ایک سے
دو آدمی سوا ہوں اور ان کوئی چیز تمہارے پاس نہ ہو تو وہ بھی اس طرف سے تمہارے گھر پہنچے بغیر کسی طرف
والے کی اطلاع ہی کو ان طرف سے ہمارے ہاں تو ہر کوئی معاہدہ ہیں۔
حدیث چوتھی میں آپ ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ
میرے گھر پہنچے وہ دیکھیں۔

یہ سوال ہے کہ وہی شریف کی روایت میں اس کے ساتھ ایک دوسرا واقعہ ہے کہ میں نے ایک طرف ایک دیہاتی سہیلی سے اور میں
طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سوئے پر گھر سے روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ ایک کھجور کی تنی تھی۔ آپ ﷺ نے ان کو پنا
ہو دودھ پیرا ہوا دیتے ہوئے ان کے لئے مقدمہ میں یہی کو فرمایا تھا کہ یہاں دیہاتی سہیلی سے اجازت لے کر
آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

حقائق میں یہ واقعہ میں دیکھیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا تو آپ ﷺ نے ان سے دعا کی کہ ان کے لئے
انہوں نے ایک کتب کا کون سا مسئلہ پیش کیا تھا کہ وہ مسئلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جواب دیتے ہوئے سلام کرتے تھے۔ اہل
کتاب نے ان کے لئے آپ ﷺ نے یہی ہدایت کی کہ ان کی سرحد میں رہیں۔^(۱)

اللھم بارک لنا فیہ وبارکنا فیہ (ص ۱۸۲، ۱۸۳) اے اللہ! ہمیں اس میں بھلائی دے۔

وہ دن ہے کہ اس میں اس میں یہ واقعہ ہے کہ ایک شخص نے دودھ کھانے پر پیو کا دوسرا
پے اس سے بھول کر اس کو دے دیا ہے اور یہ بھی حاصل ہوا ہے۔^(۲)

مرد جب ترستا کر رہا ہے تو اس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اوصافِ حمیدہ میں تدریج سے جس سب طاعات و اعمال سے مذکور ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔

اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو روشنی اور ہوا سے سوز و فدا یا ان طرح ذکر کرنے والی زبانوں کو آفرمایا ہے اور یہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ کی یاد سے مائل رہاں میں کوئی طرح ہے جو خیال سے محروم ہے اور اس کا ان کی طرح سے جو شوقی سے محروم ہے۔ اور اس کا کہ مرع ہے جو مفلوج ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر اس دور میں ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کو بندوں کے درمیان میں ہوا ہے۔ بعد اللہ تعالیٰ کے ہر بار میں تک پہنچ سکے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو یہ ضرور مذکور جاتا ہے۔ **وَلْيَلْبِذْ دُرَّ الْقَبْلِ**

فَسَبَّحْ بِحَمْدِ اللَّهِ مَدَامُ
وَأَجْسَانُهُمْ لَمْ يَكُنْ الْقَبْرِ قَبْرًا
وَأَزْوَاجُهُمْ غَيْرُ وَاحِدَةٍ مِنْ خَشْمِهِمْ
وَكَيْسَ لَهُمْ خَلْقُ الْبَشَرِ الْخَلْقُ

(اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جانے والوں کی حالت ہے اور ان کے سمندر میں دل قبروں سے پہلے ان کے حشر اور ان قبریں ہیں۔ اور اس کی زوجہ صحت و شستہ میں ہے۔ کے جس سے ہر ایک کے سے غیامت ہر حشر سے پہلے میں ہیں۔)

وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، كَثُرَ (دور ۱۸۱-۱۸۲) اس پہنچ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا ذکر ہے جب کوئی اللہ تعالیٰ کی یاد میں کرتا ہے تو یہ اللہ کی کو بہت پتہ ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ میں، اور اللہ تعالیٰ سے افضل ذکر کر دیا گیا ہے۔
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (دور ۱۸۳-۱۸۴) اس کا مطلب ہے کہ کام کے لئے کوشش اور اپنی کے کرنے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت ہے۔ اس کے بعد میں اس کے لئے کی توجہ سے آوری ہے۔

وَلَوْ كُنْتُمْ مَعَهُ رَبِّدَ قَبْلِهِمْ (دور ۱۸۵-۱۸۶) اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ہر شخص سے نقل کیا ہے کہ مراد ہے جیسے کہ مذکور گناہیں اور بالکل اس کے گناہوں میں اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔
حَسْبُكَ اللَّهُ (دور ۱۸۷-۱۸۸) اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ سے

فَكَفَى الْفُلْكَ (دور ۱۸۹-۱۹۰) اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ہر شخص سے نقل کیا ہے کہ مراد ہے جیسے کہ مذکور گناہیں اور بالکل اس کے گناہوں میں اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔
رَبِّهِمْ بِأَعْيُنِهِمْ (دور ۱۹۱-۱۹۲) اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ہر شخص سے نقل کیا ہے کہ مراد ہے جیسے کہ مذکور گناہیں اور بالکل اس کے گناہوں میں اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

لَوْ يَسْكُنُهُمْ وَهُمْ رِجَالٌ (دور ۱۹۳-۱۹۴) اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ہر شخص سے نقل کیا ہے کہ مراد ہے جیسے کہ مذکور گناہیں اور بالکل اس کے گناہوں میں اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔
وَأَسْمَىٰ يَذْعُوزَةُ الرَّبِّ يَذْ

اس کا بیان صحیح ہے اور اس میں مبالغہ ہے۔ اس کے تحت ’تَحْلِلُ لَہُ وَلِأَحْمَدَہُ وَلَا لَہُ إِلَّا لَہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ‘ میں اس بات میں حضرت ابراہیمؑ کے کھلم کھلا کر بیان ہے۔ یہ نہایت اہم حدیث ہے جس کی حضرت ابن مسعودؓ نے روایت سے حسن فرمایا ہے۔“

٢٦٠ - حَقَّقْتُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، فِي مَعْنَى مَا نَوَيْسُ الْفُجْهِي فَقَالَ تَبَيَّنَ مُضْمَعٌ فِي سَفَرٍ عَرَبِيهِ
أَنْ رَوَاهُ الْقَاضِي عَلَى أَنَّهُ تَحْقِيقٌ وَاسْمُ عَدِ الْجَوْلَانِي يَعْنِي عَدُوًّا - يَكْتَسِبُ الْفَاءَ حِينَ لَا يَكُونُ سَائِلًا
مَنْ يُخْبِرُهُ بِهِ كَقَوْلِهِ يَكْتَسِبُ لِسَانُ الْفَاءِ حِينَ لَا يَسْتَوْجِبُ حَرْفُهُ مِثْلَهُ عَسِيحُهُ يُكْتَبُ لَهُ الْفَاءُ حِينَ
وَنَحْنُ عَنْ الْأَوَّلِ - ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي حَسَنٌ صَحِيحٌ -

عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال سبحان اللہ اعتصم وبعدہ عرس له بحلة من حبة خداحدیت حسن صحیح غریب لا يعرف الا من حدیث ابن عمر عن جابر (ص ۸۰)۔
ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ جو شخص سبحان اللہ العظیم وحمدہ کہے گا اس کے لئے ساتھی بھی گھوڑا پانے اور کتے کا دیوار ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، لیکن اس حدیث کو عمر بن ابی ریحان روایت کرتے ہیں۔ (۱۰۰)۔

۳۶۲۔ حدثنا محمد بن واقع بن مرثد عن عبد بن حماد عن ابن ابی شیبہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من قال سبحان اللہ العظیم وحمدہ کتب له بحلة من حبة خداحدیت حسن صحیح غریب لا يعرف الا من حدیث ابن عمر عن جابر (ص ۸۰)۔

ترجمہ: محمد بن واقع بن مرثد سے روایت ہے کہ عبد بن حماد سے روایت ہے کہ ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ جو شخص سبحان اللہ العظیم وحمدہ کہے گا اس کے لئے ساتھی بھی گھوڑا پانے اور کتے کا دیوار ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، لیکن اس حدیث کو عمر بن ابی ریحان روایت کرتے ہیں۔ (۱۰۰)۔

۳۶۳۔ حدثنا محمد بن عبد بن حماد عن عبد بن حماد عن ابن ابی شیبہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من قال سبحان اللہ العظیم وحمدہ کتب له بحلة من حبة خداحدیت حسن صحیح غریب لا يعرف الا من حدیث ابن عمر عن جابر (ص ۸۰)۔
ترجمہ: محمد بن عبد بن حماد سے روایت ہے کہ عبد بن حماد سے روایت ہے کہ ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ جو شخص سبحان اللہ العظیم وحمدہ کہے گا اس کے لئے ساتھی بھی گھوڑا پانے اور کتے کا دیوار ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، لیکن اس حدیث کو عمر بن ابی ریحان روایت کرتے ہیں۔ (۱۰۰)۔

۳۶۴۔ حدثنا یوسف بن جسی عن محمد بن فضال عن صفوان بن اخیان عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من قال سبحان اللہ العظیم وحمدہ کتب له بحلة من حبة خداحدیت حسن صحیح غریب لا يعرف الا من حدیث ابن عمر عن جابر (ص ۸۰)۔

ترجمہ: یوسف بن جسی سے روایت ہے کہ محمد بن فضال سے روایت ہے کہ صفوان بن اخیان سے روایت ہے کہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ جو شخص سبحان اللہ العظیم وحمدہ کہے گا اس کے لئے ساتھی بھی گھوڑا پانے اور کتے کا دیوار ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، لیکن اس حدیث کو عمر بن ابی ریحان روایت کرتے ہیں۔ (۱۰۰)۔

۳۶۵۔ حدثنا صفوان بن اخیان عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من قال سبحان اللہ العظیم وحمدہ کتب له بحلة من حبة خداحدیت حسن صحیح غریب لا يعرف الا من حدیث ابن عمر عن جابر (ص ۸۰)۔

اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسَعَدَ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهٗ لَهٗ الْعِلْمُ وَنَهَى
الْحَمْدَ بِنَحْوِ وَنَهَيْتْ وَنَهَى عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَيُؤَيِّدُ مِنْ بَرٍّ يَمْلِكُ مَرَّةً كَانَتْ لَهٗ عِدْلُ شَعْبٍ وَنَهَى وَكُنْتُ لَهُ
بِمِائَةِ حَسَنَةٍ وَنَهَيْتْ عَنْهُ بِمِائَةِ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ جُورًا مِنْ الشَّيْطَانِ يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ حَتَّى يَنْمُوَ وَلَمْ يَلَمْ أَحَدًا
بِأَقْصَرٍ بِمَا جَاءَ بِهِ إِلَّا حَدَّ قَبِيلٍ أَكْثَرُ مِنْ خَلْقٍ وَبَعْدَ الْإِسْنَادِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَالَ
شَيْعَانَ اللَّيْلِ وَبَحَثَ بِمِائَةِ مَرَّةٍ حُلُكُ خَطَايَاهُ زَانٌ كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ زَيْدٍ الْبَحْرِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ
صَحِيحٌ (ص ۱۵۳، ص ۱۵۴)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص "لا اِلَہَ اِلَّا اللّٰهُ وَخُذَا لَا شَرِيْكَ لَهُ" قُذِّیْقُو" روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا۔ اسے دس گناہ آفرین کرنے کا ثواب دی جائے گا۔ اس کے لئے ۱۰۰ نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ مناف کر دینے والوں کے لئے اس کے لئے ۱۰۰ روز شام تک شیطان سے پناہ کا کام دے گا اور قیامت کے دن اس سے اچھے اعمال صرف وہی شخص پیش کر سکے گا جو اس کو اس سے زیادہ پڑھتا رہا ہوگا۔ اس سند سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی مقول ہے کہ جس نے سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" پڑھا اس کے تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

کثیرین حج

عَبَسَتْ لَهٗ مَخْطَاةٌ مِنَ الْجَنَّةِ (ص ۱۵۱، ص ۱۵۲) روایت میں نعتہ (بگڑا کا درخت) کا ذکر ہے جب کہ دوسری روایت میں مطلق شجرہ (درخت) کا ذکر آتا ہے۔

ترجمہ: کا ذکر ہو چکے۔ یہاں پر بے توکریاں میں بھی درخت زیادہ پایا جاتا ہے۔ حج حج کے اعتبار سے بہت زیادہ ہے اور قرآن میں بھی مومن کی مثال اسی درخت کے ساتھ دی گئی ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ تَرَكَنَ مَنَاصِبَ اللّٰهِ مَنَاصِبًا كَلِمَةً طَيِّبَةً﴾ (۱) (یہاں آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان کر دی تھی ایک پاکیزہ درخت کے۔)

حدیث بالا سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہے کہ بہت شکر کرے۔ ہفتات میں اگر کوئی صبر جمیل مہدائ کی صورت میں بھی ہے مہر آویں بھٹا اس حالت کو پڑے گا کہ جسے اللہ تعالیٰ درخت لکھ جائے گا۔ (۲)

حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ غَزِيَالَةَ الرَّحْمَانِ (ص ۱۵۴، ص ۱۵۵) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ (ص ۱۵۴، ص ۱۵۵) اس نسخہ کو زعفرانی نے تصحیح کیا جاتا ہے۔ (۳)
سبحان اللہ و بحمدہ کے فضائل۔

یک دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا میں تم کو بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

سب سے زیادہ پسندیدہ کام کیا ہے؟ حضرت اور چچا کے عرس کے آپ میں لڑائی ہوئی تھی، لیکن اللہ و بحمدہ...
 ابھی متعدد روایات میں اس سبب کے ذکر کی روایات یہ ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے کہ اس سبب کے ذکر کی روایات میں کئی روایات ہیں، مثلاً: "ابن ابی شیبہ" نے فرمایا کہ حضرت...
 اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سبب کے ذکر کی روایات میں کئی روایات ہیں، مثلاً: "ابن ابی شیبہ" نے فرمایا کہ حضرت...

ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...

حضرت ابو ذر غفاری (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابھی لکھ چکے ہیں کہ اس سبب کے ذکر کی روایات میں کئی روایات ہیں، مثلاً: "ابن ابی شیبہ" نے فرمایا کہ حضرت...

ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...

ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...

ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...

ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...

ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...

ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...
 ابن ابی شیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ حضرت...

ابھی لکھ چکے ہیں کہ اس سبب کے ذکر کی روایات میں کئی روایات ہیں، مثلاً: "ابن ابی شیبہ" نے فرمایا کہ حضرت...

لادہ یا علامہ صرف سوچ کر، جس میں کرم و سوچا ہے، اس حد و گنج اور تین سو پستے کا توفیق ملے گا۔ وہیں علم خدا ہے۔

حسبِ ہمتی دس سو سو پستے کا توفیق ملے گا۔ یہ طاقت کی بات ہے۔

سوال: نہایت اہم علم کا ذکر کیا گیا ہے، تاہم کون سا علم ہے؟

جواب: ان تینوں کے کپ سے توفیق ملے گا۔ ہر ایک کی تین سو پستے کا توفیق ملے گا۔

سوال: (۱) مریض کو کب سے کپ کا ذکر کرنا، یا اور شام کا کرنا، بخود نہایت مضمون کا ہے۔

لے کر کے پورے کرے، نہ صرف تین سو پستے کی توفیق ملے گی۔

تخریجِ جہاد

۱۶۱۰ ہجری میں خط لکھا، ۱۶۲۵ء (حدیث ۱۶۸۶) میں حدیث کتاب السنہ، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

بَاب

بَابُ مَسْأَلَةِ

۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳، حدیث ۱۶۸۶، و آخر حدیث، حارمی، ص ۱۶۳

[illegible]

میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو اپنی ائمہ ثلاثہ کے قتل کرنے میں کڑا آپ نے فرمایا جو غم میں مبتلا ہو گیا وہ اس سے غمناک نہ ہو اور اس سے غمناک نہ ہو اور اس سے غمناک نہ ہو۔

١٥- رَحِمْنَا اسْمَاعِيلَ بْنَ هَاشِمٍ مَا دَوَّخَ الرُّبَا عَنْ مَطَرِ الْوَيْدِ عَنْ يَمِينِ نَبِيِّ نَحْنُ غَيْرُ مَا نَقَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بِأُحْمَادِهِ مُؤَنِّفًا شَحَابَ اللَّهِ وَحَمِيدًا رَائِدًا مَرَّةً مِنْ قُبَاهَا
مَرَّةً كَيْفَ نَدَّ عَسْرًا وَمِنْ عَالَمِهِ عَشْرُ كَيْفَاتٍ لَهُ يَلُوكُ وَمِنْ قَالِهِ جَانَهُ كَيْبِ لُ الْخِثَا وَمِنْ زَادِهِ مَنَّهُ وَفِي
سَمْعِهِ اللَّهُ فَطَرَهُ لَهُ حَمْرِيَّتُ حَمْرٍ عَرَبِيَّةٍ (ص ٨٥، ٨٦)

تشریح: حضرت امی عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو حرمِ حرم سے فرمایا کہ ہمارے
 "سُبحانَ اللہ و بسمِ اللہ پڑھا کرو گے۔ اگر جو شخص سے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی
 ہیں۔ پھر جو دس مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو اس سے زیادہ پڑھے اس کا اللہ تعالیٰ جس سے راہِ اللہ میں اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔" (صحیح بخاری)

تفہیم

سہ ماہی اللہ و محمدیہ (ص ۶۵۰) میں یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور یہی کلمات لائق ترشح ہیں۔

ایک اہمیت ملاتی ہے کہ جو شخص سبحان اللہ و صمدہ و سہم ہر تہ سبحان و تہ سہم کہے گا اس کے تمام گنہ معفو کر دیئے جائیں گے مگر جو وہ عہد سے مجھ سے زیادہ پیش کیوں نہ ہوں۔^(۱)

یک ہی کلمہ اور ایک ہی وقت میں پڑھنا بہتر ہے۔^(۱۱)

از مغلق بہت میں ہوں مقولہ پوری رہا اب بھی ہے۔^{۶۱}

یہ بات احقرانہ فیضیہ بالفصل مناجات (ج ۱، ص ۱۸۵) میں اخبار امریکہ کے مدیر یہ ہے اور کسی شخص سے
 "سبحان الله وبحمده سبحانك اللهم العظيم" کو پر حائل ہو کر دوسرے شخص سے بھی سورت پر لکھ کر پڑھ کر
 پانچ دن کے واسطے قیامت کے دن انھیں نعمت سے نوازا جائے گا حالانکہ وہ اس سے پہلے کبھی کبھی سو گنا گناہ کرتا ہے۔

وسلّم ثمّ بدّخ بخدا صلّت بخدا حدیث حسنی صحیح مسند۔
 شجرہٴ "حضرت خضالہ بن میر شجرہ" ہے جس کے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ملازم دیا، تجھے ہونے دیکھو
 اس نے دروازہ شریف کھول دیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے جھوٹا ہے مجھ سے بدلہ لے لے گا اور اسے پاؤں لگا کر کھانا
 کھا کر تمہیں سے کوئی خبر نہ پوچھے تو اسے چاہے کہ اپنے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے مجھ کی کرم سے بڑھ کر اور دیکھو۔
 اس کے بعد جو چاہے وہ کرے۔
 یہ حدیث حسنہ ہے۔

تذکرہ شیخ

حدیث ۱۰۰۔ کئے کا طریقہ اپنے بھائی اور اے کہہ کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے
 بعد آپ ﷺ پر درود پڑھا، چاہے اس کے بعد جو چاہے۔ یہ حدیث حسنہ ہے اور اس کے بعد تواریخ کے پادہ قریب ہے۔
 یہ حدیث حسنہ ہے اور اس کے بعد چاہے کہ وہ کرے۔ جب تک آپ ﷺ پر درود پڑھا جائے۔
 حدیث ۱۰۱۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے
 حدیث ۱۰۲۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے

اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اپنے والدین کی حالت کو بخیر رکھے اور اس کے بعد تواریخ کے پادہ قریب ہے اور اس نے
 حدیث ۱۰۳۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے

حدیث ۱۰۴۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے
 حدیث ۱۰۵۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے
 حدیث ۱۰۶۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے

حدیث ۱۰۷۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے
 حدیث ۱۰۸۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے
 حدیث ۱۰۹۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے

حدیث ۱۱۰۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے
 حدیث ۱۱۱۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے
 حدیث ۱۱۲۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے

حدیث ۱۱۳۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے
 حدیث ۱۱۴۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے
 حدیث ۱۱۵۔ میں نے اپنے والدین سے کہی کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے چاہئے اور اس نے

راجہ جسٹس لال سنگھ نے اس سلسلہ کے حوالہ سے قریباً ۱۰۰ سالہ تاریخ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے۔
 جس کے نام "راجہ لال سنگھ کی تاریخ" ہے۔ اس کتاب میں اس سلسلہ کے بارے میں ایک جامع اور
 مفصل تاریخ دی گئی ہے۔

میں نے بھی اس سے پیار ہے۔

کے لیے جو کہ وہاں سے لوٹ کر آئے ہیں۔

- [illegible]

-

- [illegible]

یہی وجہ تھی کہ "تب" ہفتہ کے آثار درجہ اولیٰ کے لیے، مئی کی مریخ تب مرتبہ کے لیے مجھے پہلے
 انگریزوں اور ان کے والدین کے لیے سے تھیں۔ وہ "میریخ" ہفتہ کے آثار درجہ اولیٰ کے لیے،

یعنی یہی صورتِ قرطبی ہے۔ ہذا کے نام وہ مرتبہ اور محدث ہے جو اسے مدخلی درجہ میں
درج کیا ہوا ہے۔ اسکا نام ہے "قرطبی"۔

قریباً ۱۰۰

⁹ "I am not a Jew," said the man, "but I have been converted to Christianity."

المجلة الدولية للدراسات القانونية

مستطاب من: 25×25 سم

4

١٠٠

١٦٥ ج ٢٤ الجزء ١ • ج ٢٤ الجزء ١ • ج ٢٤ الجزء ١

تأخره قال قد بقي مني شيء كتبه وسميته في ما يخصني ثم كتبه تجوز لينا لأن من تعبته من

نقلت في حمت غلقت ظلمتي لعمري لعمري والى ذلك من شخصي في مود لعمري لعمري لعمري

— ۱۳۰ —

اسیر میں مالک قرار نہ تھا۔ نہ تھی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق یہ کہ وہ ان کلماتِ اللہ میں
 اٹھو گا۔ میں نے کہا: یہ حدیث صحیحہ، بخیر و احسن، صلیحہ تدبیر و علیہ لہ حال اس حدیث حسنہ
 نہایت میں بخلاف حدیث صحیحہ، بخیر و احسن، صلیحہ تدبیر و علیہ لہ حال اس حدیث حسنہ

تقریباً حضرت اس میں لکھا ہے۔ "حدیث ہے۔ میں نے رسول خدا کو یہ کہہ سنا ہے کہ: "اے اللہ
 انا کہ میں نے اٹھ دینے میں انہیں دیکھا ہے۔" (حدیث) اس حدیث میں تو یہ ہے کہ "اے اللہ
 سستی میں قرآن کی بات اور تو یہ ہے کہ "اے اللہ سستی میں قرآن کی بات اور تو یہ ہے کہ "اے اللہ
 دیکھو کہ میں قرآن ہے۔"

۶۶۲۔ حدیثاً علی بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا: "اے اللہ
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ فرمایا: "اے اللہ
 حدیث حسنہ، صلیحہ تدبیر و علیہ لہ حال اس حدیث حسنہ

تقریباً حضرت اس میں لکھا ہے۔ "حدیث ہے۔ میں نے رسول خدا کو یہ کہہ سنا ہے کہ: "اے اللہ
 انا کہ میں نے اٹھ دینے میں انہیں دیکھا ہے۔" (حدیث) اس حدیث میں تو یہ ہے کہ "اے اللہ
 سستی میں قرآن کی بات اور تو یہ ہے کہ "اے اللہ سستی میں قرآن کی بات اور تو یہ ہے کہ "اے اللہ
 دیکھو کہ میں قرآن ہے۔"

== تَفْہِیْمُ ==

حالہ عربی میں ہے کہ یہ حدیث صحیحہ، بخیر و احسن، صلیحہ تدبیر و علیہ لہ حال اس حدیث حسنہ

حدیثاً علی بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا: "اے اللہ
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ وہ فرمایا: "اے اللہ
 حدیث حسنہ، صلیحہ تدبیر و علیہ لہ حال اس حدیث حسنہ

تقریباً حضرت اس میں لکھا ہے۔ "حدیث ہے۔ میں نے رسول خدا کو یہ کہہ سنا ہے کہ: "اے اللہ
 انا کہ میں نے اٹھ دینے میں انہیں دیکھا ہے۔" (حدیث) اس حدیث میں تو یہ ہے کہ "اے اللہ
 سستی میں قرآن کی بات اور تو یہ ہے کہ "اے اللہ سستی میں قرآن کی بات اور تو یہ ہے کہ "اے اللہ
 دیکھو کہ میں قرآن ہے۔"

اس چیز سے کہیں نہ کہہ سکتے تھے۔ (۱۷)

ظاہر نہیں ہے کہ مسلمانوں نے اس کی کج فہمی سے کیا کیا کیا، یہ تو اس کی اپنی ذمہ داری ہے۔ اس سے آگے بہت سے ایسے لوگوں سے رنگ چڑھا ہے جو اس پر جب ہنس رہے تھے وہ بھی یہ نہ کہہ سکتے تھے کہ یہ تو اس کی اپنی ذمہ داری ہے۔ (۱۸)

وہی اللہ تعالیٰ (ص ۱۱۲) فرماتا ہے: ”یہی پرورش مولا اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں فرشتے۔“
 اے اے اللہ! یہ بھی نہ مولا اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہنس رہے تھے کہ ان کے کلمات سے انکی جہالت ہلا کر رکھ دی۔ (۱۹)

پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد فرشتوں کی فطرت ہے اس سے آگے کی عقل منطوق ہو جاتی ہے۔
 وعلیہ السلام (جلد ۱ ص ۱۱۲) ”وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔“ (۲۰)

حدیث طبری (جلد ۱ ص ۱۱۲) ”وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔“
 حدیث طبری (جلد ۱ ص ۱۱۲) ”وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔“

وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔
 حدیث طبری (جلد ۱ ص ۱۱۲) ”وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔“

وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔
 حدیث طبری (جلد ۱ ص ۱۱۲) ”وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔“

وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔
 حدیث طبری (جلد ۱ ص ۱۱۲) ”وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔“

وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔
 حدیث طبری (جلد ۱ ص ۱۱۲) ”وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔“

وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔
 حدیث طبری (جلد ۱ ص ۱۱۲) ”وہی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے لوگ اس کا خلیفہ بنائیں گے۔“

محمد بن عبد اللہ

اصطلاح سے انگریزی میں صورت ہی مفہوم رکھتا ہے۔ اس کے معنی ہیں۔

ما ر من جرحۃ لہ تے ہیں

”معہ، فالعقد العذوقی، الح، بن احصاء، عدد وهو اضبط للاغ العرب بوضع بعض الای علی بعض عقد ائمة، غری، فالاحاد والعشور والیہو والعنون والاف بالیسار“

(حدیث میں شمار عقد کے سنی یہ کافی ہے۔ اور عربوں کی اصطلاح میں یہ انگلی کے ہر عدد کو عربی رقم کے پورے پورے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک بار دیکھا کہ انہیں انگریزی اور ترکی سے ہر ہزار ایک، چھ ہزار کے ہوتے ہیں۔)

عقد انماں کے سے بنیادی باتیں

صوب کے اس طریقہ میں جن اعداد نامہ دہ کر دیا ہے اسے سمجھ لیجئے۔ ہر انگ پر عدد کے علاوہ اشاریہ کریں گے۔

اہم ۱۔ میں اس کے اہم میں عربی رقم بھی لکھ دینے چاہئے۔ ان کو یاد رکھیں تو سب سے آسان ہے۔

انہیں ہاتھ کے عربی میں نہیں لکھیں انہیں انگریزی میں یہ کہتے ہیں ہاتھوں پاؤں انہوں سے اہم اور دل ہیں

بہم

۱۔ جگہ

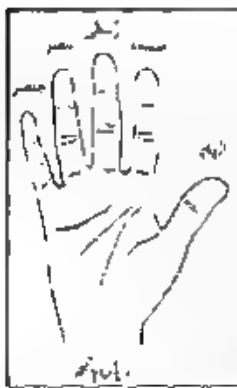
۲۔ شہادت انگلی یا انگشت اور ت

۳۔ بیانیہ انگلی

۴۔ گھل انگلی

۵۔ چھل یا پھرنی انگلی

۶۔ حصر

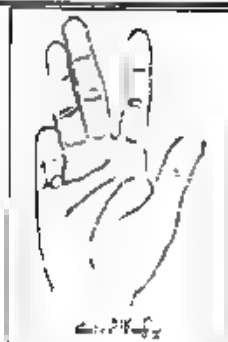


- ۱۰۰ اکابران و عورتوں میں جا کہتے ہیں اس پر ہے۔ اے محمد۔
- ۱۰۱ اگرچہ یہ لوگ ہیں مگر اس سے کہیں نہیں ہیں۔ اے محمد۔
- ۱۰۲ میرا ہاتھ تو میرا ہاتھ ہے لیکن کہتے ہیں میں اس سے نہیں ہوا ہوں۔ اے محمد۔
- ۱۰۳ اور اس کو بھی کہتے ہیں کہ اس سے کہیں نہیں ہیں۔ اے محمد۔
- ۱۰۴ اس کو بھی کہتے ہیں کہ اس سے کہیں نہیں ہیں۔ اے محمد۔
- ۱۰۵ اس کو بھی کہتے ہیں کہ اس سے کہیں نہیں ہیں۔ اے محمد۔
- ۱۰۶ اس کو بھی کہتے ہیں کہ اس سے کہیں نہیں ہیں۔ اے محمد۔
- ۱۰۷ اس کو بھی کہتے ہیں کہ اس سے کہیں نہیں ہیں۔ اے محمد۔
- ۱۰۸ اس کو بھی کہتے ہیں کہ اس سے کہیں نہیں ہیں۔ اے محمد۔
- ۱۰۹ اس کو بھی کہتے ہیں کہ اس سے کہیں نہیں ہیں۔ اے محمد۔
- ۱۱۰ اس کو بھی کہتے ہیں کہ اس سے کہیں نہیں ہیں۔ اے محمد۔



اکیڑیاں (آحاد)

۱۱۱ اس کو بھی کہتے ہیں کہ اس سے کہیں نہیں ہیں۔ اے محمد۔



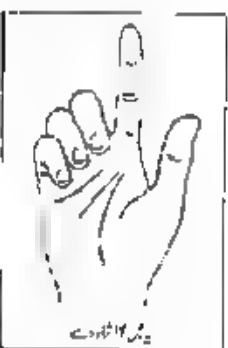
دو انگلیاں

● سب سے پہلے چھٹا اور سب سے آخری انگلیاں کی حرکت سے
نی کو نشان دینا۔ یہ گھبراہٹ کا ہے۔
یہ حرکت کہانی کا بیان ملنے والی دیکھی جاتی ہے۔



دو انگلیاں

● یہ حرکت بھی گھبراہٹ سے ملتی ہے، مگر یہ نی کو نشان دینا۔
کایاں کا قتل کرنے پر انگلیاں جھٹکی جھٹکی کر دینا
کایاں کو نشان دینا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کایاں کو نشان دینا
چاہتے ہیں۔



دو انگلیاں

● یہ حرکت بھی گھبراہٹ سے ملتی ہے، مگر یہ نی کو نشان دینا۔
یہ حرکت بھی گھبراہٹ سے ملتی ہے۔

یہ حرکت بھی گھبراہٹ سے ملتی ہے، مگر یہ نی کو نشان دینا۔
یہ حرکت بھی گھبراہٹ سے ملتی ہے۔

پہلے ہی کہیں، ہوا میں

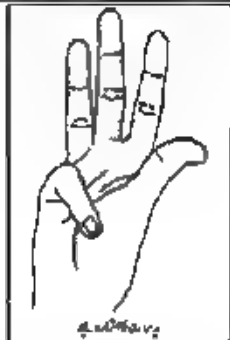


- ۱ -



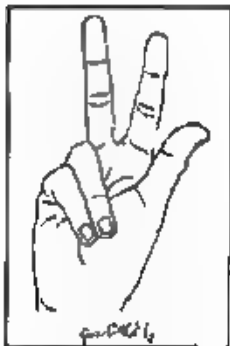
● سب سے پہلی بار یہ کتاب شائع ہوئی تھی۔
اس کی اشاعت پر مسلمانوں میں بڑی دلچسپی ہوئی تھی۔





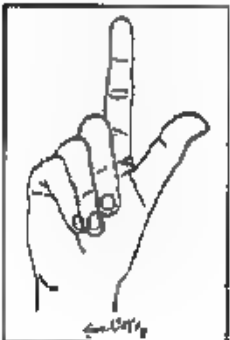
پہلا نمبر ہے

● اب آپ چنگل کو اس طرح بند کر دیں کہ انگوٹھے سے نیچے جو گوشت والا حصہ ہے اس پر جو گٹے لور ٹھہریں اور دوسری انگلیاں اپنی جگہ سیدھی رکھنے کی کوشش کیجئے۔



دوسرا نمبر ہے

● اب آپ ٹھہریں اپنی جگہ اسی طرح بند کرتے ہوئے پنجلیاں کے ساتھ شامل کر لیجئے، یعنی انگوٹھے سے نیچے گوشت والے حصہ پر اس کا سر لگا دیجئے اور دوسری انگلی کو سیدھا کھڑے رکھنے کی کوشش کیجئے۔



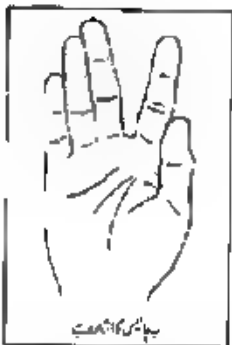
تیسرا نمبر ہے

● اب آپ دوسری انگلی بھی ان انگوٹھ کے ساتھ شامل کر دیجئے۔

● اب تپ آنکھت شہادت اور انگوٹھ والے سے سرے آگے میں
بکر طقتہ جائیں۔



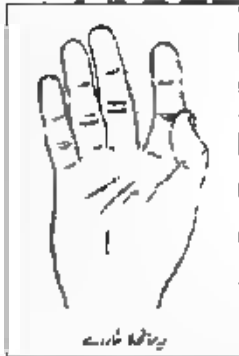
● اب تپ انگوٹھے نو انگشت شہادت کے ساتھ طائر کی طرح
کھڑا کریں کہ دونوں کے درمیان بالکل خلا رہے اور انگوٹھا نکلے
شہادت کی پتہ کی طرف آئے۔



● اب تپ انگوٹھے کے سرے نو انگشت شہادت کی جڑ سے کہہ پر
جائیں۔



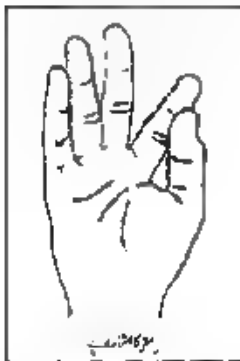
● بہت پہلوئیں کے ساتھ کائنات کی شہادت کے اور مہاں پروردگار پر لایا



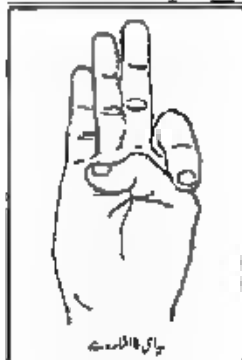
یونٹیں بعض خطوں میں رہنے کے لیے رکھ گشت شہادت کا دوسری مصالحوں کے ناخن پر اس طرح کاٹیں کہ ان کو چھپ جائے تو ساتھ ساتھ روئے گا۔ ۱۹۸۲ء کو ماسک کے لیے سالانہ فلاحی جلسہ ہر مریض میں ہے۔

اگر وہی صورتِ نویدہ رائج ہے تو کہ کیاں بھی سی کوڑیچہ وچے کے آگشت شہاد کے پورہوں سے فصلی رستے جلی
باقی رہاں کس بھی پیمان اور ترک و باقی کے اندر میں بھی انگوٹھے کا سر آگشت شہادت کے پورہ سے ہا سے تو سر جلی
وہاں میں بھی قرین قیاس ہو کہ جوئے کا سر آگشت شہادت کے وہاں لکیر سے ہٹے رہا ہمہ دونوں طریقے اور سبکی
تصویریں ہا وہی گئی ہیں شہاد صرف طبیعتِ راجت جو اسے اعتبار نہ کیا ہو۔

۱۰۔ آپ انگوٹھے کا سرا انکشت شہادت کے آخری پرے پر
تاکیں۔



● اب آپ اگشت شہادت کا سرانگہ کی پشت پر رکھیے۔



پراکھیا اشارہ ہے

● پ آپ اگشت شہادت کو ملنے کی شکل میں سڑتے ہوئے انگوٹھے کے نیچے حصہ سے اس طرح لٹکانیں کہ ملنے چھونے سے بچا جائے۔



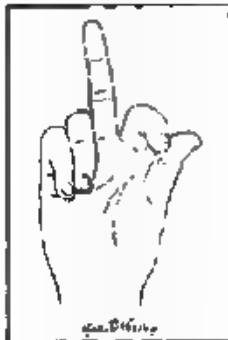
پراکھیا اشارہ ہے

یہاں تک دیکھیں (مشرافت) کی تصویر کھینچ لی۔ لیکن بہت چھٹی طرح دیکھیں کر لیں۔

● اب ہم آپ کو دیکھوں گے کہ دراصل ہر کوئی دراصل اکائی اور پہلی سے لے کر چھ ہیں جن کے ہر حصے میں اتنے ہی حصے ہیں جیسے تمہارا ہاتھ، تمہارا کپڑا، ہاتھ، دیکھیں اور یہ وہ آپ نے کراہی ہو رہا ہے اشارہ جو اب دیکھیں کر رہے ہیں تو ایسی کھینچنے میں آپ کو کوئی دشواری نہیں ہوگی۔



آپ جانتے ہیں اس ایک تیارہ (۱) ہوتے ہیں ہر پہلے
آپ اس کا اشارہ دیا ہے مگر اس کے ساتھ ہی اکائی دلی انگلیوں میں
سے بھٹی کو بند کر کے ایک کا اشارہ دیا ہے۔



ی طرح اس کے ساتھ دو کا اشارہ دیا ہے۔



ی طرح اس کے ساتھ تین کا اشارہ دیا ہے۔
ی طرح آپ دلی کے ساتھ کان نشان کر کے اسیوں کو
دیتے ہیں۔



پنچاگرہ

مٹا کے طور پر آپ سمجھتے رہتے ہوئے کہ جس کو شراب کا
چاہتے ہیں اور آپ پہلے نہیں کاٹھنہ وہ آپ کے لئے مایہ نہیں ہے
اور وہ بگاڑے ہوئے۔

یہ سنے رکھیں کہ آپ کے لئے اس وقت کے لئے کہ
اس وقت کہ وہ اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے
اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے
اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے

اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے
اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے

سیکڑے اور شراب کرنے کا طریقہ

اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے
اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے
اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے
اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے



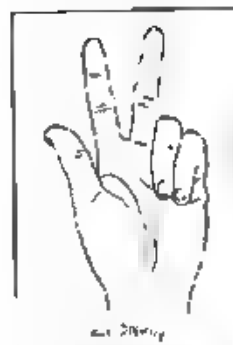
پنچاگرہ

اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے
اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے
اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے
اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے اس وقت کے لئے

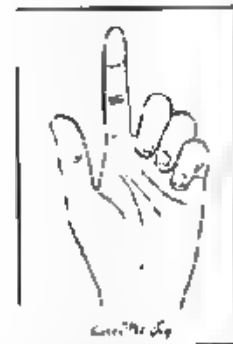
☆ ۶ انگلیاں سیوٹی مذنی کہے ایک ہاتھ کی شکل یہ کریں اور سے قریب رکھ کر پوشش کریں۔



☆ اب پھل کی شکل میں اس کے ساتھ مل کر کریں۔



☆ اب اس کے ساتھ ہی شروع دیاں لگیں گے سال کریں۔



✽ اب ہاتھ دیکھ کر سنو۔



پہلا اشارہ

✽ اب ہاتھ دیکھ کر سنو۔



دوسرا اشارہ

✽ اب ہاتھ دیکھ کر سنو۔



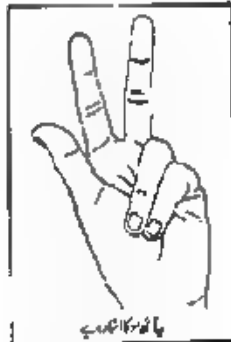
تیسرا اشارہ

اب ہنگلی کو اٹھانے کے لیے کھستہ اسے صبر پر مانتے کی
کوشش کریں۔



پہلا اشارہ ہے

اب ہنگلی انگلی بھی ملائیے۔



دو اشارہ دکھانا ہے

اب درمیان انگلی بھی ملائیے۔



تین اشارہ دکھانا ہے

تجربہ کرتے ہیں۔ مگر میں وہی وقت شہد، ان کی سہیلی میں ہوں۔
 یہ لکھیاں سیدھی رہ گئے اور کھینچ کر۔ یہ زمین۔ تو کا سر پتہ دیکھئے۔
 چوٹی یا طہر میں کے اسی میں، جو یہ زمین۔ شہد میں انھوں نے وہیں لکھیں یہ، اور لکھا۔



دھرم کا اشارہ ہے

چند نکات شہادت کو قلم کے سے درمیان میں پتہ پر کا صتر

ہے



کا ہے

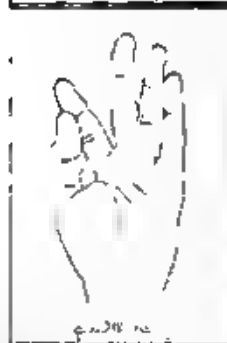
چند نکات شہادت کو قلم کے سے درمیان میں پتہ پر کا صتر
 شہد کے کو کھینچ کر ان کے اشارہ سے پتہ کا ہے

صبر کرنے میں میں رہیں انکی ہر بات میں سے صبر ہے ان کا اشارہ ہے

چونکہ ایک شہادت و اٹھائے سے اور کے سرے سے ملتا
نہیں۔



دستی تصویریں۔۔۔ سے میں۔۔۔ ہاں کے طریق۔۔۔ ایک اٹھائے (نکست شہادت) ملتا ہے



وَجَاءَ فِي الْأَنْبِيَاءِ

حضرت عمرؓ کے ہاں یہ تھا کہ جب وہ یوں روتے تھے تو ان کی آنکھوں سے دھواں نکلتا رہتا تھا۔

پروعا ہوا یہی جائے دعا ہے اگر آپ نے سمجھا ہے کہ سے کسی انورس ہر شاد رہا ہے ہی مسئلہ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: "قی اللہ" جس سے ہر ایک بڑی بات نکلتی ہے اور ہر ایک بڑی بات میں اس کا نام لیا جاتا ہے۔

ابوالیہ ہوتا ہے، مگر پیچھے رہتا ہے، اس سے مراد یہ ہے

(۲۰) "حضرت علامہ سید نور نے شیخ محمد ادراس سے۔"

یہ دعا ماریت حاصل دے گی اور زوج سے آپ کو کچھ من اللہ کے ساتھ ملے گا۔ دعا کا پڑھنا شروع کریں۔^(۷۷)

الْمُتَّقِينَ وَالَّذِينَ إِذَا أَتَاهُم مِّن مَّا عِدَّتْ لَهُمْ أَتَوْهُم بِوَجْهِكَ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّاسِ أَمَّا تِلْكَ الْأُمَّةُ أَلْمَنُوا بِكَ بِئْسَ مَا يَحْكُمُونَ ۚ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِطِرَافِ ظُهُورِكُمْ ۖ لَا عِلَّ إِلَّا فِيكُم ۚ فَأَمَّا إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَمَا تَبْغُونَ لَهُم مَّا يَكْفُلُ لَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ يُكَلِّمُ الْوَهَّابُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَجْهِكَ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّاسِ أَمَّا تِلْكَ الْأُمَّةُ أَلْمَنُوا بِكَ بِئْسَ مَا يَحْكُمُونَ ۚ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِطِرَافِ ظُهُورِكُمْ ۖ لَا عِلَّ إِلَّا فِيكُم ۚ فَأَمَّا إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَمَا تَبْغُونَ لَهُم مَّا يَكْفُلُ لَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ يُكَلِّمُ الْوَهَّابُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِطِرَافِ ظُهُورِكُمْ ۖ لَا عِلَّ إِلَّا فِيكُم ۚ فَأَمَّا إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَمَا تَبْغُونَ لَهُم مَّا يَكْفُلُ لَهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ يُكَلِّمُ الْوَهَّابُ ۚ

ترجمہ: "حضرت ایوبؑ! وہ مہر فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ پہنچانے فرمایا کہ حضرت ولیدؓ کی رہاؤں میں سے ایک ہے یہ ہے "اللَّهُمَّ" من اللہ العزیز! (میں نے اللہ تعالیٰ میں تم سے تیری اور اس شخص کی محبت، اتنا پہل جو تم سے محبت کرنا ہے۔ پھر یہ وہاں ہو چکے تیرے محبت تم پہنچائے۔ اسے اللہ تعالیٰ میرے لئے دی محبت کو میری جان ولس، اہل ایمان اور غصے پانی سے بھی زیادہ مر رہا ہے۔) ران کہتے ہیں کہ جب میں اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ وہ پہل میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے یہ حدیث حسن غریب ہے۔"

تفسیر

اللہم من اللات حلف: ص ۸۷، س ۱۸۱، اعلیٰ دار کوثر نے اس کے لئے دو ترجمے کیے ہیں۔ ① تیری محبت جو مجھ سے ہے ② میری محبت جو مجھ سے ہے۔

اَحْبَ مِنْ يَحْيٰى (ص ۸۷، س ۱۸۱) اس شخص کی محبت اسوں کہ سہل ہو آپ سے محبت کرنے سے بھی زیادہ مستحب ہو۔
 ③ جیسے کہ دوسری روایت ہے: "وَحِبِّ صَالِحِي اَعْلِيَا اَللّٰہِ"

اللّٰہُ اَجْعَلْ خَيْرَ (ص ۸۷، س ۱۸۱) وہی روایت میں خَلْ خَيْرَ اَلَّذِي مِنْ تَحْتِ وَتَحْتِ وَتَحْتِ اَلَّذِي اَتَا

شیخ عبدالحی محدث دہلوی رحمہ اللہ کا مطلب یہ ترجمہ فرماتے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ تین ذات مجھ کو یہ سے تعمیری اور اور ہاں اس سے زیادہ محبوب ہے۔^{۱۱}

مِنَ الشَّيْءِ الْبَارِدِ ص ۸۷، س ۱۸۱ اسے اللہ تعالیٰ تیری اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ محبوب ہو جائے
 شیخ عبدالحی محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس طرح کی وضاحت پانی سے محبت ہونے سے خاص کر گرمی سے ہم میں سے اللہ تعالیٰ تیری محبت کی ہر وقت میں رہی ہو رہے۔

اسی پر عالمی ادلاء اللہ پر کی کا یہ شعر ہے۔
 بیا ما جاٹ بیکے آب سرد کو تیرے پانیوں اس سے بھی زیادہ کر مجھ کو

۱۱۱

ہر مرد خوشی کی اس پہچ فرمائے میں کہ اے اللہ تعالیٰ میرے جسے کللوں کی محبت نکال دے اس پر۔۔۔ دل میں اپنی محبت نکال دے۔ یہ ہر کچھ خواہ مت کے سے فارغ کر دے۔

تحریر: محمد رفیع

٢٧ * لقد ردت على مني، ثم سجدت أمامي، في ١٠/١٠/١٩٧١، في شهر الزمان الحرام، وذكره بعض الناس في

ذكر (١٠٠) حديث (١٢٠) وقرأه بمسند عن علي بن محمد بن

المسألة ١٤٤ : ١٤٤

10

باب اول

[illegible]

ترجمہ: "حضرت نیک جبرائیلؑ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی نیک چہرہ بتاؤ کہ میں اسے چاہوں کہ وہ خود کو پہلا مالکا کرے۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور "اَللّٰهُمَّ مَنِّیْ" (مجھے بخش دے۔ اے اللہ تعالیٰ میں اپنے انساں کے انعموں پر) یہ دعا پڑھائی کہ شریعت کی پہلا مالکا ہو۔ اُنکی سے مراد شریعت ہے۔ یہ صریح مسنن عربیہ ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے جانتے ہیں کہ یہ دعا کس لفظ پر ختم ہوئی تھی۔

تفہیم

الذِّكْرُ يُؤْتِي عِلْمًا بِمَا فِي شَرْعِ اللَّهِ (ص ۱۱۰) س ۱۱۰ کا کلام کے فقرے میں ہے۔ کے کہ آئی حقیت اور علم اور

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

۳۶۳۰ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اسْتَعْنَى الْهَمْدِيُّ عَنْ عَبْدِ ابْنِ سَلَمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَبْسِ النَّارِ وَعَدَبِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ سِرِّهِ النَّارِ وَمِنْ اَنْفُسِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ قِتْمَةِ مَسِيحٍ اَلَمْ يَسْأَلِ اَللّٰهُمَّ اَفْضَلَ سَعْيًا يَكْفِيْ بِمَدِّ التَّلَاحِ وَالْخِرَدِ وَاَمِنْ نَفْسِيْ مِنَ الْعُقَابِ كَمَا تَخْتَبِى النَّوْبُ الْاَنْبَاسُ مِنَ الذُّبَابِ رِبَاعِدُ ثِيَابِيْ وَبَيْنَ عَطَائِكِيْ كَمَا تَاغِيْتُ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْعَاقِمِ وَالْمُفْرِمِ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ (ص ۷۷، ص ۷۳)

ترجمہ: 'حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھے "اَللّٰهُمَّ سے فرمنا" (یعنی) اے اللہ تعالیٰ میرے لئے تجھ سے دور رکھ کے تجھے، اور تجھ کے عذاب، فرم کے تجھے، میری کے تجھے، فرم کے تجھے اور جہنم کے تجھے سے تین بار پکارا کرتا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ میری حفاظت کو ہر در پہلوں کے پانی سے جو اسے ہر سے اس کو نکال دے اس طرح پاک کر دے جیسے تو معبد کپڑے کا پھل کیل سے صاف کرتا ہے اور ہر سے ہر ہر لگاؤں کے درمیان اس طرح دوری فرما۔ جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری فرمائی۔ اے اللہ تعالیٰ میں سستی، بوجھ، بوجھ، دور قمر سے میری پناہ لگتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

۳۶۳۱ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اسْتَعْنَى عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْوَحْشِ وَالْجَبَلِ وَالْمَرْبُوعِ وَالْمَرْبُوعِ اَلْاَعْلَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ (ص ۷۷، ص ۷۳)

ترجمہ: 'حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات کے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا "اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ"۔ "فرمنا" (یعنی) اے اللہ تعالیٰ میری مسرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے اعلیٰ رحمت (یعنی اللہ تعالیٰ) سے پناہ دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

تفسیر

کَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا لَلْعَقَاةِ (ص ۷۷، ص ۷۳) یعنی جس طرح تمام کے ساتھ چلنے والے زمان میں پڑھتے تھے وہی طرح اجتماع سے اس کا ہے، اگرچہ کہ یہ تھے یہ کہہ دینا اور آخرت کے تمام ہی قلوب سے حفاظت کی جا سکتی ہے۔

عَذَابِ جَهَنَّمَ (ص ۷۷، ص ۷۳) جہنم ۱۱ جگہ ہے جو اس پر قربت کے دن فافروں اور فاسقوں کو عذاب کا نام ہے گا اگرچہ یہ لوگ کسب سے مرعوب ہیں جس عذاب جہنم کو ایمان کے قائل نظر ہیں کسب سے مقدم ہے۔

۳۳۶۔ بحوالہ مائتہ ثلاثہ الہامیہ باب جامع مدائیر جلد ۱: ۱۶۱ ولسنجی کتاب المستطری باب سر من لیس لکنا: وروایہ
حذیث ۱۱، رقم ۵۷۲، مسلم کتاب مسائل الفضل باب من فضل عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث ۱۶۳۲، واحد
۳۳۷۔

(۱) صحیحہ الریاض ۳۷۱ (۲) احکام القرآن ۱/۲۸۱ (۳) حلی العالم ۱/۱۶۳ (۴) صحیحہ شریف ۸/۲ (۵) معارف الحدیث
۲/۲۷۱ (۶) معارف الحدیث ۲/۲۷۱ (۷) حوالہ جامع باب ۲، حدیث ۱۶۳۲ (۸) حوالہ جامع باب ۲، حدیث ۱۶۳۲ (۹) حوالہ جامع باب ۲، حدیث ۱۶۳۲ (۱۰) حوالہ جامع باب ۲، حدیث ۱۶۳۲

باب

باب اول (۱۸۶ ص ۲۳)

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مَا سَمِعَ نَافِلَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرْبَعَةَ عَنْ أَبِيهِمْ النَّصْرِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ بِأَمَةِ إِلَى حَبِيبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلَعَنِي مِنْ أَيْلَانٍ فَلَمَسَنِي فَوَقَعْتُ بِيَدِهِ
عَنِ نَعْسِهِ وَهُوَ شَجْدٌ وَهُوَ يَقُولُ عُدَّ بِرِصَالِكَ مِنْ سَعَطِكَ وَسَعَدَ بِكَ مِنْ غُفْوَتِكَ لَا أَخْبِي لَنَا
عَلَيْكَ أَلَسَ قَدَا أَتَيْتَ عَنِّي مُقْبِلٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ هَبِيبٍ وَحَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ
حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرْبَعَةَ عَنْ أَبِيهِمْ النَّصْرِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ
عَلَيْكَ (ص ۱۸۶ ص ۲۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک مرتبہ آپ ﷺ کے ساتھ سو رہی تھی کہ میں نے آپ ﷺ کو نہ چہ
رہا اچھوتے اور تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر پڑا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ اے عورت! اگر بے گناہ
”غفود“ (یعنی بے گناہ) میں تیری جگہ کے سبب تیری راسخگی سے اور تیرے غلو کے سبب تیرے
غضب سے پتہ چکا ہے۔ میں تیری اس طرح تعریف نہیں کرتا جس طرح تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔
حدیث جس نسخے سے اور کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے۔ فقیر بھی اس حدیث کے کئی نسخے سے اسی
سند سے اس کی تائید کرتے ہیں کہ یہ الفاظ مانا جہاں آتے ہیں ”وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا حَافِي“ (میں تیرے
سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور تیری اس طرح تعریف نہیں کرتا۔)

ترجمہ

حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ (ص ۱۸۶ ص ۲۳) بِرِوَايَةِ عَمْرِو بْنِ قُرْبَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُرْبَعَةَ عَنْ أَبِيهِمْ النَّصْرِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ
عَلَيْكَ (ص ۱۸۶ ص ۲۳)

وَمِنْهُ قَالَ يَرْبُّهُ رَبُّهُ كُلُّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِي حِينَ يَهْبِئُ لِنَفْسِهِ الْأَجَرَ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي
فَأَسْتَجِبْ لَهُ مَنْ يَدْعُنِي فَأَجْزِلُهُ وَمَنْ يَسْتَعِزُّبِي فَأَعِزَّهُ لَهُ عَذَابِي خَسِيفٌ وَأَمَّا عِبَادِي
الْأَعْرَضُونَ سَلْعَانِ رِبِّي الْأَعْرَضُ عَنِ الْعِبَادَةِ وَالْعَبِيدُ الْوَالِي بِرِ تَعْلُودِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَبْرِ فِي مَطْعَمٍ وَدَعَاةٍ
الْحَبِيبِي رِبِّي الدُّنْيَا وَخُصَّانِ رِبِّي الْبَاقِي (ص ١٨٦، ص ١٨٧)

[illegible]

٢٤٣ - حدثنا محمد بن يعقوب النخعي السمرقندي، حفص بن غسان عن ابن جريج عن عبد الرحمن بن ثابت عن ابن أبي عمير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال جوف القلب الاحمر والضمير المكتوبان هذا حديث حسن وقد روى عنه ابن مبرور عن عمرو بن السرح عن علي بن ابي حمزة قال جوف القلب الاحمر الدعاء فيه الفضيحة او روى ابو حمزة عن محمد بن ابي عمير عن ٢٤٤

مَنْ يَجْعَلْهُ "حضرت ابو ادریسؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپؐ کو گنہگار دیکھا تو فرمایا: "وہ تو جو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاتھ کے آخری حصے میں اور فقر نمازوں کے بعد مائی جانے والی (دعا)۔" حضرت حسنؒ سے یہ روایت ہے کہ ابو ادریسؒ نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہوئے کہا: "آخری حصے میں مائی جانے والی دعا افضل ہے اور اس کی قبولیت ہے۔" ہاں یہی اصل نقل کرتے ہیں۔"

— ترمذی —

حدیث: ”یہ کام طلب ہے جسے کہ پہلے توہم کی دولت گم رہے گئے بعد ازاں توہم کی دولت خاصہ بندوں کی طرف متوجہ ہوئی ہے“ (دست سے نوکدہ الحاکم) ”محب عرومت اور غلبہ خواہ متعلیٰ چاہئے۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکُلِّ سَمَاءٍ وَ اَرْضٍ وَ نَبَاٍ وَ نَسَمٍ وَ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْتَ بِہِ الْاِنْسَانَ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ الْغُیُوْثِ

س: دوسرے ملک چارہ، سب سے زیادہ

پیر مذہب خبیثہ کا ہے، وہاں کی دعا و حاج اور فضیلت غلطی پر محسوس کرتے ہیں یہ مذہب ناموس ہے۔

